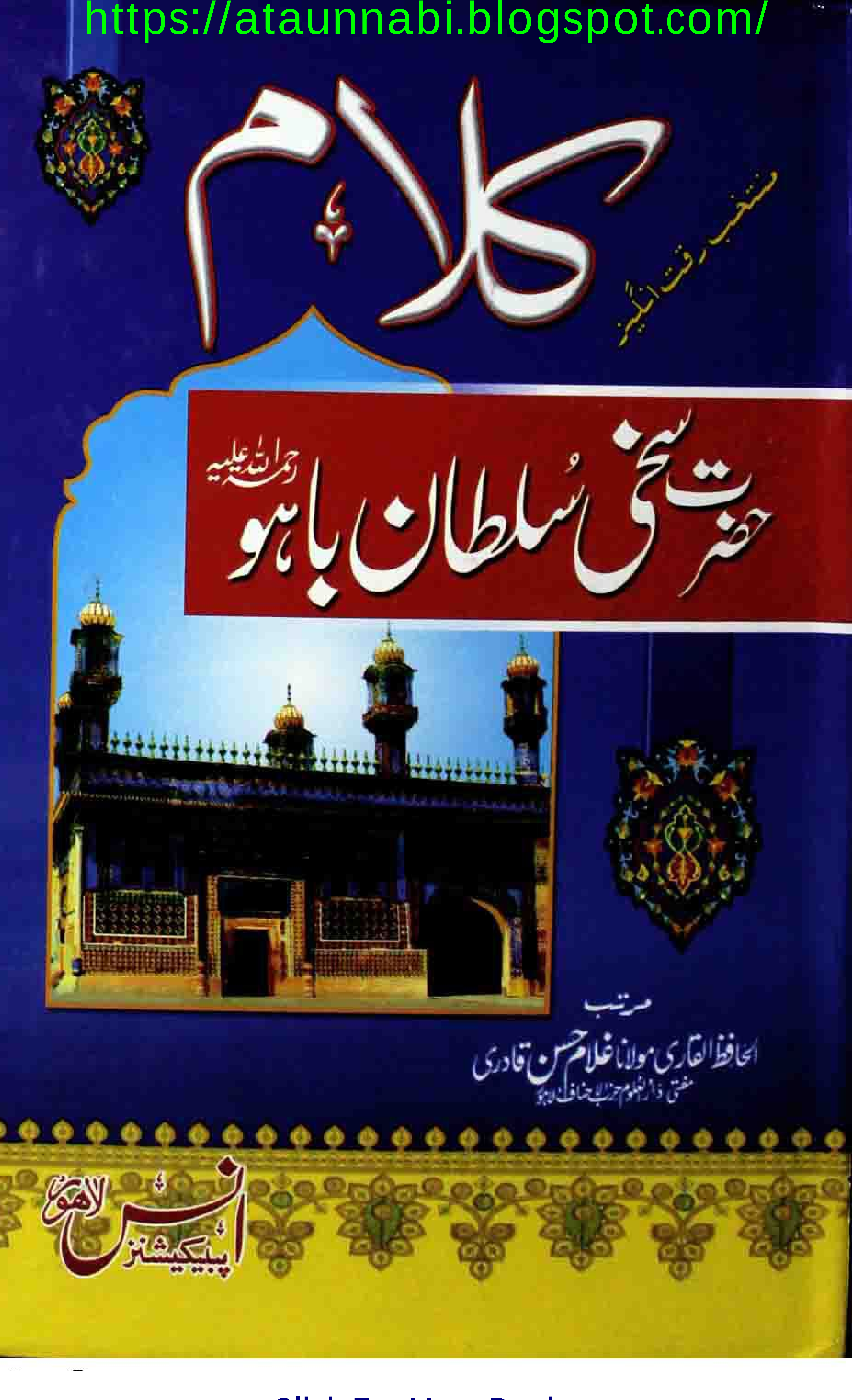
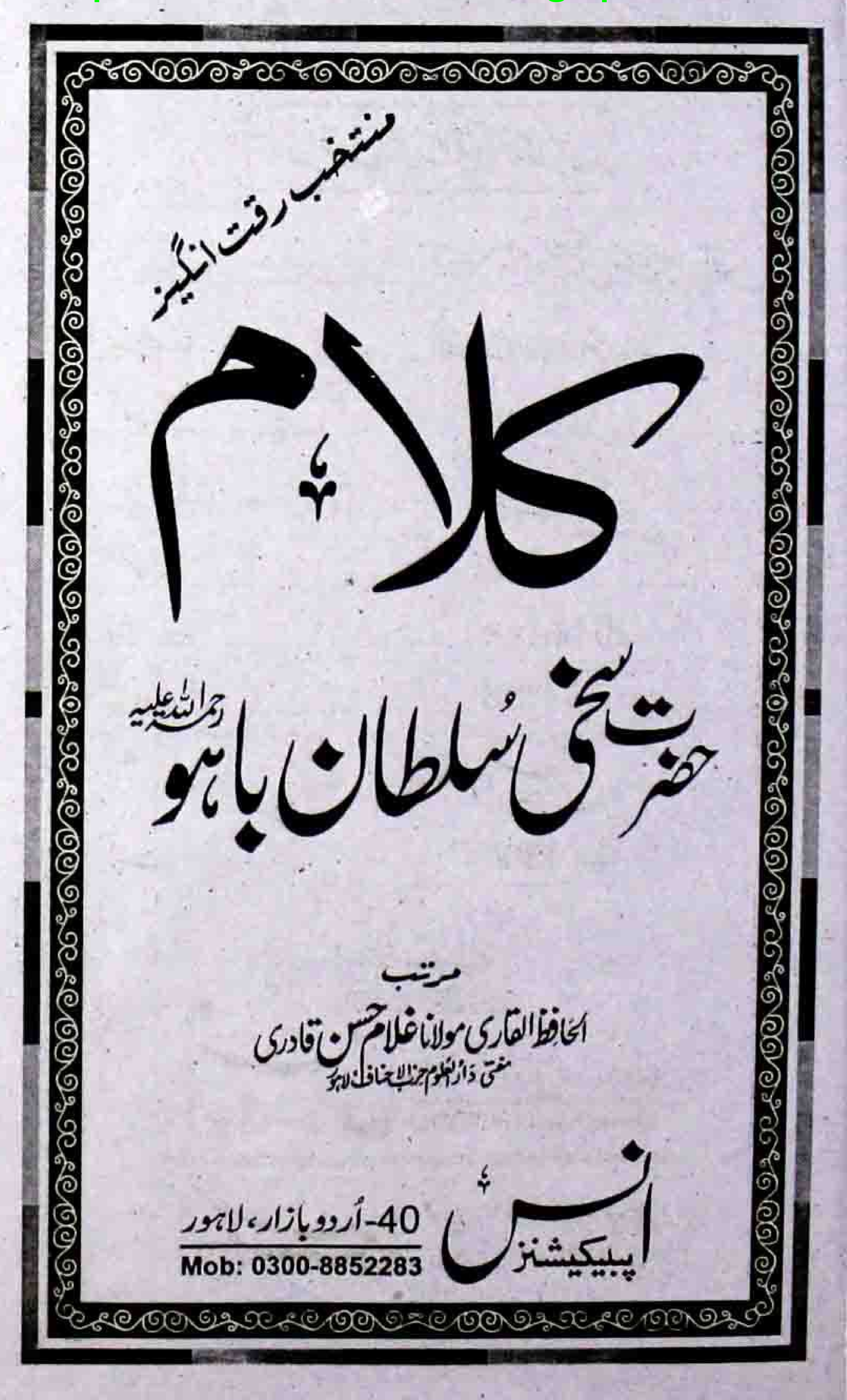
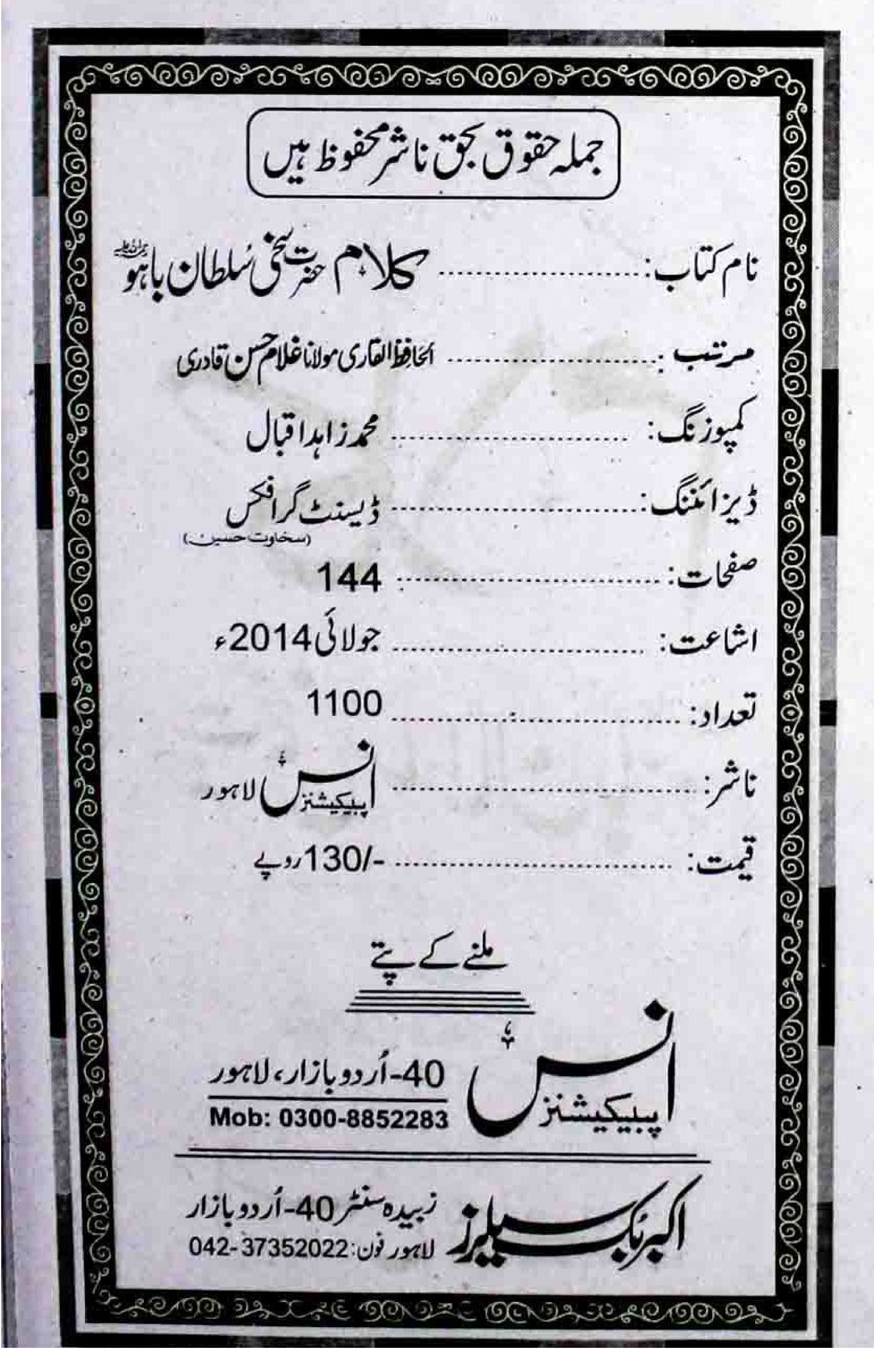


کلام
منتخب رقت انگیز
حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
مرتب
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
انس پبلیکیشنز لاہور



منتخب رقت انگیز
کلام
حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
مرتب
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
انس پبلیکیشنز
40-اردو بازار، لاہور
Mob: 0300-8852283



نام کتاب: .... کلام حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: .... الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

کمپوزنگ: .... محمد زاہد اقبال

ڈیزائننگ: .... ڈیسنٹ گرافکس (سخاوت حسین)

صفحات: 144

اشاعت: .... جولائی 2014ء

تعداد: 1100

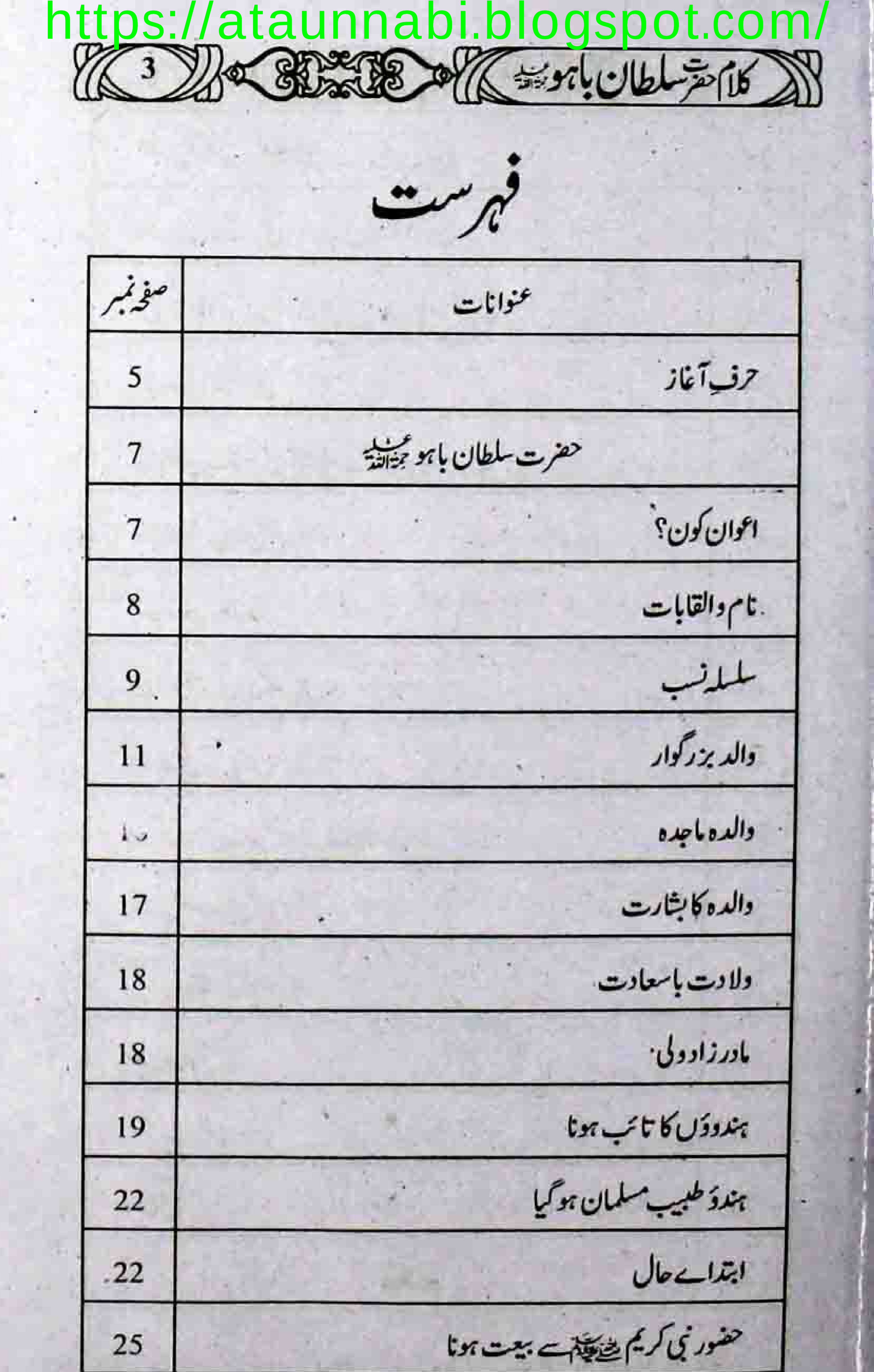
ناشر: .... انس پبلیکیشنز لاہور

قیمت: .... -/130 روپے

ملنے کے پتے

انس پبلیکیشنز
40-اُردو بازار، لاہور
Mob: 0300-8852283

اکبر بُک سیلرز
زبیدہ سنٹر 40-اُردو بازار
لاہور فون: 042-37352022



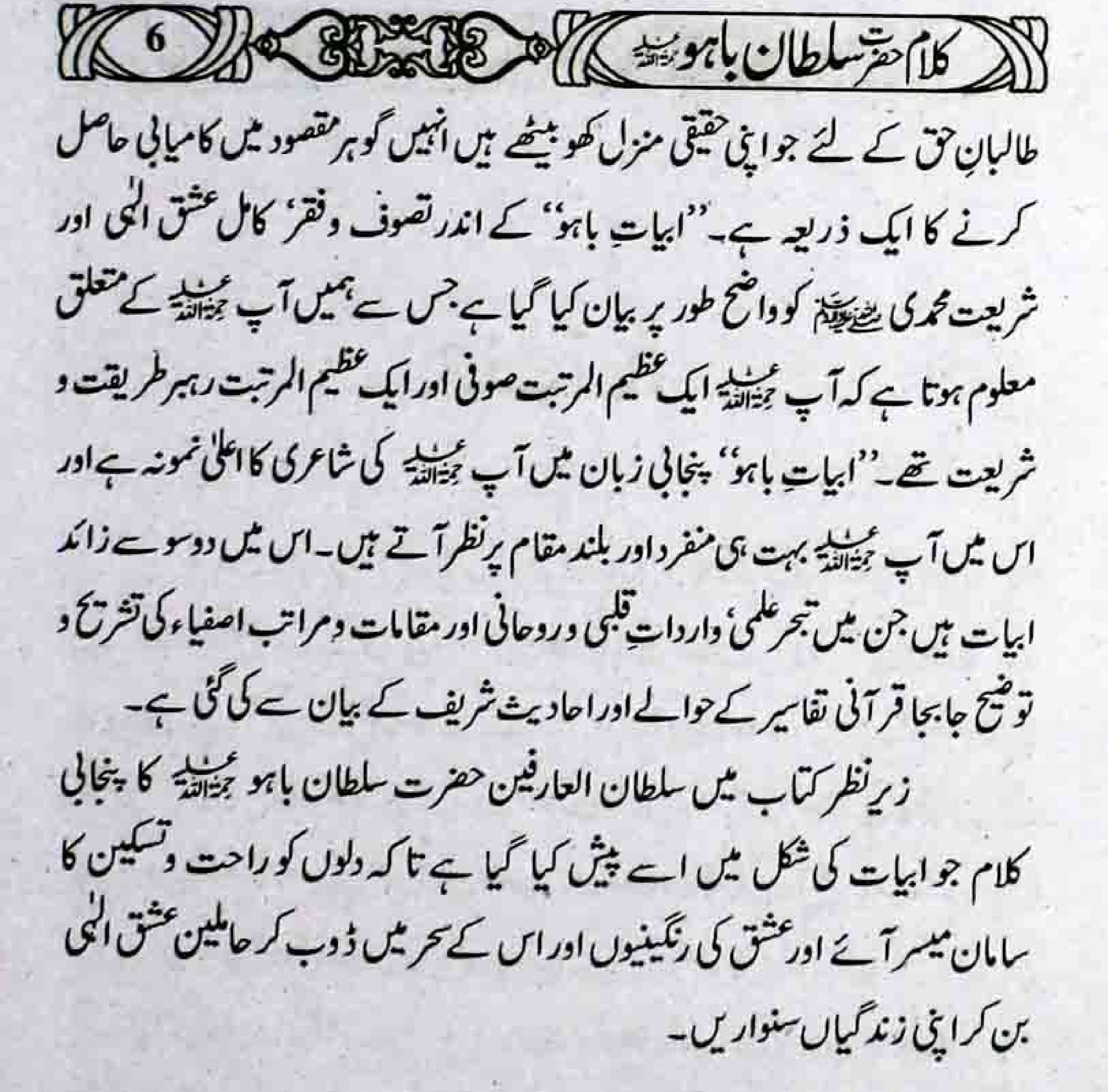
فہرست

حرفِ آغاز

شروع نام اس ذات پاک سے جو ساری دنیا کے لئے رحمان و رحیم و کریم ہے۔ اللہ عزوجل جو بے مثل پیدا کرنے والا، حجابات اٹھانے والا، ہر شکل صورت سے منزہ ومبرا ہے۔ جس نے اپنی حکمت کے زیر اثر اور اپنی رضا و منشاء کے تحت تمام مخلوقات کو تخلیق کیا اور ان تمام مخلوقات میں سے حضرت انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف بخشتے ہوئے اسے علوم وفنون کے اعلیٰ ترین وصف سے نوازا اور پھر اسے اپنی نیابت بخش کر کرہ ارض پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اسے ساتھ ہی شرف ہدایت بخشا تا کہ وہ ذاتِ الٰہی کا پرتو بن کر دنیا میں ہدایت وتعلیم کے ذریعہ انسانیت کو گمراہی میں گرنے سے بچا سکے اور صراط مستقیم کی تلقین کے ذریعہ انسانیت کے قبلہ کو ٹیڑھا ہونے سے بچا سکے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے نامور اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ضلع جھنگ کے علاقے شورکوٹ میں تولد ہوئے اور اپنے عشق کی بدولت ولایت میں اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا شمار بھی نابغہ روزگار اولیائے خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار کتب تصنیف کیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شورکوٹ میں ہوا اور وہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''ابیاتِ باہو'' ان



طالبانِ حق کے لئے جو اپنی حقیقی منزل کھو بیٹھے ہیں انہیں گوہر مقصود میں کامیابی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ''ابیاتِ باہو'' کے اندر تصوف و فقر، کامل عشق الٰہی اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم المرتبت صوفی اور ایک عظیم المرتبت رہبر طریقت و شریعت تھے۔ ''ابیاتِ باہو'' پنجابی زبان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا اعلیٰ نمونہ ہے اور اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی منفرد اور بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ اس میں دو سو سے زائد ابیات ہیں جن میں تبحر علمی، وارداتِ قلبی و روحانی اور مقامات و مراتب اصفیاء کی تشریح و توضیح جابجا قرآنی تفاسیر کے حوالے اور احادیث شریف کے بیان سے کی گئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پنجابی کلام جو ابیات کی شکل میں اسے پیش کیا گیا ہے تاکہ دلوں کو راحت و تسکین کا سامان میسر آئے اور عشق کی رنگینیوں اور اس کے سحر میں ڈوب کر حاملین عشق الٰہی بن کر اپنی زندگیاں سنواریں۔



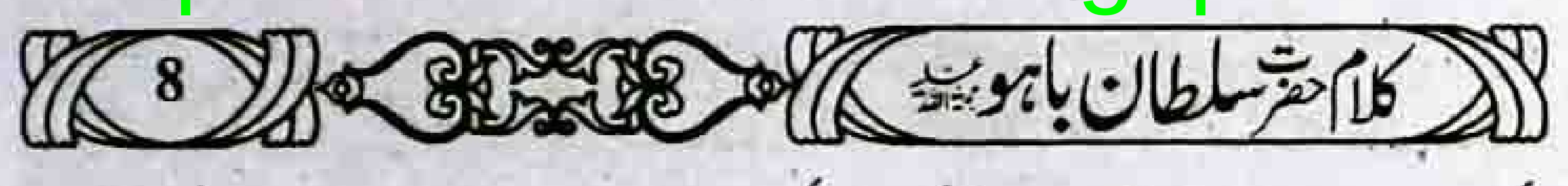
حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

اعوان کون؟:

۶۱ ھ میں کربلا کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جس میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے اہل وعیال سمیت قربانی کی ایسی داستان رقم کی جس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ واقعہ کربلا کے بعد سادات بنی فاطمہ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آخری زوجہ سے ایک فرزند حضرت امیر زبیر رضی اللہ عنہ تھے جن کی اولاد اعوان کہلائی۔

سادات بنی فاطمہ کی گوشہ نشینی کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد کے دیگر افراد خلافت کے امیدوار تھے اور یہ لوگ ایران سے ہوتے ہوئے خراسان پہنچ گئے اور پھر ان میں سے ایک جوانمرد حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ نے ہرات پر قبضہ کیا اور علوی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کے فرزند حضرت امان شاہ رحمۃ اللہ علیہ تخت نشین ہوئے۔ حضرت امان شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو چونکہ سادات بنی فاطمہ سے دلی لگاؤ تھا اس لئے ان کی ہر ممکن مدد کیا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کی اولاد بعد میں ''اعوان'' کے لقب سے مشہور ہوئی۔

سادات بنی فاطمہ کی گوشہ نشینی کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دو فرزند حضرت محمد بن حنیفہ اور حضرت امیر زبیر رضی اللہ عنہم عملی طور پر سیاسی میدان میں اترے اور پھر انہی حضرت امیر زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد سادات بنی فاطمہ کی معاون و مددگار ہونے



کی وجہ سے اعوان کے لقب سے مشہور ہوئی۔

عباسی دورِ خلافت میں اعوانوں کو افغانستان سے نکلنا پڑا اور پھر یہ قریہ بہ قریہ سفر کرتے ہوئے پنجاب کے علاقے اُچ شریف میں آ کر آباد ہوئے۔ اعوان چونکہ لڑائی کے فن سے آشنا تھے اس لئے ان کی بے شمار جنگیں ہندو راجاؤں سے بھی ہوئیں اور فتح ان کا مقدر بنی۔ اعوانوں نے پنجاب میں جن شہروں کی بنیاد رکھی ان میں پنڈ دادنخان اور احمد آباد جیسے مشہور شہر شامل ہیں۔ اعوانوں کی اسلام دوستی اور عادات و اطوار کی بدولت بے شمار غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

اعوان اپنے جد امجد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرح مہمان نواز، صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، متقی، پرہیزگار، ایمان دار، بہادر اور وعدہ کے پکے تھے۔ اعوانوں کی انہی نیک خصلتوں نے انہیں غیر مسلموں میں بھی مقبول بنا رکھا تھا اور وہ اپنے معاملات میں ان سے مدد طلب کیا کرتے تھے۔

نام و القابات:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ان کی پیدائش پر ''سلطان محمد باہو'' رکھا گیا۔

محکم الفقراء میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے نام کے متعلق بیان کرتے ہیں:

> ''میرا نام باہو میری والدہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر رکھا میں اپنے اس نام سے بے حد خوش ہوں کہ میرے نام میں ''ہو'' کا لفظ آتا ہے اور اللہ عزوجل میری والدہ پر اپنی رحمت خاص نازل فرمائے کہ جنہوں نے میرا نام ''باہو'' رکھا جو ایک نقطے کے اضافہ سے ''یا ہو'' بن جاتا ہے جس کی بدولت ذاتِ باری تعالیٰ سے

ایک خاص انسیت پیدا ہوتی ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے القابات بے شمار ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

۱۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ راحت العاشقین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ سراج الکاملین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ ہادی السالکین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ قدوۃ السالکین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ مرشد الطالبین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ امام العلماء حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ فقیر الفقراء حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

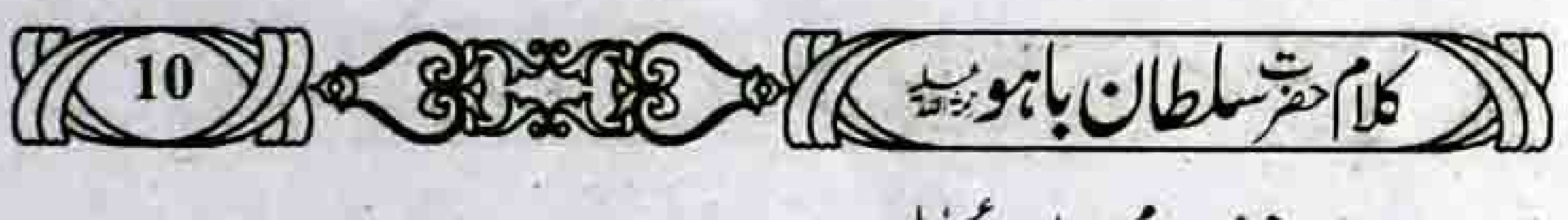
سلسلہ نسب:

بقول مصنف مناقب سلطانی از مولانا سلطان حامد رضی اللہ عنہ!

"سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب اکتیسویں پشت میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت سلطان محمد باہو رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ بن حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ بن حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ بن حضرت اللہ دتہ رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ بن حضرت محمد تمیم رحمۃ اللہ علیہ



۶۔ بن حضرت محمد منان رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ بن حضرت محمد موغلد رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ بن حضرت محمد مصیدا رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت محمد سگھرا رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت محمد العون رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت محمد ملا رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن حضرت محمد بہاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت محمد جیمون رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ بن حضرت محمد ہرگن رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ بن حضرت انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ بن حضرت امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ بن حضرت قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ بن حضرت امان شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ بن حضرت سلطان حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ بن حضرت فیروز شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ بن حضرت محمود شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ بن حضرت فرملک شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ بن حضرت نواب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ بن حضرت دراب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ بن حضرت ادھم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ بن حضرت عتیق شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ بن حضرت سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ بن حضرت احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ بن حضرت حجر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

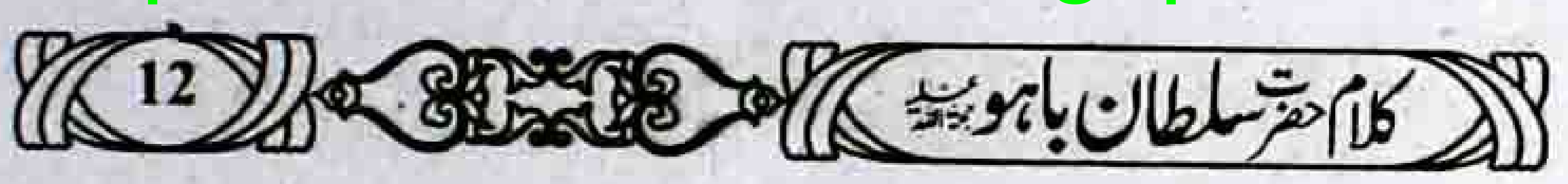
۳۰۔ بن حضرت امیر زبیر رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ بن حضرت سیّدنا المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

والدِ بزرگوار:

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ کتب سیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "بایزید" بھی بیان کیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نیک، صالح، پابند شرع، حافظ قرآن اور ایک کامل فقیہہ تھے۔ اہل علاقہ ان کی نہایت عزت کرتے تھے۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ منصب دار تھے اور پورے علاقے میں اپنی شجاعت کی بدولت مشہور و معروف تھے۔ شہاب الدین شاہ جہان آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت عزت کیا کرتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے عوض اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ ضلع جھنگ میں ایک سالم گاؤں بطورِ انعام دے دیا تھا۔ شاہ جہان کی جانب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پچاس ہزار بیگھے زمین اور چند آباد کنویں بھی بطورِ جاگیر عنایت کئے گئے تھے۔

اولاد کی خواہش میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں نکاح کی خواہش پیدا ہوئی۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا ایک نیک و متقی خاتون تھیں اور ان کی پرہیزگاری اور عبادت گزاری نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں محبت الٰہی کی شمع روشن کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ صد افسوس میں نے اپنی زندگی فضولیات کی نظر کر دی اور یہ ان کی بڑی محرومی ہوگی کہ بیوی تو خدا دوست ہو اور شوہر غفلت اور حرص و ہوس کا بندہ ہو۔ اس غیبی تنبیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر اس قدر اثر کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سچی



توبہ کی اور رجوع الی اللہ کرتے ہوئے دنیا کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر اپنا منصب چھوڑ کر تنہا گھوڑے پر سوار ہو کر نامعلوم سمت کی جانب روانہ ہو گئے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک صحرا نوردی کرتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے پھر ملتان کے گھاٹ پر پہنچے تو نگران گھاٹ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حاکم ملتان کے روبرو پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ سے امارات ظاہر ہو رہی تھی۔ ملتان کے حاکم کے پوچھنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حالات چھپاتے ہوئے خود کو پردیسی ظاہر کیا۔ حاکم ملتان نے کہا کیا ملازمت کرنا پسند کریں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں چند شرائط پر ملازمت کروں گا۔ حاکم ملتان نے شرائط دریافت کیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ذیل کی شرائط پیش کیں۔

۱۔ میری رہائش گاہ پاک جگہ پر ہو گی۔

۲۔ میں کسی کو اپنا حاکم نہ مانوں گا کیونکہ میرا حاکم اللہ عزوجل ہے۔

۳۔ میں کسی بڑے افسر کو دیگر ملازمین کی طرح سلام نہیں کروں گا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ان شرائط کو تسلیم کر لیا گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملازمت مل گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ملازمت کے ساتھ ساتھ اپنا زیادہ وقت عبادتِ الٰہی میں بسر کیا کرتے تھے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک عرصہ یونہی عبادت و ریاضت میں گزر گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہِ الٰہی سے مقبولیت کا شرف ملا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا منصب اور گھر بار سب کچھ کسی کو بتائے بغیر چھوڑ آئے تھے اس پر شاہ جہان کو بے حد تشویش تھی۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں ہر جگہ پر اپنے سپاہی دوڑائے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ پتا نہ چلا۔

اس عرصہ میں ملتان کے نواح میں شورشیں برپا ہونے لگیں اور انہی دنوں ملتان کے حاکم اور راجہ مروٹ کے درمیان بیکانیر کے ریگستان کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا اور

نوبت جنگ تک آن پہنچی تھی۔ بظاہر دونوں حکومتیں صلح وصفائی کیلئے اپنے قاصدوں کو بھیج رہی تھیں مگر تاریخ ایک خونریز جنگ کی طرف اپنے قدم بڑھا رہی تھی۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خبر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حجرہ سے باہر تشریف لائے اور جسم پر ہتھیار سجا کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور حاکم ملتان کے دربار میں پہنچے اور اس سے کہا:

''میں راجہ مروٹ کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔''

حاکم ملتان نے حیرانگی سے کہا:

''کیا تم اکیلے راجہ مروٹ کا مقابلہ کرو گے؟''

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ انتہائی جوش وخروش کے عالم میں بولے:

''تمہاری دی ہوئی تنخواہ میں اکیلا کھاتا ہوں اس لئے مقابلہ بھی اکیلا ہی کروں گا۔''

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حاکم مسکرانے لگا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی پرواہ نہ کی اور واضح الفاظ میں کہا:

''میرے ساتھ ایک ایسے خدمتگار کو روانہ کردو جو میری راہنمائی کر سکے اور باقی کام اللہ عزوجل کی مرضی پر چھوڑ دو وہ جس طرح چاہے گا میرے اور راجہ مروٹ کے درمیان فیصلہ کرے گا۔''

حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ساتھی کے ہمراہ راجہ مروٹ کی جانب بھیج دیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مروٹ کے نزدیک پہنچے تو اپنے ساتھی کو روانہ کردیا اور اکیلے شہر کی طرف بڑھے۔ قلعے کے نزدیک پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایلچی سمجھتے ہوئے محافظوں نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر راجہ مروٹ کے دربار میں

پہنچے۔ درباریوں نے یوں ایک اجنبی مسلمان کو بے خوف یوں دربار میں آتے دیکھا تو روکنے کی جرأت کوئی نہ کر سکا۔ راجہ مروٹ اس وقت اپنے دربار میں بیٹھا اپنے ساتھیوں سے صلاح و مشورہ میں مصروف تھا اس سے قبل کے کوئی درباری یا خود راجہ مروٹ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عزائم سے واقف ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تلوار بلند کی اور دوسرے ہی لمحہ راجہ کا سر تن سے جدا ہو کر زمین پر آن گرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہاتھ میں راجہ کا سر تھاما اور دوسرے ہاتھ سے تلوار کے جوہر دکھاتے ہوئے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ اور مزاحمت کو دور کرتے بڑی پھرتی سے دربار سے باہر آئے اور اس طرف بڑھے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گھوڑا کھڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑا تیز رفتاری سے قلعہ کی حدود نکلتا چلا گیا۔

ملتان کی افواج نے مروٹ کی جانب پیش قدمی شروع کر دی تھی اور انہوں نے جب ایک تیز رفتار گھڑ سوار کو ہاتھ میں انسانی سر تھامے اپنی طرف آتا دیکھا تو حیران رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ مروٹ کا سر حاکم ملتان کے قدموں میں رکھ دیا جو اس وقت لشکر کی قیادت کر رہا تھا۔

حاکم ملتان نے راجہ مروٹ کا کٹا ہوا سر دیکھا تو حیران رہ گیا اور کبھی وہ راجہ کے سر کو دیکھتا اور کبھی حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتا تھا۔ حاکم ملتان جب سکتے کی حالت سے باہر نکلا تو فتح کا نعرہ بلند کیا اور لشکر نے اس نعرہ کا جواب دیا۔

راجہ مروٹ کا سر کاٹنے کی شہرت جب دہلی میں شاہ جہان کے پاس پہنچی تو اس نے اپنے سپاہیوں کو ملتان بھیجا اور ان لوگوں نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا کہ یہ تو وہی بازید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں جو اپنا منصب چھوڑ کر روپوش ہو گئے تھے۔ سپاہیوں نے اس کی اطلاع شاہجہان کو دی تو شاہجہان نے حاکم ملتان کے نام ایک حکم نامہ بھیجا:

"بازید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کو دوبارہ ان علاقوں میں بھیج دو جوان کی نگرانی

میں تھے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پھر سے سنبھال سکیں۔"

اس حکم نامہ کے ملتے ہی حاکم ملتان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں بلایا اور شاہی فرمان کے متعلق بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکتوب شاہ جہان کے نام لکھا جس کے مندرجات کچھ یوں تھے:

"میں والی ہندوستان شاہ جہان کی عنایات کا مشکور ہوں مگر اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے کمزور کندھے اس بارگراں کو نہیں اٹھا سکتے اور عمر بھی اب خفا خفا سی معلوم ہوتی ہے اور پتا نہیں نجانے کس وقت یہ میرا ساتھ چھوڑ دے؟ اس لئے مالک حقیقی کی بارگاہ میں رجوع کئے ہوئے ہوں اور اللہ عزوجل مجھے توفیق عمل دے اور آپ کو اس حسن سلوک کی جزاء عطا فرمائے لہٰذا مجھے دربار شاہی میں حاضر ہونے سے معذور سمجھا جائے۔"

اس درخواست کے موصول ہونے کے بعد شاہ جہان نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو مزید سرکاری خدمت انجام دینے سے موقوف کر دیا اور مزید کچھ جاگیر عطا فرما دی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا جب حاملہ ہوئیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے بھائیوں کو ملتان حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو لینے کے لئے بھیجا جنہوں نے جا کر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے آنے کا مدعا بیان کیا۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آنے سے انکار کر دیا اور کہا:

"تم جا کر اپنی بہن سے پوچھو کہ اگر وہ چاہتی ہیں تو میں گھر واپس آ جاؤں گا وگرنہ نہیں آؤں گا۔"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہا نے باوصف دیندار اور عابدہ و صالحہ خاتون ہونے کے اپنے شوہر کی خدمت میں حاضر ہونے کو ترجیح دی اور حاملہ ہونے کے باوجود طویل سفر کر کے اپنے شوہر کے پاس پہنچیں اور انہیں اصل صورتحال سے آگاہ

کیا جس پر انہوں نے اللہ عزوجل کے حضور سجدہ شکر ادا کیا اور بارگاہِ الٰہی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار دعائیں مانگیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وارث کی خواہش تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدے میں چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ الٰہی میں یوں التجا کی:

''اور اللہ عزوجل بہتر وارث دینے والا ہے۔''

اس کے بعد حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے ہمراہ مستقل شورکوٹ منتقل ہو گئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے اور انہیں شورکوٹ میں ہی حضرت شیخ طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک کے نزدیک مدفون کیا گیا۔

والدہ ماجدہ:

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا پابند صوم وصلوٰۃ اور صالح خاتون تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا شمار اپنے زمانہ کی نابغہ روزگار اولیاء خواتین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کی دینداری اور عبادت و ریاضت نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ بھی روحانیت کی جانب مائل ہوں اور دین اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے متعلق سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''عین الفقر'' میں فرمایا ہے:

رحمت حق بر روان راستی
راستی از راستی آراستی

''راستی کی جان پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو اے راستی! تو نے مجھے راستی سے آراستہ کیا۔''

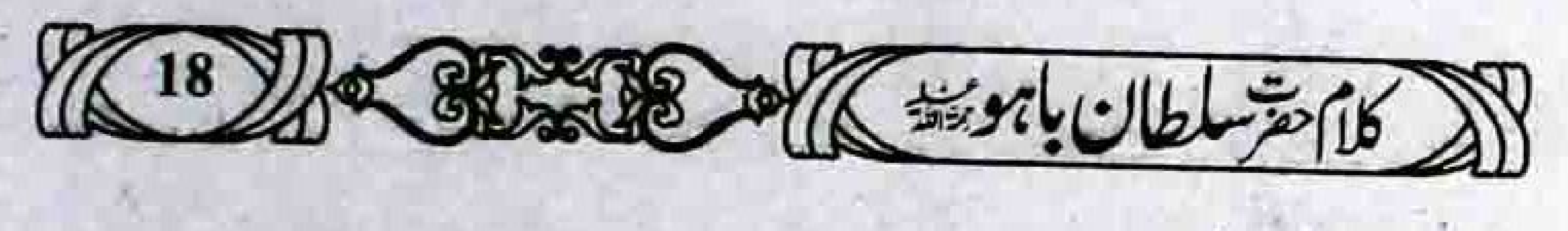
حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رہنے دی اور ہر موقع پر ان کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت کی تلقین کی اور مرشد کامل کی بیعت کے لئے ان کی رہنمائی فرمائی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا صاحب کشف وکرامات تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہا اپنے بیٹے کے حالات سے باخبر رہتی تھیں۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہا سے بیعت کی درخواست بھی کی تھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہا نے یہ فرما کر درخواست رد کر دی کہ عورت خواہ کتنی ہی متقی و پرہیز گار ہو مگر وہ روحانی پیشوا نہیں بن سکتی اس کے لئے تمہیں کسی کامل مرشد کی تلاش کرنا ہوگی اور اس کے دست حق پر بیعت کرنا ہوگی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا، حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک عرصہ تک حیات رہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا وصال شورکوٹ میں ہی ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہا کو حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

والدہ کا بشارت:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل ان کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ الہام یہ بشارت ملی کہ عنقریب ان کے ہاں ایک ولی کامل تولد ہوگا جس سے ایک عالم فیضیاب ہوگا اور اس کی شہرت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو ہونے والی بشارت یوں پوری ہوئی کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اور جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم ان سے فیضیاب ہوا اور لوگ ان کی خدمت میں حاضری دینا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔



ولادت باسعادت:

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا جب شورکوٹ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچیں تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہا حاملہ تھیں۔ شورکوٹ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد ہی ان کے ہاں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق کتب سیر میں مختلف روایات موجود ہیں مگر ان میں مستند ۱۰۳۹ھ ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت اس جہانِ فانی میں تشریف لائے اس وقت مغل بادشاہ شاہ جہان تخت نشین تھا۔

اللہ عزوجل نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ان کی توقعات کے مطابق سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں انہیں پیدائشی ولی عطا فرمایا۔ یہ ان نیک اور پرہیزگار والدین کی عبادتوں اور دعاؤں کا انعام تھا جو اللہ عزوجل نے انہیں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جیسا بیٹا عطا فرمایا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد ولی تھے اسی بناء پر حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ خوشی سے دیوانے ہو گئے تھے اور بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر اس کی نعمت کا شکر ادا کرتے رہے۔

مادرزاد ولی:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کی پہچان یہ تھی کہ جب شیرخوارگی کے زمانے میں رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے روزے کے اوقات میں دودھ نہیں پیا۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرا کر طبیب کو بلوایا تو طبیب نے معائنہ کے بعد اپنے تجربات کی روشنی میں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کو کوئی

بیماری نہیں؛ کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ بچہ بغیر کسی وجہ کے چوبیس گھنٹے دودھ نہیں پیتا' اگر اگلے چوبیس گھنٹے بھی بچہ دودھ نہ پئے تو پھر مجھے بتائیں۔ یہ کہہ کر طبیب چلا گیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے دن بھر دودھ نہ پیا اور جب افطار کا وقت ہوا تو حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے دودھ پلایا تو بڑے شوق سے پی لیا۔ اگلے روز بھی یہی واقعہ پیش آیا حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ طبیب کو بلوانے کے لئے جانے لگے تو حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے انہیں روکتے ہوئے فرمایا:

"آپ کا بیٹا کسی مرض میں مبتلا نہیں بلکہ اس کا روزہ ہے اور کوئی روزہ دار دن کے وقت کیسے کھا پی سکتا ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو تسلی دی اور کہا کہ دیکھنا یہ افطار کے وقت دودھ پئے گا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو یقین ہو گیا کہ ان کا بیٹا پیدائشی ولی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ بات مشہور ہونا شروع ہو گئی اور لوگ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آنے لگے۔

ہندوؤں کا تائب ہونا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں عجیب چمک تھی اور جس کسی پر نگاہ ڈال دیتے اس کی کیفیت ہی بدل جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب چلنے کے قابل ہوئے تو شورکوٹ کے لوگوں میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یوں تو نظریں جھکا کر چلتے تھے مگر جب نگاہ اٹھا کر دیکھتے اور وہ نگاہ کسی مسلمان پر پڑتی تو وہ پکار اٹھتا۔

"اللہ کی قسم! یہ بچہ کوئی عام بچہ نہیں بلکہ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب نور ہے اور یہ ایسا نور ہے جو براہ راست ہمارے دلوں کو متاثر کرتا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی یہی نگاہ اگر کسی ہندو پر پڑ جاتی

تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا تھا۔ شورکوٹ کی زیادہ آبادی ہندوؤں پر مشتمل تھی اس لئے ان میں ایک گھبراہٹ کی لہر دوڑ گئی اور وہ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور ان سے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی شکایت کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا جس کی جانب نگاہ کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے کی وجہ سے ہمارا مذہب خطرہ سے دوچار ہو گیا اور ہمیں شورکوٹ میں رہنا دشوار دکھائی دیتا ہے۔

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی شکایت سنی تو حیران ہوئے اور کہا۔

میں تم لوگوں کے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ یہ تو تمہاری اپنی کمزوری ہے کہ تم ایک بچے کے دیکھنے پر اپنا مذہب بدل لیتے ہو۔ میں اپنے بچے کو کس طرح منع کر سکتا ہوں کہ وہ کسی کی جانب نہ دیکھے۔"

ہندو بولے۔

"قصور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خادمہ کا ہے جو انہیں بے وقت لے کر باہر چلی آتی ہے۔"

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تم لوگ عجیب مطالبہ کرتے ہو اور میں خادمہ کے باہر جانے پر کیسے پابندی لگا سکتا ہوں؟"

ہندو بولے۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر لیں اور وہ اس مقرر وقت پر ہی گھر سے باہر نکلا کرے۔"

حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی اس بات کو مان لیا اور خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ وہ آئندہ ایک مقررہ وقت پر ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو لے کر باہر نکلا کرے

گی اور اس کے علاوہ انہیں گھر میں ہی رکھے گی۔

کتب سیر کی کچھ روایات میں یہ بیان بھی ملتا ہے کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں اس واقعہ کے بعد گھنٹیاں باندھ دی گئیں تاکہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر سے باہر نکلیں تو ان گھنٹیوں کی آواز سے لوگ سمجھ جائیں کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں اور وہ ان کے سامنے سے ہٹ جائیں۔

ہندوؤں کی جماعت حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اقدامات سے مطمئن ہو کر واپس لوٹ گئی اور انہوں نے جا کر کئی لوگوں کو خاص طور پر اس بات کیلئے مقرر کیا کہ جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی خادمہ کے ہمراہ گھر سے نکلیں تو وہ با آواز بلند اس بات کا اعلان کریں چنانچہ جیسے ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر سے نکلتے ہندوؤں کے نقیب شور مچانا شروع کر دیتے:

> "سب ہوشیار ہو جائیں حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا گھر سے باہر آ گیا ہے۔"

جیسے ہی نقیب شور مچاتے ہندو اپنی دوکانوں میں گھس جاتے تھے اور دوکانوں کو بند کر لیتے تاکہ وہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی نورانیت سے محفوظ رہ سکیں۔ راستہ میں چلتے ہوئے ہندو ہوشیار ہو کر اِدھر اُدھر بھاگ جاتے۔ ہندو پنڈتوں نے سب کو ہدایت کر دی تھی کہ یہ بچہ جہاں بھی نظر آئے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کریں اور اس کی جانب سے رخ پھیر کر کھڑے ہوں لیکن اتنی پابندیوں اور سختی کے باوجود بھی اگر کوئی ہندو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی زد میں آ جاتا وہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے مسلمان ہو جاتا تھا۔ شورکوٹ اور اس کے گرد و نواح کے سینکڑوں ہندو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نورِ فراست سے مسلمان ہو گئے اور اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا عملی نمونہ پیش کیا:

"مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ نورِ الٰہی سے دیکھتا ہے۔"

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نورِ فراست پیدائشی لحاظ سے وافر مقدار میں اللہ عزوجل نے عطا فرمایا تھا۔

ہندو طبیب مسلمان ہو گیا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ایک مرتبہ بیمار ہوئے تو حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ علاقہ کا ایک ہندو طبیب کو بلا لائے تا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معائنہ کر کے مرض کا اندازہ لگائے۔ طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں کے متعلق سن رکھا تھا اور وہ خوفزدہ تھا اس لئے اس نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ مجھے بچے کا پیشاب ایک بوتل میں لا کر دے دیں میں اس سے مرض کا اندازہ لگا لوں۔ حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پیشاب لا کر طبیب کو دیا۔ اس ہندو طبیب نے جب پیشاب کا معائنہ کیا تو کلمہ طیبہ پڑھنے لگا اور مسلمان ہو گیا۔

ابتدائے حال:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہراً کسی بھی استاد سے تعلیم حاصل نہیں کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے جس کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن، حافظ الحدیث، فقہ و تصوف، فلسفہ و منطق اور قانون کے علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ ان جملہ علوم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دسترس کا ثبوت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی طور پر آقائے دو جہاں، تاجدارِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا۔ اس کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں بے شمار مواقع پر اظہار فرمایا ہے کہ میں نے علم لدنی کی تعلیم محض اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے۔ اس بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ فقیر حق سے ہو کر آیا ہے اور وہاں سے حقیقت لایا ہے اس لئے میری سب باتیں حق ہیں اور غیر ماسوائی باطل سے بالکل مبرا مطلق ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات ان کی قلبی واردات کو ظاہر کرتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

"مجھے ظاہری علم حاصل نہیں لیکن واردات غیبی کے باعث مجھے علم باطن کی فتوحات بے شمار حاصل ہیں کہ انہیں بیان کرنے کیلئے کئی دفتر درکار ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مقام کا اندازہ ان کے اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے۔

اگرچہ نیست مارا علم ظاہر
ز علم باطنی جان گشتہ ظاہر

"اگرچہ میں ظاہری علوم سے محروم ہوں لیکن باطنی علوم نے میری زندگی پاک کر دی ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی گوشہ نشینی پسند فرماتے تھے اور دیگر بچوں کی مانند کھیل کود میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تنہائی پسندی درحقیقت اس جانب اشارہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لغو ولہب سے محفوظ رہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا روحانیت میں بلند مقام رکھتی تھیں اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام "باھو" رکھا کہ ذکر ہو کی نسبت سے انہیں معرفت الٰہی حاصل ہو چکی تھی اور وہ اپنے بیٹے کے بلند مرتبہ سے آگاہ تھیں اس لئے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کا انداز ایسا اختیار کیا جس کے

ذریعے آپ رحمۃ اللہ علیہ عرفانِ الٰہی پاسکیں اور یہ والدہ کی تربیت کا ہی اثر تھا کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ ولایت میں بلند منصب پر فائز ہوئے اور ایک عالم ان سے سیراب ہوا اور انہوں نے علم و معرفت کے بے شمار گوہر لٹائے جس کا زندہ ثبوت ان کی تصنیفات ہیں جو آج بھی عاشق حقیقی کے لئے رہنمائی کا درجہ رکھتی ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا ذکر ہو اور اس کی لطافتوں کا حصول ہمیشہ پیش نظر رکھا کہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کا قلب محبوبِ حقیقی کی محبت سے لبریز تھا اور جان ذکر الٰہی کی گرمی سے گداز تھی اور بعد میں خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا ادراک ہوا کیونکہ یہ تمام کیفیات خود آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بھی گزریں بقول حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ!

"میری والدہ کو ایسا ذکر خفی حاصل تھا کہ ان کی آنکھوں سے خون جاری ہوتا تھا اور یہی کیفیت میری بھی ہوئی اور اس کیفیت کو حضورِ حق کہتے ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ ماجدہ سے اکتساب فیض تو کیا اس کا ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں ملتا ہے مگر ظاہری علوم کہاں سے حاصل کیے اس کے متعلق کتب سیر یکسر خاموش ہیں اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں اس جانب کوئی اشارہ کیا ہے ماسوائے اس قول کہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "محک الفقراء" میں بیان کیا ہے۔

"اس فقیر کو ظاہری علوم حاصل نہ تھے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں علماء کی کتب کے حوالے کم ہیں لیکن جس قدر بھی ہیں ان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کتابیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ میں رہی تھیں یا پھر علماء کی صحبت میں یہ باتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار ہوئیں

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنے حافظہ میں محفوظ کر لیا۔ اس کے علاوہ بیشتر جگہوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیان کی تائید میں حافظ شیرازی اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار بھی بیان کیے ہیں جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان تمام حوالوں کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں شریک درس ضرور رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاں بھی گئے علماء وفقراء کی صحبت میں وقت گزارا اور جو کچھ سنا یا پڑھا اسے ذہن نشین کر لیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس شعر کے مصداق بن گئے۔

دل عارفاں ہمچو دریا بود

کہ صد جوئے در دے فرد می ردد

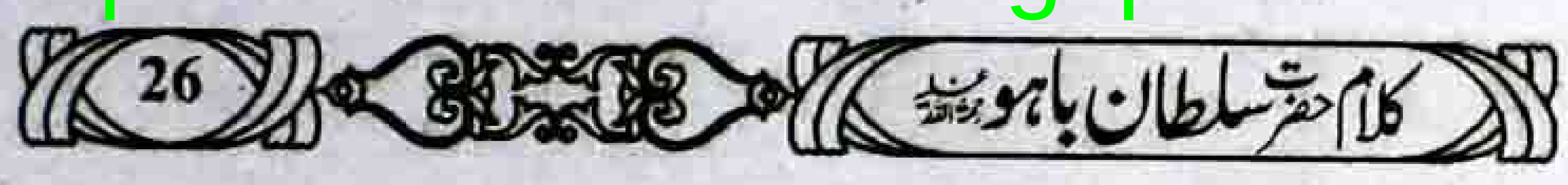
"عارفوں کا دل دریا کی مانند ہوتا ہے کہ اس میں سینکڑوں مرتبہ غوطہ لگایا جائے تب میرے جیسا ایک فرد نمودار ہوتا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیفات کا سہارا لیا اور تصنیفات کے اعتبار سے علیحدہ اور نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ اپنی تصنیفات میں بیان کیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی مقام و مرتبہ کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "نورالہدیٰ" میں فرماتے ہیں۔

"میں نے کبھی کسی کتاب سے کوئی جملہ یا قول نقل نہیں کیا بلکہ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے یہ باتیں بیان کرتا ہوں اور میں نے خود کو اللہ عزوجل کے سپرد کر رکھا ہے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت ہونا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "عین الفقر" میں



حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی بیعت کا احوال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک روز میں شورکوٹ کے نواح میں ایک ٹیلے پر کھڑا تھا کہ ایک نورانی صورت گھڑ سوار تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھوڑے پر سوار کر لیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت! آپ کون ہیں اور مجھے کہاں لے جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ہوں اور تمہیں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں لے جا رہا ہوں۔ پھر وہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے اور اس وقت وہاں خلفائے راشدین' اہل بیت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری جانب نگاہِ کرم فرمائی اور مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہِ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نگاہِ کرم فرمائی اور روحانی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ پھر بالترتیب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔

ان تمام حضرات کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک میری جانب بڑھایا اور فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑو۔ میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دیا اور آپ ﷺ نے مجھے بیعت سے مشرف فرمایا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ' حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی بیعت کا اظہار اس شعر کے ذریعے کرتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ ﷺ

فرزند خود خواندہ است مارا مصطفیٰ ﷺ

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور نبی کریم ﷺ کا دست مبارک تھاما تو میری نگاہوں سے تمام حجابات دور کر دیئے گئے اور مجھے ہر شے یکساں نظر آئی اور میری نگاہ لوحِ محفوظ پر پڑی۔ پھر حجابات کے دور

ہوتے ہی میں نے جو کچھ دیکھا ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور جو کچھ سنا وہ ظاہری کانوں سے سنا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیوض و برکات کے حاصل ہونے کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"اللہ عزوجل نے مجھے ظاہری علوم بوسیلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم القاء فرمائے ہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات "عین الفقر" اور "محک الفقراء" میں فرماتے ہیں۔

"مرشد کامل ایسا ہونا چاہئے کہ طالب کو ایک ہی نگاہ میں کامل کردے اور اسے مراتب کی انتہا کو پہنچادے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کردے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کی اور پھر درجات و مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا اور میرے لئے ہر شے یکساں ہوگئی اور مجھے النہایت ھو الرجوع الی البدایت کا مقام و مرتبہ حاصل ہوگیا۔ جب میں تلقین سے مشرف ہوا تو حضرت سیّدۃ النساء خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"تو میرا فرزند ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے قدم مبارک کا بوسہ لیا اور اپنے گلے میں غلامی کا طوق پہنا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"اللہ عزوجل کی مخلوق سے محبت کرنا کہ یہ حکم سروری ہے۔"

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونا:

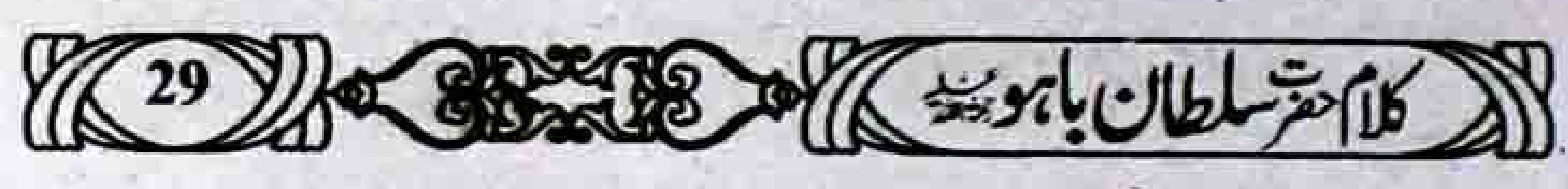
سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے بیعت کرنے کے بعد میرا ہاتھ حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک میں دے دیا اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ پھر حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیعت کیا اور روحانی فیوض و برکات سے نوازا۔ پھر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مخلوقِ خدا کی رشد و ہدایت کا فریضہ انجام دو اور انہیں وعظ و نصیحت کرو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کرنا اس بات کو ظاہر کرتا تھا کہ میری تمام روحانی منازل ان کے وسیلہ سے طے ہوں گی اور اس لئے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دلی وابستگی اور انسیت ہوگئی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''رطب اللسان'' میں حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

''دنیا کے تمام پیر اور مرشد حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے طالب ہیں اور حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے تمام مشائخ میں سب سے اعلیٰ و افضل اور بے مثل ہیں۔ ان کے سلسلہ عالیہ قادریہ میں وہ برکت ہے جو شخص ایک مرتبہ صدق دل سے اور اخلاص کے ساتھ زبان سے کہہ دے کہ یا شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ تو اس پر معرفت اور ولایت کے تمام مقامات واضح اور روشن ہو جاتے ہیں۔''

ہے گردن میں تیری غلامی کا پٹہ
تجھی سے ہے میرا بھرم یا غوث اعظم



سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

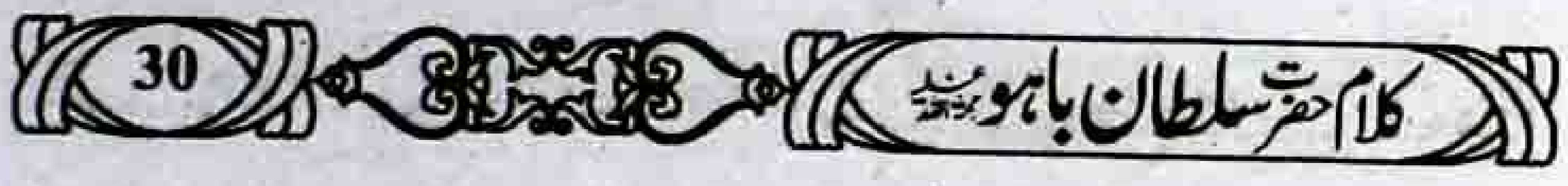
"مرشد کامل ایسا ہی ہونا چاہئے کہ طالب کو ایک ہی نگاہ کاملہ سے مراتب کی انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔"

اس واقعہ کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ محبوبِ حقیقی کے عشق میں ایسے مستغرق ہوئے کہ ہوش و حواس قائم نہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت ذاتِ باری تعالیٰ کے جلال و جمال کے دیدار میں مست رہتے تھے اور تجلیات کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔

مٹا دیا مرے ساقی نے عالم من و تو
پلا کے مجھ کو مے لا الٰہ الا ھو

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے کئی بزرگوں کے پاس گئے اور ان کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور وہاں سے روحانی فیوض و برکات حاصل کئے مگر حقیقی باطنی فیض جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مبارک خود فیض رسان خلق بن گیا وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست نصیب ہوا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جس شخص کا باطن اللہ عزوجل کا منظور نظر ہو اور اسے دربار محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی حاصل ہو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم و تلقین اور بیعت کی سعادت حاصل ہو جس نے ظاہر و باطن میں ہدایت نبوی کو اپنا رفیق بنایا ہو اس کو ظاہری مرشد کی کیا ضرورت ہے؟ میرا یہ کہنا کسی کی کیفیت کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ خود میری یہ حالت ہے کہ کسی کی کیفیت کے متعلق بیان کرو اور جس پر چاہوں یہ باتیں



منکشف کر دوں یا اسے دکھا دوں۔"

والدہ سے ظاہری بیعت کی درخواست:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی فیوض و برکات حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کئے اور پھر ایک مقام ایسا آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ظاہری مرشد کی حاجت محسوس ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ انہیں اپنا مرید بنا لیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"بیٹا! میں جو دعائیں تمہیں دے سکتی تھی میں نے تمہیں دیں اور میری تمام دعائیں تمہاری بھلائی کے لئے ہیں۔ میں تمہیں اپنا مرید نہیں کر سکتی۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرطِ محبت میں فرمایا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہا کو بیعت کرنے میں کیا حرج ہے جبکہ میرے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہا جیسی مشفق و مہربان ماں سے بہتر کون مرشد ہو سکتا ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"بیٹا! تمہاری محبت اور فرمانبرداری اپنی جگہ پر ہے مگر دین اسلام میں کچھ بنیادی اصول وضع کئے گئے ہیں اور ان اصولوں کو کوئی بھی صحیح العقیدہ مسلمان تبدیل نہیں کر سکتا۔ میرا مقام تمہاری نگاہوں میں کتنا ہی معتبر اور بلند کیوں نہ ہو مگر یاد رکھو کہ ایک عورت کبھی بھی روحانی پیشوا کے منصب پر فائز نہیں ہو سکتی اور تم اگر اپنی روحانی منازل کی تکمیل چاہتے ہو تو کسی مرشد کامل کو تلاش کرو اور اس کے

دست حق پر بیعت ہو کر اپنی روحانی منازل کی تکمیل کرو۔ معرفت
کے اسرار و رموز تمہیں مرشد کامل ہی بتائے گا اور میرے پاس جو
کچھ تھا وہ میں تمہیں دے چکی ہوں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا جواب سنا تو دریافت کیا کہ مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو اور پھر مشرق کی جانب اشارہ کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش سے پہلے تین شادیاں کر چکے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک گاؤں اور پچاس ہزار بیگھے زمین بھی ملی تھی جس کی بدولت اہل و عیال کا گزارہ نہایت خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تینوں ازواج سے اجازت طلب کی اور انہیں اپنی والدہ کے سپرد کر کے مرشد کامل کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قلبی تشنگی اور روح کی بے چینی کو مٹانے کے لئے کسی مردِ کامل کی جستجو میں تھے۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری:

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں گھر سے نکلے اور جانب مشرق روانہ ہوئے اور ملتان پہنچ گئے۔ ملتان پہنچنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ سہروردی کے بانی کے طور پر ہوتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں بھی خصوصی دلچسپی لی۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے دست بیعت کی سعادت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر حاصل کی

اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام کے عہدہ پر بھی فائز رہے اور ایک عالم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ اور پوتے قطب عالم حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

دیدار کے قابل تو ہیں چشم تمنا
لیکن وہ کبھی خواب میں آئیں تو عجب کیا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر مراقبہ کیا اور کافی دیر تک اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ مجھے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے تمہاری دلجوئی کے لئے بھیجا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ مجھے کسی شے کی حاجت نہیں۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب آ ہی گئے ہو تو خالی ہاتھ کیسے بھیجا جا سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! واقعی مجھے کسی شے کی حاجت نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہو گئی یہی مقصود تھا اور اللہ عزوجل نے میرا مقصد پورا فرما دیا۔

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹے! تم مجھے اپنا مقصد بتا سکتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے شہر سے مجھے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرما دیں تو یہ میری بڑی خوش نصیبی ہو گی۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے چاہا تو تمہارا یہ مقصد جلد پورا ہو جائے گا۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نیند سے بیدار ہوئے تو اس خواب نے انہیں مضطرب کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر فاتحہ پڑھی

اور بعد سلام وہاں سے رخصت ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزارِ پاک سے باہر آئے اور جانب شمال روانہ ہو گئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو دریا کے کنارے چلے گئے اور وضو کرنے کے بعد نماز کی نیت باندھ کر نماز شروع کرنا چاہتے تھے کہ اپنی پشت پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوبصورت دوشیزہ کھڑی تھی۔

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے نامحرم عورت کو دیکھتے ہی نظریں جھکا لیں اور اس عورت سے پوچھا کہ تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ بولی کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے چلتی آ رہی ہوں اور میرے پاؤں میں آبلے پڑ چکے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ تو میرے پیچھے کیوں آ رہی ہے اور تجھے میرا تعاقب کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ وہ بولی کہ میں ملتان کے ایک ہندو ساہوکار کی بیٹی ہوں اور کئی دنوں سے میرے اندر عجیب سی بے چینی شروع ہو گئی ہے اور مجھے اپنے مذہب سے نفرت ہو گئی ہے۔ مجھے بتوں کو پوجنا اچھا نہیں لگتا کہ یہ انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اور میں ان کے آگے سر جھکاؤں اور ان کی عبادت کروں۔ میں اپنی اس قلبی بے چینی کو دور کرنے کے لئے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر چلی گئی اور یہاں مجھے پتہ چلا کہ اس در سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہو چکے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ مجھے بھی یہاں حاضری دینی چاہئے تاکہ میرا نصیب بھی جاگ جائے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ کے اشارے سے اس عورت کو روکتے ہوئے فرمایا کہ تم کچھ دیر رکو میں نمازِ ظہر ادا کر لوں کہ ظہر کا وقت گزرتا جا رہا ہے اور میں نماز کی ادائیگی کے بعد تمہاری بات سنوں گا۔

یہ فرما کر حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نمازِ ظہر کے لئے کھڑے ہو گئے اور وہ ہندو عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نماز پڑھتا دیکھنے لگی۔ اسے رکوع و سجود عجیب معلوم ہوئے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ہندو عورت سے فرمایا کہ

تمہاری قلبی بے چینی اپنی جگہ پر ہے مگر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟

وہ ہندو عورت ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے دیکھا اور پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ دیکھتے ہی مسلمان ہو گئی اور میں نے فوراً کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار کیا اور حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا۔ مجھے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے حکم ملا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیز بن کر اپنی تمام عمر گزار دوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئی اور ایک کنیز اپنے مالک کے سوا اور کیا چاہے گی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانی فرما کر مجھے اپنے قدموں میں جگہ عطا فرما دیں۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس عورت کی بات سنی تو حیران ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دورانِ مراقبہ خواب میں حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اپنی ہونے والی گفتگو کے الفاظ یاد آ گئے کہ مجھے اپنے شہر سے کسی پاکیزہ کا ساتھ عطا فرما دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت سے کہا کہ جب حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا حکم ہے تو میں اسے کیسے ٹال سکتا ہوں اور تم مطمئن رہو کہ اللہ عزوجل نے تمہیں تمہارے گوہر مقصود تک پہنچا دیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کو باقاعدہ کلمہ طیبہ پڑھایا اور مسلمان کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لیا۔ نکاح کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو اپنے ساتھ شورکوٹ لے گئے۔

والدہ کی ناراضگی:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے اجازت لے کر نکلے تھے کہ وہ مرشد کامل کی تلاش میں جا رہے ہیں اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور نکاح کر کے واپس شورکوٹ لوٹ رہے تھے۔ حضرت بی بی

راستی رحمۃ اللہ علیہا صاحب کشف تھیں اس لئے اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج سے فرمایا کرتی تھیں کہ باہو (رحمۃ اللہ علیہ) ایک اور بیوی لے کر لوٹے گا اور تم خیال نہ کرنا کہ تمہارا شوہر بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے پیش نظر اللہ عزوجل کی خوشنودی کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور تمہاری نجات کا ذریعہ تمہارا شوہر بنے گا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تینوں ازواج بھی متقی و پرہیزگار تھیں اس لئے حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی بات سن کر خاموش ہو جاتی تھیں اور جانتی تھیں کہ تمام امور رضائے الٰہی کے تابع ہیں۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی چوتھی بیوی کو لے کر شورکوٹ پہنچے تو بغیر کسی تاخیر کے اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب بیٹے کو دیکھا تو ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! اللہ عزوجل نے کیا تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ تو بہت سی عورتیں جمع کرے یا تیری پیدائش کا مقصد کچھ اور ہے؟"

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی ناراضگی دیکھ کر اور ان کی گفتگو سن کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گھبرائے ہوئے والدہ سے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا مجھے بتایئے کہ اللہ عزوجل نے مجھے کس کام کے لئے پیدا کیا ہے؟

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"اللہ عزوجل نے تجھے اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔"

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ معرفت الٰہی کیسے حاصل ہو گی؟

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

"جب تک تم اپنا دامن کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ نہ کرو گے تم معرفت الٰہی کو ہرگز پا نہ سکو گے۔"

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی گفتگو سنی تو دریافت کیا کہ میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''تم مرشد کامل کو روئے زمین پر تلاش کرو۔''

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو کہا کہ اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے میں مرشد کامل کو کہاں تلاش کروں؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا۔

''بے شک اللہ عزوجل کی زمین بے حد وسیع ہے مگر اس نے اپنے بندے کے حوصلے کو اس سے زیادہ وسعت دی ہے اور انہیں جستجو کا ذوق عطا کیا ہے اور زمین کو ان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔''

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کی گفتگو بغور سن رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ پھر بھی کچھ تو نشانی ہو تا کہ میں انہیں تلاش کر سکوں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی مشکل کو سمجھتے ہوئے مراقبہ کیا اور پھر کچھ دیر بعد جب مراقبہ کی کیفیت سے لوٹیں تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''مجھے اس جانب سے تمہارے مرشد کی خوشبو آتی ہے۔''

یہ فرمانے کے بعد حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کا رہنمائی پر شکریہ ادا کیا اور ایک مرتبہ پھر اپنی چاروں ازواج کو والدہ ماجدہ کے پاس چھوڑ مرشد کامل کی تلاش میں والدہ ماجدہ کی دعاؤں کے زیر سایہ جانب مشرق روانہ ہوئے۔

شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے در پر حاضری:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ سے نکلے اور والدہ کے فرمان کے مطابق جانب مشرق سفر کا آغاز کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر کرتے کرتے دریائے راوی کے کنارے جا پہنچے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مقامی لوگوں سے حضرت شاہ حبیب

قادری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنا تو ان سے ملنے کی خواہش دل میں بیدار ہوئی۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا شمار صاحب کشف و کرامت بزرگوں میں ہوتا تھا اور ان کی بے شمار کرامات زبان زد و عام تھیں۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ دریائے راوی کے کنارے ایک گاؤں میں رہائش پذیر تھے اور متلاشیانِ حق ان کی تلاش میں اس گاؤں آتے اور اپنی روحانی پیاس بجھاتے تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ پوچھتے ہوئے ان کے گاؤں وارد ہوئے اور جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں پہنچے تو وہاں پہلے ہی سینکڑوں متلاشیانِ حق ان کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ خاموشی سے بیٹھ گئے اور حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا درس سنتے رہے۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک دیگ تھی جو ہر وقت آگ پر چڑھی رہتی تھی اور اس میں پانی گرم ہوتا رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو بھی حق کا متلاشی آتا اسے اس دیگ میں ہاتھ ڈالنے کا حکم دیتے جو شخص اس دیگ میں بلا جھجک ہاتھ ڈال دیتا وہ صاحب کشف و کرامت ہو جاتا تھا۔ اس دن بھی جو طالبانِ حق حاضر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس دیگ میں ہاتھ ڈالیں جو جو اس دیگ میں ہاتھ ڈالتا گیا وہ صاحب کشف و کرامت ہوتا گیا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہے تھے جب حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ان پر پڑی تو فرمایا کہ بیٹا! تم یہاں کیوں آئے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! حق کی تلاش میں نکلا ہوں اور مرشد حقیقی کی آرزو ہے' آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر سنا تو یہاں چلا آیا۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پھر تم نے دوسروں کی مانند دیگ

میں ہاتھ کیوں نہ ڈالا؟ اگر تم اس دیگ میں ہاتھ ڈالتے تو تم بھی صاحب کشف و کرامت ہو جاتے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! میں دیگ میں ہاتھ ڈالنے والوں کو دیکھ چکا مگر میری مراد ایسے پوری نہیں ہوگی۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ پھر تمہیں کیا چاہئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ میں تو اور ہی راہ کا مسافر ہوں۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

''تم چند روز یہاں قیام کرو اور اس دوران مسجد کا پانی بھرنا تمہاری ذمہ داری ہوگی اور تم یہاں مجاہدہ کرو گے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنے کا ارادہ کر لیا اور ان کے فرمان کے مطابق ان کی خانقاہ میں مقیم ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے روز خدام سے مشک لی اور دریا پر جا کر وہ مشک بھری اور پانی لا کر مسجد کا حمام بھر دیا پھر مشک کے بچے ہوئے پانی سے مسجد کا صحن دھو ڈالا۔ خانقاہ کے دیگر درویش حیرانگی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے انہوں نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا ان کے گوش گزار کیا کہ کس طرح اس جوان نے ایک ہی مشک سے حمام بھی بھر دیا اور مسجد کا صحن بھی دھو ڈالا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کے متعلق سنا تو کچھ دیر کے لئے خاموشی اختیار کی اور پھر فرمایا کہ اس جوان کو میرے پاس بھیجو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کو جب مرشد پاک کا حکم ملا تو وہ حاضر خدمت ہوئے اور مؤدبانہ سلام عرض کیا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے دنیاوی مال موجود ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور!

مجھے اپنے والد بزرگوار کی جانب سے وراثت میں ایک جاگیر ملی ہے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''دنیاوی مال کے ہوتے ہوئے تمہیں یکسوئی حاصل نہ ہو سکے گی پہلے تم دنیاوی مال سے فارغ ہو کر آؤ تا کہ تمہیں یکسوئی حاصل ہو۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر عمل کرنے کے لئے شورکوٹ واپسی کا سفر اختیار کیا۔

آزمائشوں میں پورا اترنا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق شورکوٹ روانہ ہوئے۔ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کا علم ہو گیا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آنے کا مقصد جان گئیں۔ انہوں نے چاروں بہوؤں کو طلب کیا اور ان سے کہا۔

''اپنا زیور اور نقدی محفوظ کر لو۔''

بہوؤں نے گھبرا کر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا ہمیں ایسا کیوں کہہ رہی ہیں اور ہمارے مال کو ایسا کون سا خطرہ لاحق ہے؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ میرا بیٹا اور تمہارا شوہر باھو (رحمۃ اللہ علیہ) آ رہا ہے۔ بیویوں نے یہ بات سنی تو خوشی کا اظہار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تمہارے لئے خوش ہونے کا مقام نہیں ہے کہ وہ اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے آ رہا ہے اور تمہارے پاس موجود زیور اور نقدی محفوظ نہیں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویاں اگرچہ دیندار تھیں مگر وہ تارک الدنیا نہ تھیں اس لئے زیورات اور نقدی کے یوں جانے پر پریشان ہو گئیں۔ حضرت

بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے ان کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تم میری بات پر عمل کرو گی تو یہی مال تمہارے کام آئے گا۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے دریافت کیا کہ وہ اپنے زیور اور نقدی کو کس طرح محفوظ کر سکتی ہیں؟ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تم زیور اور نقدی کو ایسی جگہ دفن کر دو جہاں باہو (رحمۃ اللہ علیہ) کی نگاہ نہ پہنچ سکے چنانچہ چاروں بیویوں نے ایسا ہی کیا اور جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ گھر پہنچے تو والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ تم اتنی جلدی لوٹ آئے کیا تمہیں مرشد کامل مل گیا؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ مرشد کامل تو مل گئے مگر انہوں نے بیعت سے قبل ایک شرط رکھی ہے۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے پوچھا کہ وہ کیا شرط ہے؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا مرشد پاک کہتے ہیں کہ پہلے تم دنیاوی مال سے چھٹکارا پا کر آؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے کی بات سنی تو کہا کہ تم پر اپنے مرشد کا حکم ماننا واجب ہے تم ان کے حکم پر عمل کرو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں نگاہ دوڑائی تو اپنے نومولود بیٹے حضرت سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہ پڑی جو پنگھوڑے میں سو رہے تھے اور ان کی انگلی میں نظر بد سے بچنے کے لئے سونے کی انگوٹھی پہنائی گئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی انگلی سے وہ انگوٹھی اتاری اور اس کو گھر سے باہر گلی میں پھینک دیا اور پھر بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔

"گھر میں جو زیورات و نقدی موجود ہے وہ لے آؤ تا کہ میں دنیاوی

مال سے چھٹکارا پاسکوں۔"

بیویوں نے جب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو گھبرا گئیں مگر حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کے کہنے کے مطابق خاموش رہیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گھر میں زیورات و نقدی کہاں سے آئی؟ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے والدہ کی بات سنی تو عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا فرمانا درست ہے مگر مجھے گھر میں مال کی بو آتی ہے۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ اگر تمہیں مال کی بو آتی ہے تو پھر خود ہی مال کو تلاش کرلو۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں زیورات و نقدی کی تلاش شروع کردی اور پھر انہیں زیور و نقدی گھر کے ایک کونے میں زمین میں دبائے مل گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زیور اور نقدی گھر سے باہر پھینک دی اور پھر والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل دیئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق اپنا تمام مال لٹانے کے بعد ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو فرمایا۔

"تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو کر آ گئے مگر ان بیویوں کا کیا کرو گے؟ تم اللہ کے حقوق ادا کرو گے یا پھر اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرو گے؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسا حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ درحقیقت حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان

لے رہے تھے اور ابھی تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا تھا۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بیویوں کے متعلق فرمایا کہ وہ راہِ حق میں تمہارے پاؤں کی زنجیریں ہیں تم پہلے ان زنجیروں سے آزاد ہو کر آؤ پھر تمہیں بیعت کروں گا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے شورکوٹ روانہ ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت راہِ حق کی طلب میں اس قدر مست تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کسی چیز کی کوئی پرواہ نہ تھی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے نکلے اور شورکوٹ کی جانب روانہ ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کو بذریعہ کشف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارادہ کی خبر ہوگئی۔

انہوں نے اپنی چاروں بہوؤں کو ایک مرتبہ پھر بلایا اور ان سے فرمایا۔

"میرا بیٹا تم سے ہمیشہ کے اپنا تعلق ختم کرنے کے لئے آ رہا ہے جس طرح اس نے ماں سے پیچھا چھڑایا ہے اس طرح اب وہ تم سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہے لہٰذا تم ہوشیار رہنا اور جب وہ آئے تو تم میرے پیچھے چھپ جانا کہ کہیں ایسا نہ ہو وہ راہِ حق کی مستی میں سرشار ہو کر تمہارے حق میں کوئی شرعی بات نہ کہہ دے یعنی کہیں تمہیں طلاق نہ دے دے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی بیویوں نے جب حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا کی بات سنی تو پریشان ہوگئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے چھپ جاؤ کہ باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کسی بھی لمحے یہاں پہنچنے والا ہوگا۔ چاروں بہوئیں آپ رحمۃ اللہ علیہا کے فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہا کے پیچھے چھپ گئیں۔ اس دوران حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ گھر میں داخل ہوئے اور والدہ ماجدہ کو سلام عرض کیا۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب بیٹے کو دیکھا تو کہا کہ باھو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں جانتی ہوں کہ تو یہاں کس ارادے سے آیا ہے؟

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ ان کی والدہ صاحب کشف خاتون ہیں اور وہ ان کی آمد کے مقصد سے بخوبی آگاہ ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مرشد پاک کا یہی حکم ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے پاؤں کی زنجیریں کاٹ کر ان کے پاس آؤں۔

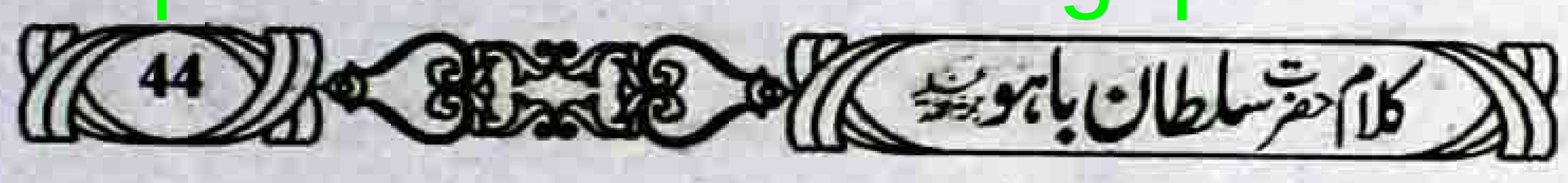
حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ علیہا نے جب حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا۔

بات حقوق ادا کرنے کی ہے جو تمہارے ذمہ ہیں اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے راستے کی رکاوٹ نہ بنے اور اپنے تمام حقوق معاف کردے تو تم ان کے حقوق کی ادائیگی سے فارغ ہو جاؤ گے لیکن جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں وہ قائم رہیں گے اگر تم کامل مرشد کی تلاش میں کامیاب ہو کر لوٹو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہیں اپنی بیویوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے واپس آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے جب والدہ ماجدہ کی بات سنی تو اپنی بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تم اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کرلو کہ تم نے اپنے حقوق معاف کر دیئے تو میں تمہیں طلاق دیئے بغیر خاموشی سے لوٹ جاؤں گا۔"

چاروں بیویوں نے ایک زبان ہو کر اپنے تمام حقوق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو معاف کر دیئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ حضرت شاہ حبیب قادری



رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گئے۔

سعادتِ بیعت:

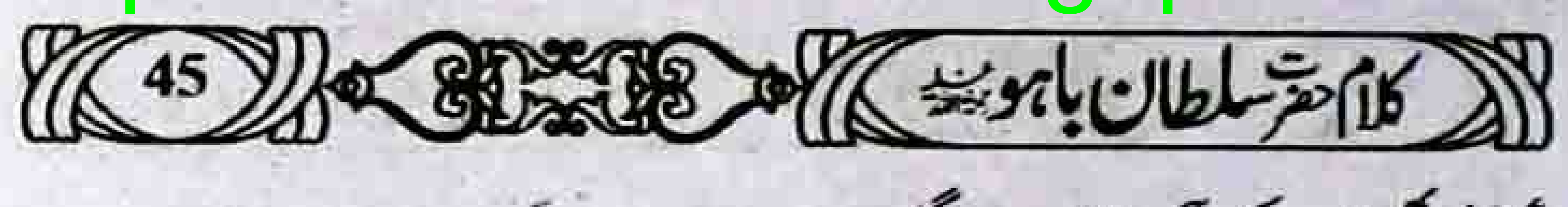
سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ثابت قدم پایا تو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے سرفراز فرمایا اور بھرپور توجہ فرمانے کے بعد دریافت کیا باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا دلی مراد پالی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! جو مقامات آج مجھ پر منکشف ہو رہے ہیں وہ میرے پنگھوڑے میں ہی مجھ پر منکشف ہو چکے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش کا فیصلہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی مرشد کے پیچھے روانہ ہوئے اور مرشد کے پیچھے ایک جنگل میں پہنچ گئے۔ اس جگہ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کو بوڑھے آدمی کی صورت میں دیکھا جو بیلوں کی جوڑی لئے ہل چلا رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کندھے پر خرقہ پوشوں کی مانند کمبل لپیٹا اور درویش کی سی صورت میں اپنے مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمائیں ہل میں چلاتا ہوں۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے اور اس کے ساتھ ہی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اصلی شکل میں ظاہر ہو گئے۔ جب دونوں اپنی اصلی صورت میں لوٹ آئے تو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چل دیئے۔ پھر اچانک حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک دم نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ حضرت سلطان باہو



رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے پیچھے غائب ہو گئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اگلی مرتبہ اپنے مرشد کو ہندوؤں کے ایک بازار میں دیکھا اور اس وقت وہ ایک ہندو برہمن کے روپ میں تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں برتن تھا جس میں زعفران اور دیگر رنگ بھرے ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ مرشد بازار میں موجود ہندوؤں کے ماتھے پر تلک لگا رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا حلیہ بدلا اور ایک ہندو نوجوان کی شکل اختیار کر کے ایک دکان پر بیٹھ گئے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ادھر سے ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے۔

"بابا! میری پیشانی پر بھی تلک لگائیے۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو اسی وقت اپنی اصل حالت میں لوٹ آئے اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئے۔ اس کے بعد پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک جانب چل دیئے۔

تیسری مرتبہ پھر ایسا ہوا کہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ چلتے چلتے نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مرشد کی پیروی کی اور ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ اس مرتبہ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ ایک اسلامی شہر میں موجود تھے اور ایک غیر معروف مسجد میں کم سن بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دے رہے تھے۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ اس مرتبہ اپنی اصل شکل میں موجود تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کم سن بچے کی شکل وصورت اختیار کی اور قاعدہ پکڑ کر مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

"شیخ! مجھے بھی سبق پڑھائیے۔"

حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا اور ہاتھ پکڑ کر مسجد سے باہر تشریف لائے اور پھر اپنے گاؤں کی جانب چل دیئے۔ جب اپنی خانقاہ میں پہنچے تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! تم جس نعمت کے حقدار ہو وہ ہمارے اُمکان سے باہر ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کی بات سنی تو عرض کیا کہ حضور! میں کہاں جاؤں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"حق تعالیٰ وہی کرتا ہے جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا اور جو کچھ وہ چاہے وہی ظہور پذیر ہوگا۔"

پھر حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم دہلی چلے جاؤ وہاں میرے مرشد حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں وہ شاہی منصب دار ہیں تم ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد کا فرمان سنتے ہی دہلی جانے کی تیاری شروع کر دی۔ حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ روانہ کیا۔

دادا مرشد کی بارگاہ میں حاضری:

مناقب سلطانی کے مصنف حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ دہلی کی جانب روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک مجذوب شخص ایک جانب سے نمودار ہوا اور اس نے آتے ہی لکڑی کی ایک کاری ضرب حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی پشت پر ماری جس سے وہ بے ہوش کر زمین پر گر پڑے۔ وہ مجذوب دوبارہ ضرب لگانا چاہتا تھا کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تیزی سے آگے بڑھے اور مجذوب کا ہاتھ پکڑ لیا۔ مجذوب نے غصے سے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

کی جانب دیکھا اور جلالی لہجے میں بولا۔

''ہمارے راستے سے ہٹ جا اور ہمارے کام میں مداخلت نہ کر۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہم درویش اہل صحو ہیں اور ہمارا تعلق اہل سنت والجماعت سے ہے۔''

جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے مجذوب نے اپنا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے کیا اور خاموشی سے ایک جانب چلا گیا۔ مجذوب کے جانے کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کو ہوش دلائی جو بدستور زمین پر پڑے تھے۔ کچھ دیر کے بعد جب حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ سکر سے صحو کی طرف لوٹے تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اگر وہ تمہیں دوسری مرتبہ مار دیتا تو تمہاری ساری زندگی یونہی جذب کی حالت میں گزرتی اور پھر ہم تمہیں مستی سے ہوش میں نہ لا سکتے تھے۔''

اس کے بعد جب حضرت سلطان باہو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہما عازم سفر ہوئے اور منازل پر منازل طے کرتے دہلی پہنچے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی محفل اس وقت عروج پر تھی اور اس وقت محفل میں مریدین' خدام اور عقیدت مند صفیں باندھے دست بستہ تشریف فرما تھے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے اسرار و معانی کی بارش ہو رہی تھی اور حاضرین پر وجدانی کیفیت طاری تھی اچانک حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ روک دیا اور ایک خادم سے فرمایا۔

''فلاں مقام پر اس حلیہ کا ایک درویش پہنچا ہے اسے نہایت احترام کے ساتھ ہمارے پاس لے آؤ۔''

حاضرینِ محفل حیران تھے کہ آخر وہ کون سا بزرگ ہے جن کی میزبانی اس طرح کی جا رہی ہے؟ محفل میں موجود ہر شخص اس بزرگ کو دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔ پھر وہ خادم، حضرت سلطان باھو اور حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ خانقاہ میں داخل ہوا۔ حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے شانِ ولایت ظاہر تھی مگر جو صاحبان نظر نہیں تھے انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک معمولی درویش سمجھا۔

مناقب سلطانی کے مصنف حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سلام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیتے ہوئے ان کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلوت میں جاتے ہی حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کو ان کا روحانی حصہ عطا فرمایا اور خانقاہ سے اسی وقت رخصت کر دیا۔

نعمت کی آزمائش:

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ دادا مرشد سے فیض کے حصول کے بعد جب خانقاہ سے باہر آئے تو دہلی شہر کی گلیوں اور بازاروں میں گھومنا شروع کر دیا۔ اس دن جمعہ کا روز تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جس خاص و عام پر نگاہ ڈالتے وہ تھوڑی ہی دیر میں خدا رسیدہ ہو جاتا۔ شہر میں ہر جانب شور مچ گیا اور طالبان حق کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ راستے بند ہو گئے۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خدام شہر کسی کام سے آئے انہوں نے جب ہجوم دیکھا تو صورت حال کا جائزہ لے کر حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کیا اور کہا۔

”سیّدی! شہر میں ایک ولی اللہ آیا ہے جو اپنی توجہ سے عام مخلوق میں عشق الٰہی کی شمع روشن کرتا ہے اور اس کے روحانی فیض کی شہرت خوب ہے۔“

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ اس درویش کی رہائش شہر میں کس جگہ ہے؟ خدام نے عرض کیا کہ حضور! اس درویش کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں وہ دہلی کے بازاروں میں گھومتا ہے اور کھڑے کھڑے معرفت کی دولت لٹاتا ہے۔

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"جاؤ اور جا کر دریافت کرو کہ وہ درویش کون ہے اور کہاں سے آیا ہے اس کا خاندان کیا ہے اور کس سلسلے سے تعلق رکھتا ہے؟"

خدام حکم ملتے ہی دوبارہ بازار میں پہنچے تو انہوں نے وہاں اہجوم کے درمیان اس درویش کو دیکھا۔ اس درویش تک پہنچنا دشوار تھا۔ خدام نے بڑی مشکل سے اس تک پہنچنے کی جگہ بنائی۔ جب نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ یہ تو وہی درویش ہے جسے مرشد پاک نے آج نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ انہوں نے واپس جا کر حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا۔ حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ اس انکشاف پر رنجیدہ ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر اذیت و کرب کے آثار دکھائی دینے لگے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے فرمایا۔

"اسے فوراً میرے پاس لے کر آؤ۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم نے تمہیں نعمت خاص سے نوازا اور تم نے اس خاص نعمت کو عام کر دیا۔"

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

سیّدی! جب کوئی بوڑھی عورت بازار سے روٹی پکانے کے لئے توا

خریدتی ہے تو اسے بجا کر دیکھتی ہے کہ وہ کیسا کام کرے گا؟ اسی طرح جب کوئی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھ لیتا ہے کہ اس میں مطلوبہ لچک موجود ہے یا نہیں؟ مجھے جو نعمت عظمیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملی میں اسی کی آزمائش کر رہا تھا کہ اس فقیر کو جو نعمت عطا ہوئی ہے اس کی ماہیت کیا ہے؟"

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خوش ہوئے اور انہیں مزید فیوض و برکات سے نوازا۔

اورنگ زیب عالمگیر سے ملاقات:

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تلقین و ارشادات اور نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہونے کے بعد حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر دہلی کے بازاروں میں سے ہوتے ہوئے جامع مسجد دہلی تشریف لے گئے۔ جمعہ کا دن تھا اور جامع مسجد دہلی اس وقت نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں موجود نمازیوں پر ایک نظر ڈالی اور سب کو روحانی دولت سے مالا مال کر دیا۔

اس دن مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بھی اپنے اراکین سلطنت کے ہمراہ نماز ادا کرنے میں مشغول تھا۔ مسجد میں بے پناہ ہجوم ہونے کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جوتیاں رکھنے والی جگہ پر کھڑا ہونا پڑا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں سے سب نمازیوں پر نگاہِ خاص فرمائی تھی جس سے تمام مسجد میں شور برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس نگاہِ کرم نے اورنگزیب عالمگیر، قاضی شہر اور کوتوال شہر کے علاوہ باقی سب پر اثر کیا۔

اورنگزیب عالمگیر نے دست بستہ عرض کی۔

"اے اللہ کے نیک بندے! ہمارا کیا گناہ ہے اور ہماری کیا تقصیر ہے کہ ہمیں اس نعمت خاص سے محروم رکھا گیا اور ہماری طرف آپ

رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ توجہ نہ فرمائی؟"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہم نے تو ہر ایک پر یکساں توجہ دی ہے تم لوگوں پر اس لئے اثر نہیں ہوا کیونکہ تمہارے دل سخت ہیں۔"

اورنگزیب عالمگیر نے عرض کیا۔

"سیدی! ہمارے حال پر بھی نظر کرم کیجئے اور ہمیں بھی یہ نعمت عظمیٰ عطا فرمایئے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کے لئے میری کچھ شرائط ہیں۔ اورنگزیب عالمگیر نے جب ان شرائط کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تم اور تمہاری اولاد ہماری اولاد اور پسماندگان کیلئے دنیاوی مال و متاع کی مروّت نہ کریں اور ہمارے گھر کبھی نہیں آئیں گے تاکہ تمہارے دنیاوی مال کی وجہ سے ہمارے اہل وعیال بھی دنیاوی جھگڑے اور فساد میں مبتلا ہو کر گمراہ نہ ہو جائیں۔"

اورنگزیب عالمگیر نے کہا کہ مجھے یہ تمام شرائط منظور ہیں اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عہد کرتا ہوں کہ میں یا میرے اہل وعیال میں سے کوئی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ یا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو تنگ نہیں کرے گا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اورنگزیب عالمگیر پر بھی توجہ خاص فرمائی اور اسے بھی فیض خاص سے نوازا۔ بعدازاں جب وہاں سے چلنے کا ارادہ کیا تو اورنگزیب عالمگیر نے التجا کی کہ مجھے کچھ عنایت کیا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نے وہیں وہیں کھڑے کھڑے کتاب اورنگزیب شاہی تالیف فرمائی جسے شاہی محروں نے اسی وقت لکھ لیا اور اس ارشاد نامہ کو بطور یادگار رکھا۔

گوہر مقصود مل گیا:

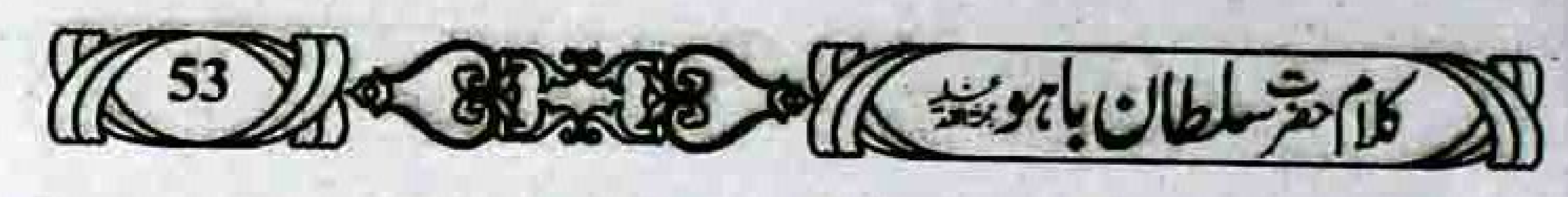
سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مقصد حقیقی کی تلاش میں تقریباً تیس برس تک سرگرداں رہے اور مرشد کامل کی تلاش میں انہوں نے شورکوٹ سے بغداد (حضرت شاہ حبیب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں کا نام) اور پھر بغداد سے دہلی تک کا سفر کیا۔ دہلی میں دادا مرشد سے فیض حاصل کیا اور پھر شورکوٹ واپس تشریف لا کر مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض و برکات سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔

حضرت سیّد عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ فیض کے بعد حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اضطرابی کیفیت مزید بڑھ گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی کیفیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جنگلوں، بیابانوں اور پہاڑوں میں لے گئی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو علم لدنی حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیاحت برصغیر پاک و ہند تک ہی محدود رہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس دوران بے شمار مشاہدات و تجربات سے گزرنا پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے بے شمار ہندو جوگی اور سنیاسی اپنے فاسد خیالات سے باہر نکلے اور اپنے مشرکانہ لباس اتار پھینکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے وہ خدائے واحد پر ایمان لائے اور روحانی منازل طے کرنے کے بعد ابدال کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔

قلبی کیفیات کا اظہار:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تیس سال کی جدوجہد کے بعد اس مقام پر پہنچے جہاں وہ معاصرین طریقت سے آگے بڑھ گئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کے وارث بننے کے مستحق ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کا اعلان جا بجا اپنے کلام



میں کرتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ
ولد خود خواند است مارا مجتبیٰ
شد اجازت باھو را از مصطفیٰ
خلق را تلقین کن بہر از خدا
خاک پایم از حسین و از حسن
معرفت گشت است برمن انجمن

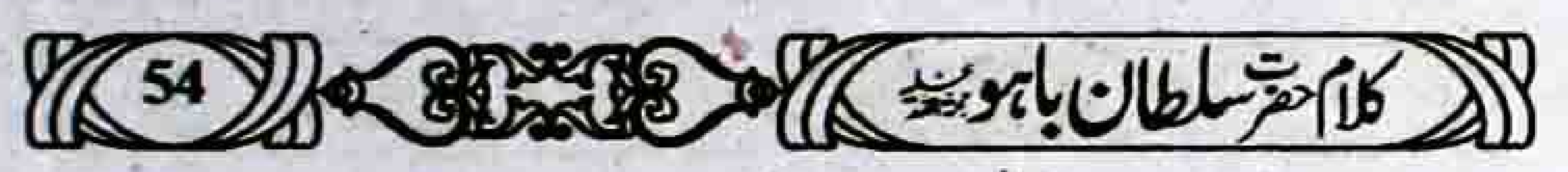
(رسالہ روحی)

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ روحانی طور پر براہِ راست حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب ہو کر مقام فنا فی الرسول پر فائز ہو گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس قلبی کیفیت کا اظہار یوں فرمایا ہے۔

نور الھدیٰ رحمت خدا باطن صفا
ایں مراتب یافتم از مصطفیٰ
فیض فضلش یافتم از مصطفیٰ
شد وجودم نور از اسم خدا

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ پر طلب حق کا جذبہ شدت سے غالب تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے ذکر وفکر میں مستغرق رہتے تھے اس لئے تمام باطنی مشاہدات سے مستفید ہوتے ہوئے بالآخر القائے الٰہی سے مشرف ہوئے۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو طالبانِ حق کی آگاہی کے لئے اپنے احوال بھی بیان کئے مثلاً ایک مرتبہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہزارہا اس آگ میں جلتے ہیں ان میں سے شاذ و نادر کوئی ایک



آدھ ہی معرفت الٰہی کے آبِ رحمت سے سرد ہوتا ہے اور محبوب
کے مرتبے پر پہنچتا ہے یہ قال میرے حال پر صادق آتا ہے۔"
(کلید جنت)

اس دوران ذکر کی مختلف کیفیات سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ میں آئیں اور ذکر کے انوار کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وجود کے اندر سمو لیا۔ ذکر و فکر کے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ فنا فی اللہ کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

فنا فی اللہ عارف باد صالم
ز ہستی خویش رفتہ لازوالم

(عین الفقراء)

یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کی زبان اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور تمام الفاظ ختم ہو جاتے ہیں اور یہاں ذاتِ حق کے لئے صرف ایک اشارہ باقی رہ جاتا ہے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فنا فی الرسول کے بعد فنا فی اللہ کے مقام پر پہنچے تو دنوں کیفیات سے بیک وقت فیضیاب ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس قلبی کیفیت کو یوں بیان فرمایا۔

"فقیر فنا فی اللہ غوطہ خور ہے جس دریا میں چاہتے ہیں غوطہ لگاتے ہیں لیکن غرق نہیں ہوتے بلکہ ساحل نجات پر پہنچ جاتے ہیں چنانچہ میں خود وحدت میں بھی غرق تھا اور ساتھ ہی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی حاضر تھا ایک لحظہ کے بھی اس سے جدا نہیں ہوتا تھا۔"

(جامع الاسرار)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سلوک کی نسبت جا بجا

پیرانِ پیر حضور غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی میں ایسے طالب بھی ملے جنہوں نے ان سے فیض حاصل کیا اور خدارسیدہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا معیار بہت اونچا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ تو اپنی اس صلاحیت کی بناء پر ان کی روحانی تربیت کر کے ان کو اونچا مقام عطا فرما سکتے تھے۔

''رسالہ روحی'' کے مطالعہ سے جو ایک خاص کیفیت میں لکھا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سے تمام حجابات اٹھ گئے تھے یہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو ان سات روحوں میں سے ایک ظاہر کیا ہے جن میں سے پانچ عالم ہست و بود میں جلوہ افروز ہو چکی ہیں اور دو کا ظہور ہونا ابھی باقی ہے۔

''عین العین وحدت'' کے مقام پر جب حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو دیکھا تو سب کا سلوک اور ان کے مراتب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے واضح ہو گئے چنانچہ اس قلبی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

> ''فقر کی منزل بہت بڑی اور اس کی گھاٹی بہت مشکل ہے' فقر کے لئے حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے چودہ طبق کا سیر و تماشا دیکھا تاہم مراتب فقر کو نہیں پہنچ سکے۔ فقیری کے لئے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سلطنت چھوڑ دی اور اپنے بیٹے کے قتل ہو جانے کے سبب سرگرداں پھرتے رہے اس کے بعد مراتب فقر کو پہنچے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر ریاضت کرتے رہے اور یہاں تک کہ انہوں نے آخر میں اپنے نفس کی کھال کھینچ لی پھر بھی مراتب فقر پر نہیں پہنچے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین و شاہ رکن عالم رحمہما اللہ اپنی جان سے نکل گئے اور مراتب فقر پر نہیں پہنچے۔ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ شکم مادر میں مراتب فقر پر پہنچے اور

شریعت پر قدم بہ قدم چل کر محبوبیت کا مرتبہ حاصل کیا اور فقیر محی الدین کا خطاب پایا۔"

(عین الفقر)

نفس کشی کے لئے سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے جا... حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے اور ترکِ دنیا کے سلسلہ میں جن دو ہستیو... کو بطورِ مثال پیش کیا ان میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت رابعہ بصریہ ... شامل ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ فقر کے بارے میں سلطان العارفین... حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ رائے آپ رحمۃ اللہ علیہ ک... اسرارِ ربانیہ کے عارف کامل کی حیثیت سے ہے اور ظاہر ہے کہ ایک محرم حال کی بات ہمیشہ صحیح اور امر واقع خیال کی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اور حال بہت بلند ہے۔ محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔

"حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں وہ مقام ہے جو فرشتوں میں حضرت جرائیل علیہ السلام کا ہے۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ اس پایہ کے بزرگ تھے کہ جب فقر کی دنیا میں قدم رکھا تو سلطان الفقراء کہلائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا ایک بڑا ذریعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں اور دیگر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی تصنیفات کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر ہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے اور از خود

خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔"

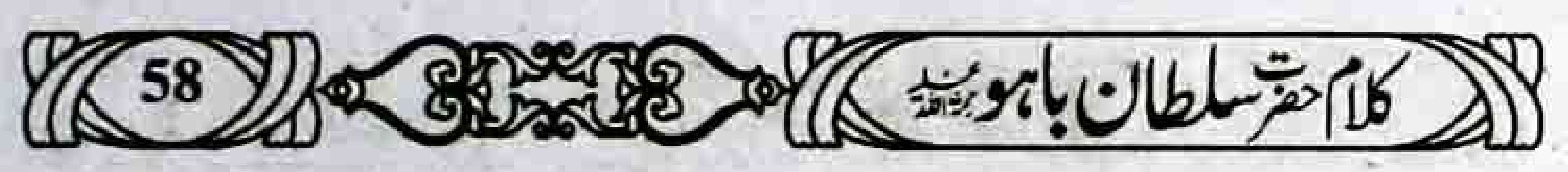
(عقل بیدار)

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ عالم بالا کے مکین ہیں مگر وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا فیض کبھی منقطع نہیں ہوا اور وہ اپنی زندگی ہی میں یہ بات بتا گئے کہ ان کی موت کے بعد بھی ان کی قبر زندہ رہے گی۔

حلیہ مبارکہ:

مناقب سلطانی کے مصنف حضرت حامد سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ مبارک یوں بیان فرمایا ہے۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سر مبارک متوسط درجہ کا گول تھا' نہ بہت بڑا اور نہ بہت چھوٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ سر کے بال منڈوا دیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی فراخ تھی جبکہ پلکیں اور بھنویں گھنی اور موٹی موٹی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں سیاہ اور سفید تھیں جبکہ ان میں سرخی نمایاں تھی اور دیکھنے میں جلال پیش کرتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ناک مبارک بلند خوبصورت اور ستواں تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر گوشت نہ ہونے کے برابر تھا لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ رخسار اندر کو دھنسے ہوئے تھے یعنی چہرہ مبارک نہ تو گول تھا نہ لمبا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک بہت گھنی تھی جس سے چہرہ مبارک پر ایک نورانی ہالہ بنا رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ریش مبارک میں ۶۳ برس کی عمر کے بعد مہندی لگانے لگے حالانکہ بال کثرت سے سفید نہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بازو



دراز اور ان پر بال گھنے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بازوؤں کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحت کا اندازہ ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں کی انگلیاں لمبی اور مضبوط تھیں جن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دراز قد ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سینہ مبارک فراخ اور خوبصورت تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ مبارک پر بکثرت بال تھے جس سے مردانگی کا بخوبی اظہار ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کا رنگ بے انتہا ریاضتوں اور عرصہ دراز تک سفر کرنے کی وجہ سے سانولا ہو گیا تھا مگر کالا نہ تھا۔"

حضرت حامد سلطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حلیہ مبارک اپنے بزرگوں سے بعد تحقیق کے بیان کیا ہے اور یہ حقیقت پر مبنی ہے۔

ازواج و اولاد:

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی ازواج کی تعداد چار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چار شادیاں کوئی غیر معمولی بات نہیں بلکہ شریعت کے عین مطابق ہے کہ شریعت نے مرد کو چار نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی ایک زوجہ مخدوم برہان رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے تھیں۔ یہ خاندان حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے خاص میں ایک خلیفہ کا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری زوجہ کا تعلق اعوان قبیلہ سے تھا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رشتہ دار تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی تیسری زوجہ کا تعلق بھی اعوان

قبیلہ سے تھا اور وہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رشتہ دار تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی چوتھی بیوی ایک ہندو ساہوکار کی بیٹی تھیں جن کا ذکر گذشتہ اوراق میں ہو چکا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں مسلمان کر کے ان کے ساتھ نکاح کیا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے آٹھ بیٹے عطا فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد پاک آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیافتہ اور نابغہ روزگار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نسل پاک ہی مزار مبارک کی سجادہ نشین چلی آ رہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔

۱۔ حضرت سلطان نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت سلطان لطیف محمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت سلطان صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت سلطان اسحاق محمد رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت سلطان فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت سلطان محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت سلطان حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان حیات محمد رحمۃ اللہ علیہ کم سنی میں ہی رحلت فرما گئے تھے۔

خلفائے عظام:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فیضیافتہ افراد کی تعداد ہزاروں میں ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار مرید تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جن مریدوں کو خلافت عطا فرمائی ان میں سے چند حضرات کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت مومن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت ملا معائی رحمۃ اللہ علیہ

کشف و کرامات

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روشن پیشانی سے ہر وقت ایک ایسا نور چمکتا رہتا تھا کہ جو اس نور کو دیکھ لیتا وہ سکر و جذب اور شوق سے والہانہ تڑپنے لگتا اور غیر مسلم اس نور کو دیکھ کر کلمہ پڑھتے اور مسلمان ہو جاتے۔ گنہگار گناہوں سے توبہ کر لیتے' صاحب بصیرت اپنی منزل پاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے اس لئے بچپن سے ہی کرامات کا ظہور شروع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ میں بے شمار واقعات ملتے ہیں جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صاحب کشف و کرامت ظاہر کرتے ہیں اور سالکوں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بچی پر نگاہِ کرم:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چند درویشوں کے ہمراہ ڈیرہ غازی خان کی جانب روانہ ہوئے۔ راستہ میں دریائے سندھ کے نزدیک ایک گاؤں ''چھبری'' تھا۔ اس گاؤں میں ایک مشہور صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت غیاث الدین تیغ براں رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب درویشوں کی جماعت کے ہمراہ وہاں پہنچے تو چاشت کا وقت تھا۔ ساتھی درویشوں نے عرض کیا کہ حضور! اگر حکم کریں تو کچھ دیر گاؤں میں ٹھہر کر روٹی پکا لیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت مرحمت فرما دی اور

ایک عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ یہ عورت خدا ترس تھی اور درویشوں کی خدمت کیا کرتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہی اس عورت کے ساتھ مل کر روٹی پکانے لگے۔ اس عورت کی ایک شیر خوار بچی تھی جو پنگھوڑے میں سو رہی تھی۔ اتفاقاً وہ اس وقت بیدار ہو گئی جب ماں کام میں مصروف تھی۔ اس بچی نے رونا شروع کر دیا۔ اب وہ عورت کام میں مشغول تھی اور وہ کام چھوڑ کر بچی کے پاس نہیں جا سکتی تھی اس لئے اس نے بیٹھے بیٹھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا:

''بابا! میری بچی کے پنگھوڑے کو ہلا دو تا کہ یہ چپ ہو جائے اور میں مطمئن ہو کر کام کر سکوں۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور بچی کے پنگھوڑے کو آہستہ آہستہ ہلانے لگے اور ساتھ ساتھ ''اللہ ہو اللہ ہو'' کی صدا لگانے لگے جس کو سن کر بچی خاموش ہو گئی اور سو گئی۔ جب وہ عورت کھانا پکا کر فارغ ہوئی تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا:

''بابا! آپ کا شکریہ کہ آپ کی وجہ سے میری بچی سو گئی اور میں نے سارا کام بخوبی کر لیا۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''ہم نے صرف پنگھوڑے کو ہی نہیں ہلایا بلکہ تیری بچی کو بھی ہلا دیا اور اسے ایسی جنبش دی ہے کہ قیامت تک اس میں کمی نہیں آئے گی بلکہ زیادتی ہی رہے گی۔''

اس عورت نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سنا تو اس پر بھی اثر ہو گیا اور وہ رونا شروع ہو گئی اور پھر اللہ ہو اللہ ہو کا ورد کرتے کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے بعد دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہو گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیاء

کے اثر سے اس شیر خوار بچی کی کایا پلٹ گئی۔ وہ بچی بڑی ہو کر حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کے نام سے مشہور ہوئی۔ حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا کا تعلق بلوچی قبیلہ مستوئی سے تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک قصبہ خان میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے جہاں ہزاروں زائرین حاضر ہوتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ پر نگاہِ کرم فرمانا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بھکر تشریف لے گئے اور ایک روز گردونواح کی سیر کیلئے نکلے اور اکیلے ہی شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ اس وقت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ ان کے ہمراہ تھے۔ سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ بھکر سے باہر جانب مشرق میدان چول میں ایک ویران ٹیلے پر پہنچے اور ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیٹھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! یہاں سے نیچے اتر جاؤ یہ کسی ظالم کا مکان ہے۔"

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ ریت کے میدان میں سوئے اور اپنا سر مبارک حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کے زانو پر رکھا اور ایک گھڑی آرام کیا جس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بدن خاک آلودہ ہو گیا۔ حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو بہت قلق ہوا اور دل میں خیال آیا کہ کاش میرے پاس دنیاوی دولت ہوتی تو میں آج مرشد کے لئے بستر اطلس اور مخمل کا بنواتا چونکہ میں مسکین ہوں اس لئے میرے مرشد کا جسم خاک آلودہ ہوا ہے۔ اتنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا:

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے کیا خیال کیا؟"

حضرت سلطان حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"حمید آنکھیں بند کر۔"

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں بند کیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک باغ میں کھڑے ہیں جہاں ایک محفل دیبا کے فروش پر آراستہ ہے اور اس میں ایک خوبصورت عورت جڑاؤ زیور اور ریشمی کپڑے پہنے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھ سے نکاح کر لو۔ حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اشارہ سے کہا کہ یہ ادب کا مقام ہے اور میں اپنے مرشد پاک کی خدمت میں ہوں تو میرے نزدیک نہ آ اور دور ہو جا۔ پھر حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے آنکھیں کھولیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا:

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے کیا دیکھا۔"

سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"تو جو دنیاوی مال و دولت کے نہ ہونے کی اپنے دل میں شکایت اور غم کرتا تھا یہ جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ دنیا ہی تو تھی تو پھر کیوں نہ اسے قبول کیا؟ اگر اس کو قبول کر لیتے تو مال و دولت تمہارے گھر سے کبھی ختم نہ ہوتی۔"

حضرت سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا:

"سیّدی! میں اللہ عزوجل سے نورِ عرفان کا طلبگار ہوں اور مجھے مال و دولت کی حاجت نہیں۔"

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان حمید رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا:

"حمید (رحمۃ اللہ علیہ)! فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر تیرے خاندان میں کبھی ختم نہ ہوگا۔"

مٹی سونا بن گئی:

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ دورانِ مجاہدہ کھیتی باڑی میں

مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پنجاب کے ایک دور دراز علاقے کا ایک مفلوک الحال شخص آیا۔ اس شخص کی کئی بیٹیاں تھیں جو شادی کے قابل ہو چکی تھیں۔ وہ مفلوک الحال شخص چونکہ سیّد تھا اس لئے اپنے خاندان کی عزت کی خاطر ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتا تھا جس کی وجہ سے اس کے علاقے کے لوگ اس کی مالی آسودگی سے واقف نہ تھے۔ اس کی ظاہری حالت کو دیکھتے ہوئے خاندان کے کئی لوگوں کی طرف سے اس کی بیٹیوں کے رشتے آتے تھے لیکن وہ اپنی مالی حالت کی وجہ سے اس قابل نہ تھا کہ ان کی شادی کا انتظام کر سکتا۔ ایک روز وہ تنگ آ کر کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

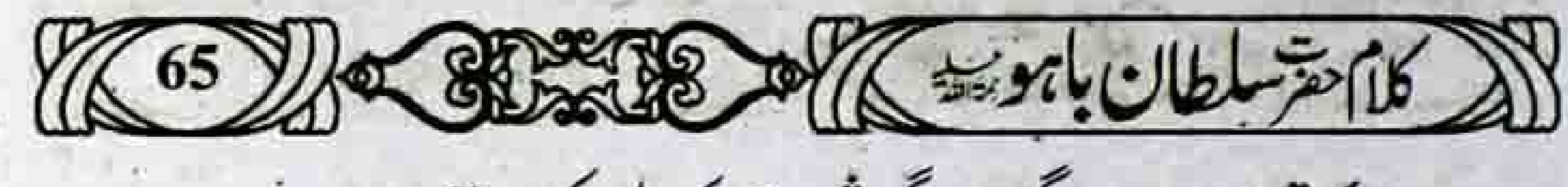
> ''حضرت! میرا تعلق سادات سے ہے اور میں نے بہت اچھا وقت گزارا ہے مگر اب سفید پوشی کے علاوہ کچھ باقی نہیں بچا اور لوگ سمجھتے ہیں کہ میں مالدار ہوں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دو وقت کی روٹی بھی مشکل سے ملتی ہے، میں اپنی زندگی گزار چکا مگر بیٹیوں کا بوجھ برداشت نہیں ہوتا' قرض خواہ ہر وقت دروازے پر کھڑے رہتے ہیں آپ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے ان مشکلات سے نجات عطا فرمائے۔''

وہ بزرگ اس شخص کی بات سن کر کافی دیر تک مراقبے کی حالت میں رہے اور پھر سر اٹھا کر انتہائی معذرت بھرے لہجے میں فرمایا:

> ''تمہیں جو بیماری لاحق ہے اس کا علاج میرے پاس نہیں۔''

اس شخص نے مایوسانہ لہجے میں کہا کہ حضرت! میں تو دعا کیلئے درخواست کر رہا ہوں۔ مگر ان بزرگ نے صاف لہجے میں کہا:

> ''اب دعا ہی تمہاری دوا ہے اور میری دعا میں اتنی تاثیر نہیں ہے



کہ تمہارے سر اور گھر سے گردشِ وقت کو ٹال سکوں۔"

ان بزرگ کا انکار سن کر اس شخص نے غمناک لہجے میں پوچھا حضور! میں نے تو آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ بزرگ بولے:

"وہ لوگوں کا حسنِ ظن ہے اور میں تمہیں حقیقت بتا رہا ہوں مگر یہ بات یاد رکھو کہ اللہ کی زمین مستجاب الدعوات بندوں سے خالی نہیں میں تمہیں ایک شخص کا پتہ بتاتا ہوں جس کی زبان میں اللہ عزوجل نے بہت تاثیر رکھی ہے اور وہ شخص دریائے چناب کے کنارے واقع ایک علاقے شورکوٹ میں رہتا ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ وہ یقیناً تمہاری مشکل کو آسان بنا دے گا۔"

بزرگ کی بات سن کر اس شخص کے چہرے پر چھائے مایوسی کے بادل چھٹ گئے اور وہ ایک امید لئے شورکوٹ پہنچ گیا۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اس وقت بہت معمولی لباس پہنے ہوئے اپنی زمین میں ہل جوت رہے تھے۔ ایسی حالت سے عام دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مفلوک الحال کسان اپنی روزی کیلئے ہل جوت رہا ہے۔

جب اس شخص کی نگاہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو اس کے دل میں یہی خیال آیا کہ یہ تو خود کوئی پریشان حال شخص ہے میرا سفر کرنا تو رائیگاں گیا یہ میری کیا مدد کرے گا؟ اس خیال کے آتے ہی اس نے واپسی کیلئے اپنے قدم موڑے۔ ابھی وہ شخص ایک قدم بھی واپس نہ پلٹا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکارا:

"اے سیّد! اتنا طویل سفر اختیار کیا اور موسم کی سختیاں برداشت کرتے تم یہاں تک پہنچے پھر بھی ہم سے ملے بغیر واپس جا رہے ہو۔"

اس شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو حیران رہ گیا اور فوراً ہی اپنے گھوڑے

کی پشت سے نیچے اترا اور بڑی عقیدت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور اپنے آنے کی وجہ بیان کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت توجہ کے ساتھ اس شخص کی بات سنی اور پھر نہایت دلکش انداز میں فرمایا:

''سیّد! تم میرا ایک کام کرو میں تمہارا کام کر دیتا ہوں۔ اس لئے کے کام کا بدلہ کام ہے۔''

اس شخص نے حیران ہو کر پوچھا شیخ! ایک سوالی آپ کے کیا کام آ سکتا ہے؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

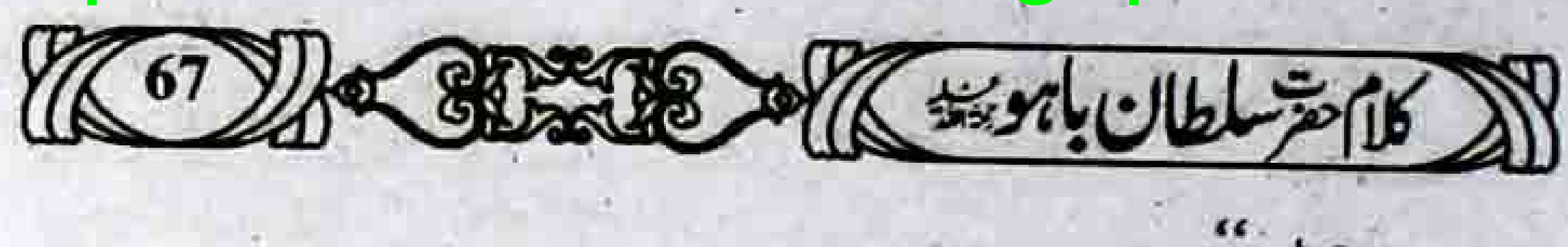
''میں ایک ضروری کام سے فارغ ہو کر آتا ہوں تب تک تم میرا ہل چلاؤ بس مجھے یہی کام ہے۔''

اتنا فرمانے کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک جانب تشریف لے گئے۔ وہ سیّد زادہ اس سوچ کے ساتھ ہل چلانے لگا کہ حضرت اس قدر کشف کے مالک ہیں میرا کام ضرور کر دیں گے اور میں یہاں سے خالی ہاتھ واپس نہ لوٹوں گا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو اپنے سامنے پڑا ہوا مٹی کا ڈھیلا اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس عمل کی اس سیّد زادے کو بہت حیرانگی ہوئی۔ کچھ دیر کے بعد اس کی آنکھیں حیرت سے اس وقت چندھیا گئیں جب اس نے دیکھا کہ وہ ساری مٹی سونے میں بدل چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''اے سیّد! اپنی ضرورت کے مطابق اٹھا لو۔''

اس شخص نے اپنی جھولی سونے سے بھری اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بوسہ دیتے ہوئے بولا:

''جن لوگوں کی نگاہ میں اثر ہے وہ ایک نظر میں مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں اور یہ فیض ربانی ہے جو کسی فرد پر منحصر نہیں ہے خواہ وہ سید ہو یا



جٹ۔"

کھتران، نورنگ (رحمۃ اللہ علیہ) بن گئے:

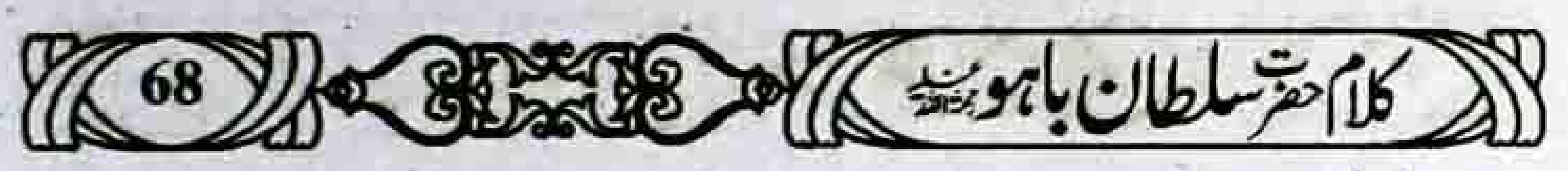
سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پنجاب کے علاقہ دامن کوہ مغربی جبل اسود کی جانب روانہ ہوئے۔ اس علاقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نوعمر لڑکے کو دیکھا جو مویشی چرا رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک نظر ڈالی تو وہ اپنے مویشی چرانا بھول گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد دیوانہ وار رقص کرنے لگا۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے پر دوسری مرتبہ نظر ڈالی تو وہ ہوش میں آ گیا اور اس کے ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر پر دوبارہ روانہ ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ دور گئے تھے کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیچھے آہٹ کا احساس ہوا دیکھا تو وہ لڑکا خاموشی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلا آ رہا تھا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ جاؤ اپنا کام کرو۔ لڑکے نے عرض کیا کہ حضور! میرا یہاں کیا کام ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اپنے مویشی چراؤ کہ تمہارے بعد ان کا کیا ہوگا؟ لڑکا بولا کہ حضور! جن کے وہ جانور ہیں وہ جانیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی مگر وہ اپنے ارادہ پر قائم رہا اور واپس جانے سے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنے ہمراہ لیا اور کوہِ شمال کی جانب روانہ ہو گئے۔

اس لڑکے کا نام کھتران تھا اور بعد میں وہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلیفہ بنے اور حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

عجب تماشہ:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کوہِ شمالی کے جنگلوں سے گزر کر ایک زرخیز پہاڑی علاقے میں تشریف لے گئے جس کا نام کلر کہار تھا اس جگہ کی سرسبزی اور شادابی دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر حالت جذب طاری ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ



کیفیت مسلسل تین دن اور تین رات تک طاری رہی۔ یہ ایک ویران اور غیر آباد علاقہ تھا اور یہاں نہ تو کھانے کا کوئی انتظام تھا اور نہ ہی پینے کا کوئی انتظام تھا۔ حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے اور ریاضت ومجاہدہ کے ابتدائی مرحلہ میں تھے وہ بھوک اور پیاس کی شدت برداشت نہ کر سکے اور بے چینی کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرنے لگے:

''بھوک بھوک' پیاس پیاس۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی فریادسنی اور مراقبہ سے سر اٹھاتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور حضرت نورنگ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''بیٹا! کیا بات ہے؟''

حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی مضطربانہ انداز میں جواب دیا:

''سیّدی! اب تو بھوک اور پیاس برداشت سے باہر ہوگئی ہے۔''

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا:

''برآت عاشقاں پر شاخ آہو۔''

جیسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اسی وقت پہاڑ کے ایک گوشے سے ایک ہرن برآمد ہوا جس کے سینگوں پر کھانے کا خوان رکھا ہوا تھا اور اس کی گردن میں پانی سے بھرا ایک ڈول لٹک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نورنگ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

''اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں سے افطار کرو۔''

یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود بھی روزہ افطار کیا۔

حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ تیس سال تک مرشد کی خدمت میں رہے اور ہر سفر میں ان کی خدمت کی اور بالآخر منزل مقصود کو پایا اور مقام محبوبیت پر فائز ہونے

کے بعد خلافت سے سرفراز ہوئے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نورنگ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا:

جتھ اعوان تتھ کھتران

"یعنی جہاں اعوان پہنچا کھتران بھی وہیں پہنچا۔"

اس سے مراد یہ ہے کہ جس مقام پر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پہنچے اسی مقام پر اپنے مرید حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پہنچا دیا۔ حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد پاک کی اس کرامت کو ذیل کے خوبصورت شعر میں بیان فرمایا ہے:

عجب دیدم تماشا شیخ باہو!

برات عاشقاں برشاخ آہو!

"اے شیخ باہو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے عجب تماشا دیکھا کہ عاشقوں کی خورات ہرن کے سینگ پر تھی۔"

حضرت سلطان نورنگ کھتران رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک جبل اسود کے دامن میں ڈیرہ اسماعیل خان کے نزدیک ایک قصبہ وصوا میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

ذکر ھو کی برکت:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حضرت شیخ کالو رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شورکوٹ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت کے لئے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک سے ذکر "ھو" کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ میں تیزی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک میں داخل ہوا لیکن یہ دیکھ کر

حیران رہ گیا کہ حجرہ مبارک میں کوئی موجود نہ تھا۔ ابھی میں اسی سوچ میں گم تھا کہ حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ''ھو'' کی آواز سنائی دینے لگی۔ باہر آ کر دیکھا تو باہر بھی کوئی موجود نہ تھا۔ اس دوران پھر حجرہ مبارک سے ذکر ''ھو'' کی آواز سنائی دینے لگی۔ حجرہ مبارک میں دوبارہ جا کر دیکھا تو پھر کوئی نظر نہ آیا۔ اتنے میں پھر حجرہ مبارک کے باہر سے ذکر ''ھو'' کی آوازیں دوبارہ آنا شروع ہو گئیں۔ جب باہر آ کر دیکھا تو کوئی دکھائی نہ دیا۔ میں بے حد پریشان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ جب معاملہ سمجھ سے بالاتر ہو گیا تو حیرانگی کی حالت میں کہا:

''الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے۔''

پھر ذیل کا شعر پڑھا:

اندر ھو باہر ھو باھو کتھ لبھیندا

ھو دا داغ محبت والا دم دم نال سڑیندا

''اندر بھی ھو اور باہر بھی ھو کی پکار ہے لیکن باھو (رحمۃ اللہ علیہ) کہاں ملتا ہے کچھ علم نہیں البتہ ھو کا داغ محبت بھرا ہر دم دل کو جلاتا رہتا ہے۔''

جیسے ہی میں نے یہ شعر پڑھا تو جواب میں سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی آواز سنائی اور انہوں ذیل کا شعر پڑھا:

جتھے ھو کرے روشنائی چھوڑ اندھارا دیندا

دوہیں جہان غلام تھیندے باھو جیہڑا ھو نوں صحیح کریندا

''جہاں پر ھو کی روشنی ہو جائے وہاں سے تاریکی کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور اے باھو (رحمۃ اللہ علیہ)! جو ذکر ھو کو درست کر لیتا ہے اس کے دونوں جہان غلام ہو جاتے ہیں۔''

اس شعر کے بعد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اور میرے درمیان پردہ حجاب ہٹ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنی زیارت سے مستفیض فرمایا۔

منزل لامکاں:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ چولستان کی سیر کو گئے۔ دور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جو جنگل میں ایندھن کا بوجھ باندھ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیر کرتے کرتے آگے نکل گئے اور جب کافی دیر کے بعد اسی راہ سے واپس آئے اور وہاں سے ابھی دور ہی تھے کہ کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک کھڑے رہے۔ درویشوں نے عرض کیا:

''حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے ہوئے کافی دیر ہو گزر گئی ہے کیا وجہ ہے؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''اس جانب کسی ولی اللہ کا مقبرہ یا روح ہے جس سے نور آسمان تک پہنچ رہا ہے۔''

یہ فرمانے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اس نور کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص بے ہوش پڑا ہوا ہے اور ایندھن کا گٹھا اس کے پاس پڑا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ اس شخص کے سر پر پھیرا تو وہ شخص کچھ لمحے بعد ہوش میں آ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا:

''کیا حال ہے؟''

اس شخص نے عرض کیا حضرت شاید کل آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی اس راستے سے جا رہے تھے اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اس کے بعد مجھے کوئی خبر نہ رہی۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو مسکرا دیئے اور ایک مرتبہ پھر اسے منزل

لامکاں پر پہنچا دیا۔

اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمانا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شہر بھکر تشریف لے گئے اس وقت وہاں ایک صاحب کشف و کرامت بزرگ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ عام تھا۔ حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید اور خلیفہ حضرت شیخ سلطان طیب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اولادِ نرینہ سے محروم تھے۔ شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد حضرت شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس سلسلہ میں کئی مرتبہ دعا کروائی مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔ جب شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کی خبر سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو سیب رکھے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر فرمایا:

''یہ دو سیب لے جاؤ اور اپنی بیوی کو کھانے کے لئے دے دو اللہ عزوجل اپنی رحمت سے تمہیں دو فرزند عطا فرمائے گا اور ان دونوں فرزندوں میں سے ایک تمہارا ہوگا اور ایک ہمارا ہوگا''۔

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں پوچھا:

''حضور! میں ان دونوں فرزندوں میں تفریق کیسے کروں گا؟''

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''یہ تمہارا کام نہیں ہے جو فرزند ہمارے کام کا ہوگا وہ اپنی نشانی لے کر پیدا ہوگا۔''

شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ خوشی خوشی یہ دونوں سیب لے کر چلے گئے اور ان سیبوں میں سے ایک سیب قدرے داغدار تھا جسے کسی پرندے نے کھا لیا تھا۔ انہوں نے یہ دونوں سیب اپنی اپنی بیوی کو کھانے کیلئے دیئے جن کو ان کی بیوی نے کھا لیا۔ اللہ عزوجل کی رحمت

سے شیخ طیب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر دو فرزند پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کا نام سلطان عبد اور دوسرے کا نام سلطان سوہارا رکھا۔ سلطان عبد پیدائشی مجذوب تھے اور اسی نشانی کی جانب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ کیا ہے۔

بیلوں کا خود بخود ہل جوتنا:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ پر ایک کیفیت یہ بھی طاری ہوئی کہ فکر دنیا سے آزاد سیاحت میں مصروف رہے۔ انہی دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو مرتبہ کھیتی باڑی کی غرض سے بیلوں کی جوڑی خریدی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے اور بیل خود بخود ہل جوتتے رہتے۔ پھر جب فصل پکنے کے قریب ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فصل اور بیلوں کو چھوڑ کر نامعلوم سمت روانہ ہو جاتے اور لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیل اور فصل لے جاتے تھے۔ ایک دن کچھ اقرباء نے شکایت کی تو فرمایا:

''فاقے کی رات فقیر کیلئے معراج کی رات ہوتی ہے۔''

وصال:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ بمطابق ۱۶۹۱ء بروز جمعرات مغل فرمانروا اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ حکومت میں تریسٹھ (۶۳) برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شورکوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے قلعہ مہرگان میں دفن کیا گیا۔ یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مزار مبارک تھا جہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً ستر برس تک آرام فرمایا۔ جب قلعہ مہرگان جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ کے قبضے میں آیا تو حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ جو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت شیخ سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے انہوں نے اپنے تقویٰ کی بدولت یہاں سے ہجرت فرمائی۔

حضرت شیخ سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ہجرت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر صرف چند فقراء اور خادمین ہی رہ گئے۔ اتفاقاً کچھ عرصہ کے بعد دریا میں طغیانی آئی جس کی وجہ سے قلعہ مہرگان کو نقصان پہنچا اور پانی قلعہ میں داخل ہو گیا۔ ان خادمین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر خلفاء اور فقراء کے مزارات کے صندوق تو وہاں سے نکال لئے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندق بڑی جستجو اور تلاش کے بعد بھی دریافت نہ ہو سکا۔

جوہر انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں

اس پریشان صورتِ حال میں حضرت سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کو خواب میں حکم دیا کہ تم سب مطمئن رہو کل صبح ایک شخص آئے گا وہ آ کر ہمارا صندوق نکالے گا اور اس دوران دریا غلبہ نہ پا سکے گا۔ اس غیبی اشارہ کے ملتے ہی مریدین کو تسلی ہوئی اور وہ صبح کا بے صبری سے انتظار کرنے لگے۔ صبح ہوتے ہی ایک نقاب پوش شخص نمودار ہوا اور اس نے اس جگہ جہاں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے مٹی نکال رکھی تھی بلا تامل آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق نکال لیا۔ یہ دیکھ کر ہزاروں لوگ جمع ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک کو کچھ نقصان نہ پہنچا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بدستور آرام فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ریش مبارک سے غسل کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جب صندوق کو کھولا گیا تو خوشبو میلوں دور تک پھیل گئی اور حاضرین پر وجدانی کی کیفیت طاری ہو گئی۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ملنے کے بعد اب مریدین اس پریشانی میں مبتلا ہو گئے کہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک کس جگہ دفن کیا جائے؟ دریا کی طغیانی سے صرف دریا کی غربی سمت جنگل ہی محفوظ تھا جو کہ مویشیوں کی چراگاہ تھا۔ اس جنگل میں ایک حویلی موجود تھی جس کے بارے میں مشہور تھا کہ جو شخص

اس حویلی میں قدم رکھتا ہے وہ بے ہوش ہو جاتا ہے یہاں تک کہ مویشی بھی اس حویلی میں داخل ہوتے ہوئے گھبراتے ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر اپنے ایک مرید کو اشارۃً حکم دیا کہ اس چاردیواری کے اندر صندوق کو دفن کیا جائے۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مزارِ مقدس ۱۱۸۰ھ میں تعمیر ہوا اور تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس تک مرجع گاہ خلائق رہا اور ہزارہا متلاشیانِ حق اس سے فیض یاب ہوتے رہے۔

سینہ ہے تیرا امیں اس کے پیام ناز کا
جو نظامِ دہر میں پیدا بھی ہے پنہاں بھی ہے

جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ جب شورکوٹ چھوڑ کر چلے گئے تو سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک دوبارہ یہاں آ کر آباد ہو گئی۔ دوبارہ مزار مبارک کی تعمیر کے تقریباً ایک سو ستاون (۱۵۷) برس بعد دریا میں پھر طغیانی آئی اور اس مرتبہ دریا کا پانی پھر مزارِ مبارک تک آن پہنچا۔ یہ ۱۳۳۶ھ کا واقعہ ہے اور اس زمانہ میں حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کے اردگرد جتنے بھی خلفاء اور مریدین کے مزارات تھے ان کے صندوق صحیح سالم ملتے گئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ایک مرتبہ پھر نہ مل سکا۔ یہ سب دیکھ کر مریدین کو بہت پریشانی ہوئی اور ان کے ذہنوں میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر گونجنے لگا:

با گم قبر گم جثہ گم نام و نشان
جثہ را با خود برم در لامکان

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق کی یہ پوشیدگی اس وقت کسی مصلحت کے تحت تھی جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کو خواب میں اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور اس بے چینی کو دور فرمایا۔ علی الصبح زمین کو دوبارہ اس جگہ سے کھودنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صندوق مبارک کے آثار نظر آئے۔ جب مزید مٹی نکالی گئی تو خوشبو کے تیز جلے آنا شروع ہو گئے۔ اس کثرتِ خوشبو سے وہاں کھڑا ہونا مشکل ہو گیا اور اسی وجہ سے صندوق مبارک کا باہر نکالنا مشکل ہو گیا۔ حضرت سلطان نور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بمشکل صندوق مبارک کو باہر نکالا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق دربار شریف کے مغربی گوشہ میں ایک میل کے فاصلے پر دفن کیا گیا۔ چھ ماہ کے عرصے میں یہاں مسجد اور متعدد حجرات بنائے گئے جو کہ آج بھی موجود ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا موجودہ مزارِ مبارک اب اسی جگہ پر واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

اقوال و ارشادات:

☆ جب شکم طعام سے خالی ہو اس وقت معراج فکر حاصل ہوتی ہے۔

☆ صبر و شکر یہ ہے کہ فقیر دنیا اور حب دنیا سے صابر شاکر ہو۔

☆ فقر حقیقی وہی ہے جو پیغمبروں کی میراث ہے۔

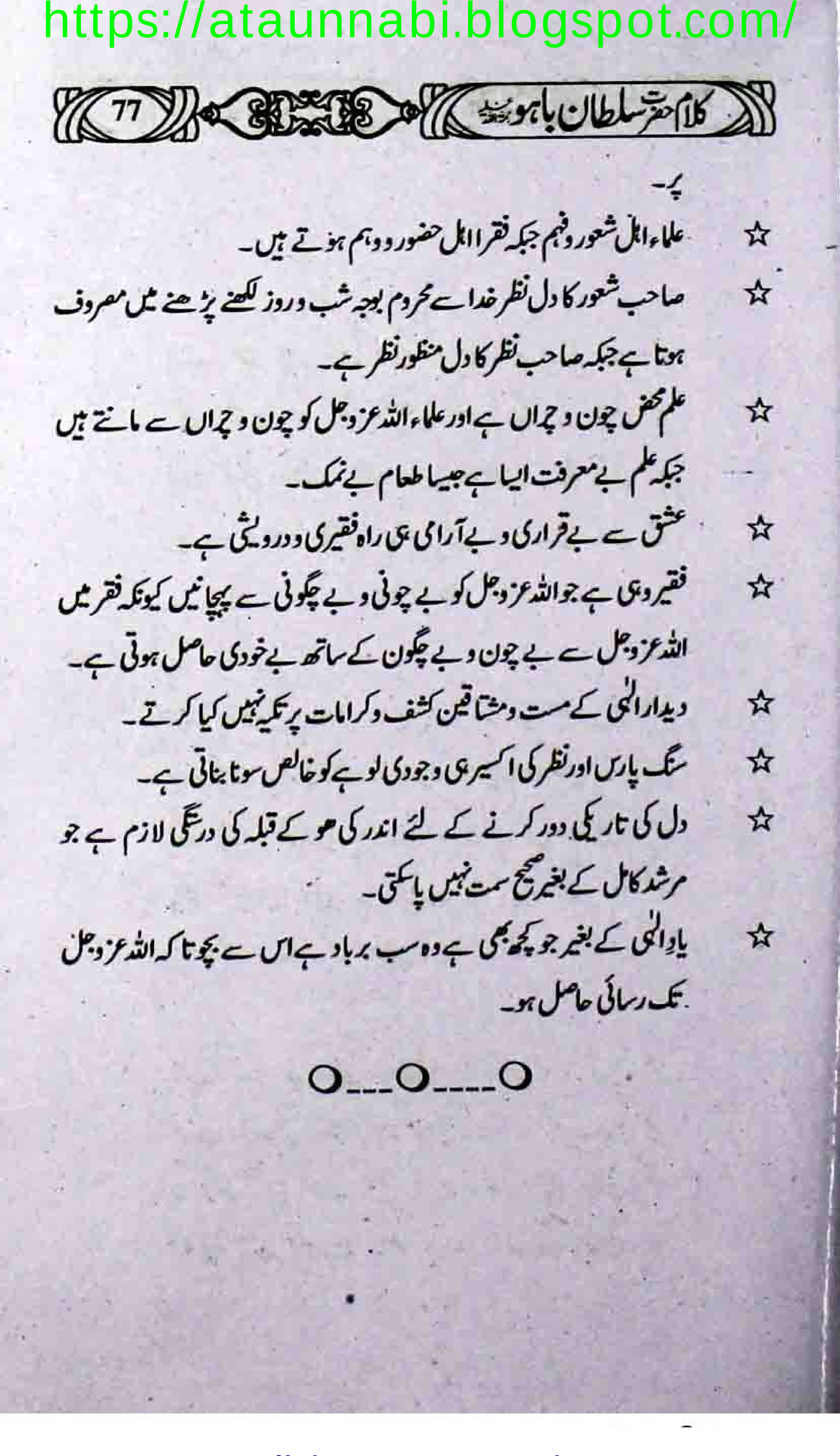
☆ حب دنیا' حرص اور حسد نیز بدعت وضلالت شیوہ علم شیطانی ہیں جبکہ ترکِ دنیا اور اطاعت رحمان علم رحمانی ہیں۔

☆ علم صحیح معنوں میں وہی ہے جو باعمل ہو۔

☆ جو شخص کہ علم پر عمل نہیں کرتا علم اس کے لئے وبال بن جاتا ہے۔

☆ جہالت یہ ہے کہ عمل اور اطاعت خوف الٰہی سے خالی ہو اور اس کا خانہ جہالت معصیت سے پر ہو۔

☆ یاد رکھیں کہ عالم کی نظر حروف وسطور پر ہوتی ہے جبکہ فقیر کی نظر معرفت وحضور



پر۔

☆ علماء اہل شعور وفہم جبکہ فقرا اہل حضور و وہم ہوتے ہیں۔

☆ صاحب شعور کا دل نظر خدا سے محروم بوجہ شب و روز لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوتا ہے جبکہ صاحب نظر کا دل منظور نظر ہے۔

☆ علم محض چون و چراں ہے اور علماء اللہ عزوجل کو چون و چراں سے مانتے ہیں جبکہ علم بے معرفت ایسا ہے جیسا طعام بے نمک۔

☆ عشق سے بے قراری و بے آرامی ہی راہ فقیری و درویشی ہے۔

☆ فقیر وہی ہے جو اللہ عزوجل کو بے چونی و بے چگونی سے پہچانیں کیونکہ فقر میں اللہ عزوجل سے بے چون و بے چگون کے ساتھ بے خودی حاصل ہوتی ہے۔

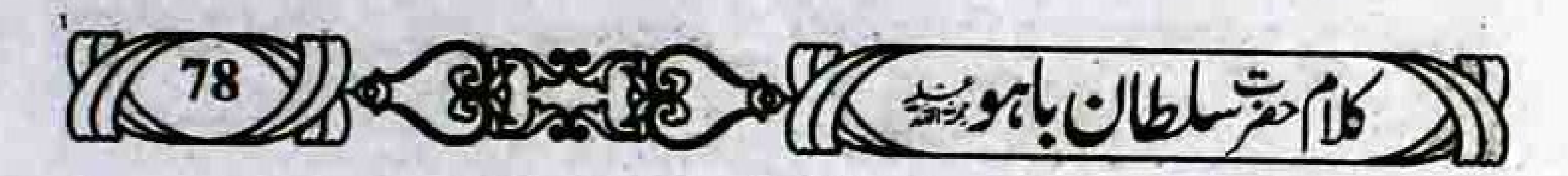
☆ دیدار الٰہی کے مست و مشتاقین کشف و کرامات پر تکیہ نہیں کیا کرتے۔

☆ سنگ پارس اور نظر کی اکسیر ہی وجودی لوہے کو خالص سونا بناتی ہے۔

☆ دل کی تاریکی دور کرنے کے لئے اندر کی ھو کے قبلہ کی درستگی لازم ہے جو مرشد کامل کے بغیر صحیح سمت نہیں پا سکتی۔

☆ یادِ الٰہی کے بغیر جو کچھ بھی ہے وہ سب برباد ہے اس سے بچو تا کہ اللہ عزوجل تک رسائی حاصل ہو۔

O---O---O



الف اللہ چنبے دی بُوٹی مرشد مَن وِچ لائی ھو
نفی اثبات دا پانی مِلیس ہر رگے ہر جائی ھو
اندر بُوٹی مُشک مچایا جاں پھُلاں تے آئی ھو
جیوے مرشد کامل باھو جیں ایہ بُوٹی لائی ھو

☆☆☆

اللہ پڑھیوں حافِظ ہویوں ، نہ گیا تیرا پردا ھو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں ، طالب ہویوں زر دا ھو
لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں ، ظالم نفس نہ مردا ھو
باجھ فقیراں کوئی نہ مارے ایہو چور اندر دا ھو

☆☆☆

الف اَحد جَد دِتّی دِکھائی از خود ہویا فانی ھو
قرب ، وِصال ، مقام ، نہ منزل ، نہ اُتھ جسم نہ جانی ھو
نہ اُتھ عشق محبت کائی ، نہ اُتھ کون مکانی ھو
عینوں عین تھیوسے باھو ، سِرّ وحدت سُبحانی ھو

☆☆☆

اللہ صحی کیتو سے جس دم چمکیا عشق اگوہاں ھو
رات دنہیاں دے تانکھیرے کرے اگوہاں سُوتہاں ھو
اندر بھائیں ، اندر بالن ، اندر دے وِچ دُھوہاں ھو
شہ رگ تھیں رب نیڑے لدّھا جد عشقے کیتا سُونہاں ھو

☆☆☆

ایہ دنیا رَن حیض پلیتی ، کیتی مَل مَل دھوندے ھو
دنیا کارن عالم فاضل ، گوشے بہ بہ روندے ھو
دنیا کارن لوک وِچارے ، اِک پل سُکھ نہ سوندے ھو
جنہاں چھڈی دنیا باھو ، کدّھی چڑھ کھلوندے ھو

☆☆☆

الف الست؟ سُنا دِل میرے ، جِند بلےٰ! کوکیندی ھو
حُبّ وطن دی غالب ہوئی ، ہِک پَل سَون نہ دیندی ھو
قہر پَوّے اِس رہزن دنیا ، حق دا راہ مریندی ھو
عاشق مُول قبول نہ باھو ، زار و زار رویندی ھو

☆☆☆

اوہو نفس اساڈا بیلی نال جو ساڈے سِدّھا ھو
جو کوئی اُس دی کرے سواری نام اللہ اُس لدّھا ھو
زاہد عابد آن نِوائے ، ٹکڑا ویکھن تھدھا ھو
راہ فقر دا مشکل باھوؒ ، گھر نہ سیرا رِدّھا ھو

☆☆☆

ازل اَبد نُوں صحی کیتوسے ، دیکھ تماشے گزرے ھو
چَوداں طبق دِلے دے اندر ، آتش لائیے حُجرے ھو
جِنہاں حق نہ حاصل کیتا ، دوہیں جہانیں اُجڑے ھو
عاشق غرق ہوئے وِچ وحدت ، دیکھ تنہاں دے مُجرے ھو

☆☆☆

اندر ھو تے باہر ھو ، وَت باھوؒ کِتھ لبھیندا ھو
ھو دا داغ محبت والا ، ہر دم پیا سڑیندا ھو
جتھے ھو کرے رُشنائی ، چھوڑ اندھیرا وَیندا ھو
دوئیں جہان غلام اُس باھوؒ ، جو ھو صحی کریندا ھو

☆☆☆

اَڈھی لعنت دنیا تائیں ، ساری دنیا واراں ھو
جَیں راہ صاحب خرچ نہ کیتی، لَین غضب دِیاں ماراں ھو
پیواں کولوں پُت کوہاوے! بھٹھ دُنیا مکاراں ھو
ترک جِنہاں دُنیا تھیں ، کیتی لین باغ بہاراں ھو

☆☆☆

ایہ دنیا رَن حیض پلیتی ، ہر گز پاک نہ تھیوے ھو
جیں فقر گھر دنیا ہووے ، لعنت تِس دے جِیوے ھو
حُبّ دنیا دی رب تھیں موڑے ویلے فِکر کچیوے ھو
سہ طلاق دُنیا نُوں دیئے ، جیکو سچ پچھیوے ھو

☆☆☆

ایمان سلامت ہر کوئی منگے ، عشق سلامت کوئی ھو
منگن ایمان شرماون ، عشقوں دِل نُوں غیرت ہوئی ھو
جس منزل نُوں عشق پُچاوے ، ایماں خبر نہ کوئی ھو
عشق سلامت رکھیں باھو ، دیاں ایمان دھروئی ھو

☆☆☆



ایہ تن میرا چشماں ہووے ، مرشد ویکھ نہ رجاں ھو
لُوں لُوں وے مُڈھ لکھ لکھ چشماں، ہک کھولاں ہک کجاں ھو
اَیتاں ڈِٹھیاں صبر نہ آوے ہور کِتے وَل بھجاں ھو
مرشِد دا دیدار ہے مینوں لکھ کروڑاں حجاں ھو

☆☆☆

اندر وِچ نماز اساڈی ہکسے جانیتوے ھو
نال قیام رُکوع سُجودے کر تکرار پڑھیوے ھو
ایہ دِل ہجر فراقوں سڑدا ، ایہ دم مرے نہ جیوے ھو
سچا راہ محمد ﷺ والا جس وِچ رب لبھیوے ھو

☆☆☆

اَکھیں سُرخ تے مُونہیں زردی ، ہر ولوں دِل آہیں ھو
مُہا مُہارُ خُوشبوئی والا پُوتہتا ، ونج کدائیں ھو
عشق مُشک نہ چھپے رَہندے ، ظاہر تھیں اُٹھائیں ھو
نام فقیر تنہاں دا باھُو ، جِن لامکانی جائیں ھو

☆☆☆



اندر کلمہ کُل کُل کردا ، عشق سکھائے کلماں ھو
چوداں طبق کلمے اندر ، چھڈ کتاباں عِلماں ھو
کانے کپ کپ قلم بناون ، لِکھ نہ سکّن قلماں ھو
کلمہ مینوں پیر پڑھایا ، ذرا نہ رہیاں اَلماں ھو

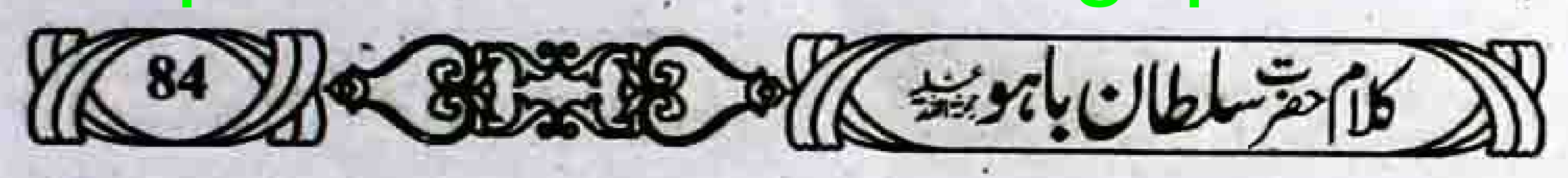
☆☆☆

ایہ تن ربّ سچے دا حُجرہ پا فقیرا جھاتی ھو
نہ کر مِنّت خواج خِضَر دی اندر تیں حیاتی ھو
شوق دا دِیوا بال اَنھیرے ، لبھی وست کھڑاتی ھو
مرن تھیں اَگے مر رہے جِہناں ، حق دی رمز پچھاتی ھو

☆☆☆

ایہ تن رب سچے دا حُجرہ ، کھڑیاں باغ بہاراں ھو
وِچے کوزے ، وِچ مُصلّے ، سجدے دیاں ہزاراں ھو
وِچّے کعبہ ، وِچے قبلہ ، اِلّا اللہ پُکاراں ھو
کامِل مرشد مِلیا باھو ، آپے لبھی ساراں ھو

☆☆☆



اوجھڑ جھل تے مارو بیلا جتھے جالن آئی ھو
جس کدھی نوں ڈھاہ ہمیشاں، اَج ڈھٹھی کل ڈھائی ھو
نَیں جِنہاں دے وہے سرھاندی، سُکھ نہ سَوندے راہی ھو
پانی، ریت جے ہون اکٹھے، بنّی نہ بجھدی کائی ھو

☆☆☆

آپ نہ طالب ہیں کہیں سے لوکاں طالب کردے ھو
چانوں کھیلیاں کردے سیپاں قہر توں ناہیں ڈردے ھو
عشق مجازی تِلکن بازی پیر اَوّلے دھردے ھو
اوہ شرمندے ہوسن باھُو، اندر روز حشر دے ھو

☆☆☆

اندر بھی ھو باہر بھی ھو، باھُو کِتھاں بھیوے ھو
سے ریاضت کر کراہاں خون جگر دا پیوے ھو
لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانش مند سویوے ھو
نام فقیر تہیدا باھُو قبر جناں دی جیوے ھو

☆☆☆



الف اللہ چنبے دی بوٹی من وچہ مرشد لاندا ھو
جس گت اتے سوہنا راضی اوہو گت سکھاندا ھو
ہر دم آپ اُٹھاندا سوہنا ، ہر دم آپ بہاندا ھو
آپ سمجھ سمجھیندا باھو ، آپ آپے بن جاندا ھو

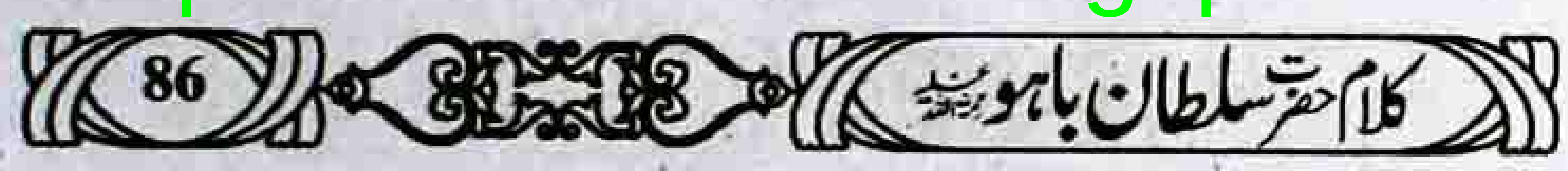
☆☆☆

باھو باغ بہاراں کھڑیاں ، نرگس ناز شرم دا ھو
دِل وِچ کعبہ صحی کیتو سے پاکوں پاک پَرم دا ھو
طالب طلب طواف تمامی حُبّ حضور حرم دا ھو
گیا حجاب تھیوسے حاجی بخشش راہ کرم دا ھو

☆☆☆

بے بغدادی کیا نشانی ، اُچیاں ملیاں چیڑاں ھو
تن من میرا پُرزے پُرزے، جیوں درزی دیاں لیراں ھو
لیراں دی گل کفنی پاساں ، رَلساں سنگ فقیراں ھو
شہر بغداد دے ٹکوے منگساں، کرساں ”میراں میراں“ ھو

☆☆☆



بے بغدادی ونج کراہاں ،. سودا نے رکتو سے ھو
رتی عقلاں دی کراہاں غم دا بھار گھدو سے ھو
بھار بھریرا منزل چوکھی اوڑک ونج پیتو سے ھو
ذات صفات صحی کتو سے فیر جمال لدھو سے ھو

☆☆☆

باجھ حضوری نہیں منظوری ، پڑھن بانگ صلاتاں ھو
روزے ، نفل ، نماز گزارن ، جاگن ساریاں راتاں ھو
باجھوں قلب حضور نہ ہووے ، کڈھن سے زکاتاں ھو
باجھ فنا ربّ حاصل ناہیں ، نہ تاثیر جماتاں ھو

☆☆☆

بے ادباں نہ سارا دب دی ، گئے ادب تھیں وانجے ھو
جیہڑے ہون مٹی دے بھانڈے ، کدیں نہ تھیون کانجے ھو
جیہڑے مڈھ قدیم دے کھیڑے کدیں ، نہ ہوندے رانجھے ھو
جیں حضور نہ منگیا باھو ، دوئیں جہانیں وانجے ھو

☆☆☆

بے بزرگی ویہن لُوھایئے کریے رَنج مُکالا ھو
"لا الٰہ" گل گہنا مڑھیا، مذہب کیہ لگدا سالا ھو
اِلّا اللہ گھر میرے آیا، آن اُٹھایا پالا ھو
اَساں پیالہ خِضروں پیتا، آب حیاتی والا ھو

☆☆☆

بے بسم اللہ اسم اللہ دا، ایہ بھی گہنا بھارا ھو
نال شفاعت سرورِ عالم، چھٹسی عالم سارا ھو
حدّوں ودّھ درود نبی ﷺ نوں جیندا ایڈ پیارا ھو
میں قربان تنہاں تھیں باھو، مِلیا نبی ﷺ سوہارا ھو

☆☆☆

بنھ چلایا طرف زمیں دے، عرشوں فرش ٹکایا ھو
گھر تھیں مِلیا دیس نکالا، لِکھیا جھولی پایا ھو
رَوہ نی دنیا، نہ کر جھیڑا، ساڈا دِل گھبرایا ھو
اِس پردیسی وطن دُوراڈا، دم دم اَلم سوایا ھو

☆☆☆



بے تے پڑھ کے فاضل ہوئے الف نہ پڑھیا کِتے ھو
جَیں پڑھیا تِس شَوہ نُوں لدھا جاں پڑھیا کُجھ تِسے ھو
چوڈاں طبق کرن رُشنائی ، اَنھیاں کُجھ نہ دِسّے ھو
باجھ وصال اللہ دے باھُو ، سبھ کہانے قصے ھو

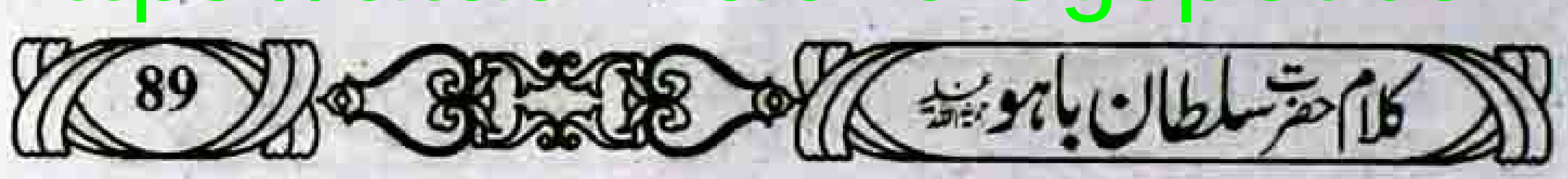
☆☆☆

بے بہتی میں او گنہاری ، لاج پئی گل اُس دے ھو
پڑھ پڑھ علم کرن تکبّر ، شیطاں جیسے اُتھ مُسدے ھو
لکھّاں نُوں بھو دوزخ والا ، ہک بہشتوں رُسدے ھو
عاشق دے گل چھری ہمیشہ ، یار دے اَگے کُسدے ھو

☆☆☆

پڑھ پڑھ علم رِجھاون لوکیں ، کیا ہویا اس پڑھیاں ھو
ہرگز مکھّن مُول نہ آوے پھٹے ، دُدھ دے کڑھیاں ھو
آکھ چندورا ہتھ کیہ آیا ایس انگوری پھڑیاں ھو
ہک دِل خستہ راضی رکھیں ، لکھیں عبادت وَرھیاں ھو

☆☆☆



پڑھ پڑھ حافظ کرن تکبّر ، مُلّاں کرن وڈائی ھو
گلیاں دے وِچ پھرن نمانے ، بغل کتاباں چائی ھو
جِتھے ویکھن چنگا چوکھا ، پڑھن کلام سوائی ھو
دوہیں جہانیں مُٹھے جِہاں کھادی ویچ کمائی ھو

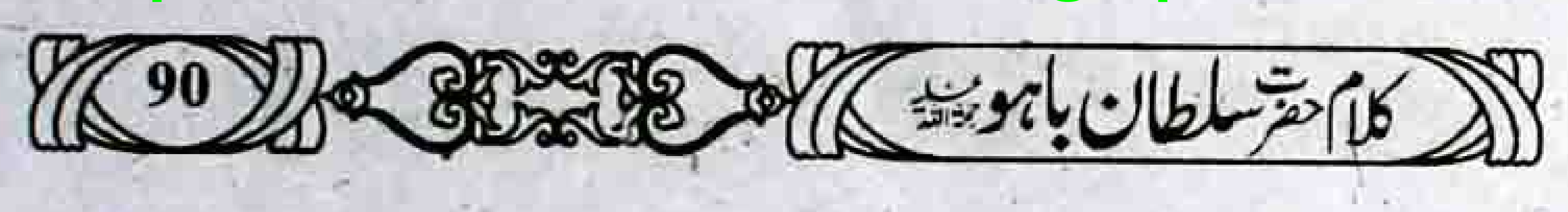
☆☆☆

پڑھ پڑھ علم شیخ سداون ، کرن عبادت دوہری ھو
اندر جھگی پئی لٹیوے ، تن من خبر نہ موری ھو
مَولا والی ، سدا سُکھالی ، دِل توں لاہ تکوری ھو
رب تنہاں نوں حاصل ، جنہاں جگ نہ کیتی چوری ھو

☆☆☆

پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوئے بھارے ھو
حرف اِک عشق دا پڑھ نہ ، جانن بھُلے پھرن وِچارے ھو
اِک نگاہ جے عاشق ویکھے ، لکھ ہزاراں تارے ھو
لکھ نگاہ جے عالم ویکھے کِسے کَدھے چاہڑے ھو
عشق عقل وِچ منزل بھاری سیّاں ، کوہاں دے پاڑے ھو
جنہاں عشق خرید نہ کیتا ، دوہیں جہانیں مارے ھو

☆☆☆



پڑھیا علم تے ودھی مغروری ، عقل بھی گیا تلوہاں ھو
بھُلاّ راہ ہدایت والا ، نفع نہ کیتا دوہاں ھو
سر دِتیاں جے سِر ہتھ آوے ، سودا ہار نہ توہاں ھو
وڑیں ہزار محبت والے ، رہبر لے کے سُوہاں ھو

☆☆☆

پاک پلیت نہ ہوندے توڑے رہندے وِچ پلیتی ھو
وحدت دے دریا اُچھلّے ، ہِک دل صحی نہ کیتی ھو
ہِک بُتخانے واصل ہوئے ، ہِک پڑھ پڑھ رہے مسیتی ھو
فاضِل چھوڑ فضیلت بیٹھے عشق نماز جاں نیتی ھو

☆☆☆

پیر مِلے تے پیڑ نے جاوے، نال اُس "پیر" کیہ دھرنا ھو
مرشِد مِلیاں رُشد نہ مَن نُوں ، اوہ مرشِد کیہ کرنا ھو
جس ہادی تھیں نہیں ہدایت ، اوہ ہادی کیہ پھڑنا ھو
سر دِتیاں حق حاصل ہووے ، مَوتوں مُول نہ ڈرنا ھو

☆☆☆

پاٹا دامن ہویا پُرانا ، کچرک سیوے درزی ھو
حال دا محرم کوئی نہ مِلیا ، جو مِلیا سو غرضی ھو
باجھ مُربی کسے نہ لدھی ، گجھی رمز اندر دی ھو
اوسے راہ وَل جایئے باھو ، جس تھیں خلقت ڈردی ھو

☆☆☆

پنج محل ، پنجاں وِچ چانن ، دیوا کِت وَل دھریے ھو
پنج مُہر ، پنج پٹواری ، حاصل کِت وَل بھریے ھو
پنج امام تے پنج قبلے ، سجدہ کِت وَل کریے ھو
جے صاحب سر منگے باھو ، ہرگز ڈِھل نہ کریے ھو

☆☆☆

ترک دنیاوی تائیں ہوسی ، جد فقر ملیسی خاصا ھو
تارکِ دنیا تاں ہوسی ، جد ہتھ پکڑیسی کاسا ھو
دریا وَحدت نوش کیتو سے ، اَجاں بھی جی پیاسا ھو
راہ فقر رَت ہنجھو روون ، لوکاں بھانے ہاسا ھو

☆☆☆



تُلّہ بنھ توکّل والا ھو ، مردانے تریے ھو
جس دُکھ تھیں سُکھ حاصل ہووے ، اُس تھیں مُول نہ ڈریے ھو
مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا آیاچت اوسے دل دھریے ھو
بے پرواہ درگاہ اوہ باھو ، رو رو حاصل بھریے ھو

☆☆☆

تن مَیں یار دا شہر بنایا ، دِل وِچ خاص محلّہ ھو
آن الٖہ دِل وسّوں کیتی ، ہوئی خوب تسلّہ ھو
سبھ کُجھ مَینوں پیا سُنیوے ، جو بولے اللہ ھو
دردمنداں ایہ رمز پچھاتی ، بے درداں سر کھلّہ ھو

☆☆☆

توڑے تنگ پُرانے ہوون ، گُجھے رہن نہ تازی ھو
مار نقارہ دِل وِچ وڑیا ، کھیڈ گیا اِک بازی ھو
مار دِلاں نُوں جول دِتو ، جدوں تکّے نَین نیازی ھو
اُنہاں نال کیہ تھیا ، جنہاں یار نہ رکھیا راضی ھو

☆☆☆



تسبیح دا تُوں کسبی ہویوں ، ماریں دم ولیاں ھو
دِل دا منکا ہک نہ پھیریں ، گل پائیں بنج وِیہاں ھو
دین گیاں گُل گھوٹو آوے ، لَین گیاں جُھٹ بِتّہیاں ھو
پتھر چِت جِہاں دا اوتھے ، ضائعا وَسنا مینہاں ھو

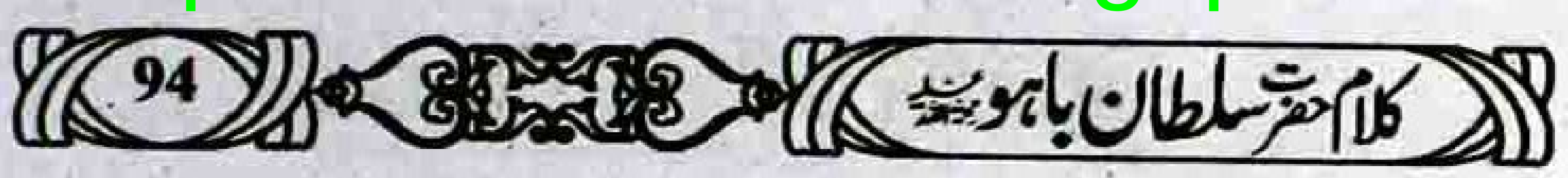
☆☆☆

تدوں فقر شتابی دا ، جان عشق وِچ ہارے ھو
عاشق شینہ ، نفس مُریّ ، جاں جاناں توں وارے ھو
خود نفسی چھڈ ہستی جھیڑے ، لاہ بِروں سبھ بھارے ھو
مویاں باجھ نہ حاصل تھیندا ، سَے سَے سانگ اُتارے ھو

☆☆☆

توں تاں جاگ نہ جاگ فقیرا ، لوڑین انت جگایا ھو
اَکھیں مِیٹیاں دِل نہ جاگے ، جاگے مطلب پایا ھو
ایہ نکتہ جد پختہ ، کیتا ظاہر آکھ سُنایا ھو
میں تاں بُھلّی وَیندی باھو ، مرشد راہ وِکھایا ھو

☆☆☆



توں تاں جاگ ناں جاگ فقیرا، نت نوں لوڑ جگایا ھو
اَکھیں میٹیاں ناں دل جاگے، جاگے مطلب پایا ھو
ایہہ نکتہ جد کیتا پختہ، ظاہر آکھ ستایا ھو
میں بھلی ویندی ساں باھوؒ، مرشد راہ دکھایا ھو

☆☆☆

ثابت صدق تے قدم اگیرے، تاہیں رب لبھیوے ھو
لُوں لُوں دے وِچ ذکر اللہ دا، ہر دَم پیا پڑھیوے ھو
ظاہر باطن عین عیانی، ھو ھو پیا سُنیوے ھو
نام فقیر تنہاں دا باھوؒ، قبر جنہاں دی جیوے ھو

☆☆☆

ثابت عشق تنہاں نیں لدّھا، ترٹی چوڑ کیتی ھو
ناں اوہ صوفی، ناں صافی، ناں سجدہ کرن مسیتی ھو
خالص نیل پرانے تے نہیں، چڑھدا رنگ مجیٹھی ھو
قاضی آن شرع دِل باھوؒ، عشق نماز نہ نیتی ھو

☆☆☆

جو دِل منگے ہووے ناہیں ، ہووَن رہیا پریرے ھو
دوست نہ دیوے دِل دا دارُو ، عشق نہ واگاں پھیرے ھو
اس میدان محبت دے وِچ مِلدے ، تا تِکھیرے ھو
میں قربان تِنہاں تُوں باھُو ، جِنھ رکھیا قدم اُگیرے ھو

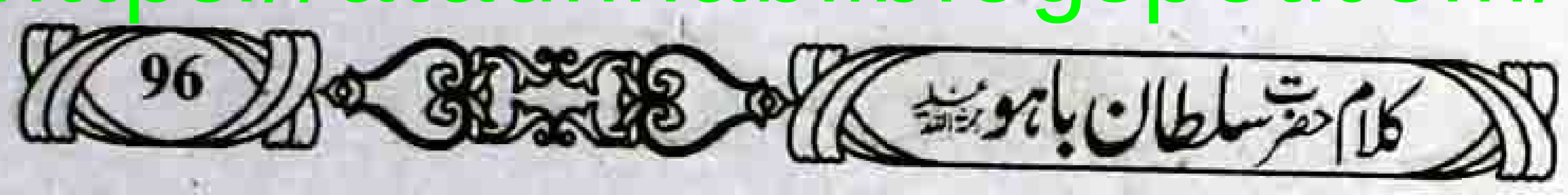
☆☆☆

جے تُوں چاہیں وحدت رب نل مَل ، مرشِد دیاں تلیاں ھو
مرشِد لطفوں کرے نظارہ ، گُل تھیون سبھ کلیاں ھو
اِنہاں وِچ اِک لالہ ہوسی ، گُل نازک گُل پھلیاں ھو
دوہیں جہانیں مُٹھے ، جِنہاں سنگ کیتا دو ولیاں ھو

☆☆☆

جیم ، جس اَلف مطالعہ کیتا ، بے ادب دا باب نہ پڑھدا ھو
چھوڑ صِفاتی ، لدھیوس ذاتی ، عامی دُور چا کردا ھو
نفس امارہ کُترا جانے ، ناز نیاز نہ دھردا ھو
کیا پرواہ تِنہاں نُوں ، جِنہاں گھاڑو لدّھا گھردا ھو

☆☆☆



جیں دِل عشق خرید نہ کیتا سو دِل سخت نبختی ھو
ازل اُستاد نے سبق پڑھایا ، ہتھ دِتس دِل تختی ھو
برسر آیاں دم نہ ماریں ، جاں آوے سرّ تختی ھو
پڑھ توحید ہو واصل باھو ، سبق پڑھیوے وقتی ھو

☆☆☆

جیں دِل عشق خرید نہ کیتا ، سو دِل درد نہ پھٹی ھو
جیں دِل عشق حضور نہ منگیا ، سو درگاہوں سٹی ھو
اُس دِل تھیں سنگ پتھر چنگے ، جس دِل غفلت اٹی ھو
ملیا دوست نہ اُنہاں جنہاں ، چوڑ نہ کیتی ترٹی ھو

☆☆☆

جیں دِل عشق خرید نہ کیتا ، سو دِل درد نہ جانے ھو
کھسرے خلقے ہر کوئی آکھے ، کوئی نہ کہے مردانے ھو
گلیاں وچ پھرن ہر ویلے ، ڈھور ڈنگر ویرانے ھو
مرد نمرد تے کھلسن تاں ، جد عاشق نھسن گانے ھو

☆☆☆

جنیں ڈِینہ دا مَیں در تَینڈے تے ، سجدہ صحی جا کیتا ھو
اُس ڈِینہ دا سِر فِدا اُٹھائیں ، بیا دربار نہ لیتا ھو
سِر دِیون سِر آکھن ناہیں ، شوق پیالہ پیتا ھو
میں قربان تنہاں توں ، جِنہاں عشق سلامت کیتا ھو

☆☆☆

جو پاکی بن عشق ماہی ، سو پاکی اِک جان پلیتی ھو
ہِک بُتخانیں واصل ہوئے ، اِک خالی رہے مسیتی ھو
عشق دی بازی تنہاں لئی ، جِنہاں سریوں ڈِھل نہ کیتی ھو
ہرگز دوست نہ مِلیا جس نے ، تَرٹی چوڑ نہ کیتی ھو

☆☆☆

جو دم غافل سو دم کافر ، مرشِد ایہ پڑھایا ھو
سُنیا سخن گیاں کُھل اَکھیں ، چت مَولا وَل لایا ھو
کیتی جان حوالے رب دے ، ایسا عشق کمایا ھو
مرن تھیں اَگے مر گئے باھو ، تاں مطلب نُوں پایا ھو

☆☆☆

جتھے رتی عشق وِکے ، اُتھ مُول ایمان نہ ڈھیوے ھو
کُتب کتاباں ، وِرد وظیفے ، اُوتر چا کچیوے ھو
باجھوں مرشِد کجھ نہ حاصل ، راتیں جاگ پڑھیوے ھو
مریئے مرن تھیں اَگے باھو ، تاں رب حاصل تھیوے ھو

☆☆☆

جنگل دے وِچ شیر مریلا ، باز پوے وِچ گھر دے ھو
عشق جیہا صرّاف نہ کوئی ، کھوٹ نہ چھڈے زردے ھو
عاشق نیندر بھکھ نہ کوئی ، عاشق مُول نہ مردے ھو
عاشق سوئے جیندے جیہڑے ، ربّ اَگے سر دھردے ھو

☆☆☆

جنہاں عشق حقیقی پایا ، مونہوں نہ الاوّن ھو
ذکر فکر وِچ رہن ہمیشاں ، دم نُوں قید لگاون ھو
نفسی قلبی رُوحی سرّی ، اَخفی خفی کماون ھو
میں قربان تنہاں تُوں ، جیہڑے ہکس نگر ھواوّن ھو

☆☆☆

جیندے کیہ جانن سار مویاں دی ، سو جانے جو مردا ھو
قبراں دے وِچ اَنّ نہ پانی ، خرچ لوڑیندا گھردا ھو
اِک وِچھوڑا ماں پیو بھائیاں ، بیا عذاب قبر دا ھو
واہ نصیبہ اوہندا جیہڑا ، وِچ حیاتی مردا ھو

☆☆☆

جیونداں مر رہنا ہے تاں ، ویس فقیراں بہیئے ھو
جے کوئی سُٹے گدڑ کوڑا ، وانگ اُروڑی رہیئے ھو
جے کوئی دیوے گالہاں مہے ، اُس نُوں جی جی کہیئے ھو
گِلہ اُلاہماں بھنڈی جواری ، یار دے پاروں سہیئے ھو
قادر دے ہتھ ڈور اساڈی ، جیُوں رکھے تیوں رہیئے ھو

☆☆☆

جے رب نہاتیاں دھوتیاں مِلدا ، مِلدا ڈڈواں مچھیاں ھو
جے رب مِلدا مون مُنایاں ، مِلدا بھیڈاں سسیاں ھو
جے رب جتیاں ستیاں مِلدا ، مِلدا ڈانڈاں خصیاں ھو
رب اُنہاں نُوں مِلدا باھو ، نیتاں جِنہاں اچھیاں ھو

☆☆☆

جنہاں شوہ اَلف تھیں پایا ، اوہ قرآن نہ پڑھدے ھو
مارن دم محبت والا ، دُور ہویو نیں پردے ھو
دوزخ بہشت غلام تنہاں دے ، چا کیتے نیں بردے ھو
میں قربان تنہاں دے جیہڑے ، وحدت دے وِچ وڑدے ھو

☆☆☆

جے کر دین عِلم وچہ ہوندا ، سر نیزے کیوں چڑھدے ھو
اٹھاراں ہزار جو عالم آہا اُگے ، حسین دے مردے ھو
جے مُلا حظہ سرور کردے ، تاں خیمے کیوں سڑدے ھو
جیکر مَن دے بیعت رسولی پانی ، کیوں بند کردے ھو
صادق دین تنہاں دے باھو ، جو سر قرباں کردے ھو

☆☆☆

جد دا مرشد کاسہ دِتڑا تد دی بے پرواہی ھو
کیہ ہویا جے راتیں جاگے ، مرشِد جاگ نہ لائی ھو
راتیں کریں عبادت دینہہ ، ہتدیا کریں پرائی ھو
کوڑا تخت ہے دنیا باھو ، فقر سچی پتشاہی ھو

☆☆☆



جب لگ خودی کریں خود نفسوں تب لگ رب نہ پاویں ھو
شرط فنا نُوں جانیں ناہیں ، اسم فقیر رکھاویں ھو
موے باجھ نہ سوہندی الفی ، اَیویں گل وِچ پاویں ھو
نام فقیر تداں ہی سوہندا ، جے جیوندا مر جایوں ھو

☆☆☆

جُل جلیندے جنگل بھوندے ، ہِکّا گل نہ پکّی ھو
چلیے مکّے حجّ گزارن ، دِل دی دَوڑ نہ ڈکّی ھو
تریہے روزے ، پنج نمازاں ، ایہ بھی پڑھ پڑھ تھکّی ھو
سبھے مُراداں حاصل ہوئیاں ، نظر مہر دی تکّی ھو

☆☆☆

جاں جاں ذات نہ تھیوے باھوؔ، تاں کم ذات سِدیوے ھو
ذاتی نال صفاتی ناہیں ، تاں تاں حق لبھیوے ھو
اندر بھی ھو ، باہر بھی ھو ، باھوؔ کتھے لبھیوے ھو
جس اندر حُب دنیا باھوؔ ، اُوہ فقیر نہ تھیوے ھو

☆☆☆

جس دِل اسم اللہ دا چمکے ، عشق بھی کردا ہلّے ھو
بھا کستوری چھیدے ناہیں ، وے رکھیئے سے پلّے ھو
انگلیں پچھے دیہہ ناہیں چھپدے ، دریا ہندے ٹھلّے ھو
اَسیں اوسے وِچ اوہ وِچ باھو ، یاراں یار سوتے ھو

☆☆☆

چڑھ چناں توں کر رُشنائی ، ذِکر کریندے تارے ھو
گلیاں دے وِچ پھرن نمانے ، لالاں دے ونجارے ھو
شالا کوئی نہ تھیئے مسافر ، ککھ جِنہاں توں بھارے ھو
تاڑی مار اُڈا نہ سانوں اَسیں آپے اُڈنہارے ھو

☆☆☆

چڑھ چناں توں کر رُشنائی ، کیہ جانا اے تیرا ھو
تیرے جیے چن چڑھدے بھانویں ، بجناں باجھ ہنیرا ھو
جتھے چن اساڈا اُتھے ، قدر نہیں کُجھ تیرا ھو
جس دے کارن جنم گوایا یار ، ملے اِک پھیرا ھو

☆☆☆

حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبّر ، مُلّاں کرن وڈائی ھو
ساوَن ماہ دے بدّلاں وانگوں ، پھرن کِتاباں چائی ھو
جِتھے ویکھن چنگا چوکھا ، پڑھن کلام سوائی ھو
دوئیں جہانیں مُٹھے جِنہاں کھادی ، ویچ کمائی ھو

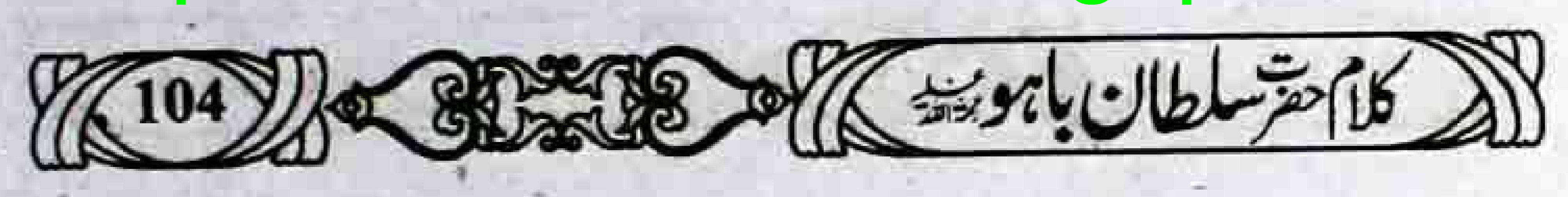
☆☆☆

خام کیہ جانن سار فقر دی محرم ، ناہیں دِل دے ھو
آب مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی ، بھانڈے گِل دے ھو
قدر کیہ جانن لال جواہر ، جو سوداگر بِل دے ھو
سو ایمان سلامت وَیسن ، جو بھج فقراں مِلدے ھو

☆☆☆

دِل دریا سمندروں ڈونگھے ، کَون دِلاں دِیاں جانے ھو
وِچے بیڑے ، وِچے جھیڑے ، وِچے وَنجھ مُہانے ھو
چوداں طبق دِلے دے اندر ، تنبُو وانگ گانے ھو
جوئی دِل دا محرم ہووے ، سوئی رب پچھانے ھو

☆☆☆



دِل دریا سمندروں ڈونگھا ، غوطہ مار غواصی ھو
جَیں دریا وَنج نوش نہ کیتا ، رہسی جان پیاسی ھو
ہر دم نال اللہ دے رکھن ، ذکر فکر دے آسی ھو
اُس مرشد تھیں زن بہتر ، جو پھند فریب لباسی ھو

☆☆☆

دِل دریا خواجہ دیاں ، لہراں گھمن گھر ہزاراں ھو
رہن دلیلاں وِچہ فکر دے ، بے حد بے شماراں ھو
پردیسی نال نیوں گھایا ، بے سمجھی دِیاں ماراں ھو
ہسّن کھیڈن بھلیا باھو ، جد عشق چنگھاریاں دھاراں ھو

☆☆☆

دال ، دِلاں وِچ دِل جو آکھیں ، سو دِل دُور دلیلاں ھو
دِل دا دُورا گوہاں کیجے ، کثرت کنُوں قلیوں ھو
قلب کمال جمالوں ، جسموں جوہر ، جاہ جلیلوں ھو
قبلہَ قلب منور ہویا ، خلوت خاص خلیلوں ھو

☆☆☆

دِل کالے تُوں مُکالا چنگا ، جے کوئی اِس نُوں جانے ھو
منہ کالا دِل اچھا ہووے ، تاں دِل یار پچھانے ھو
ایہ دِل یار دے پچھے ہوئے تاں ، یار وی کدی پچھانے ھو
عالم چھوڑ مسیتاں نٹھے ، جَد لگے نین ٹکانے ھو

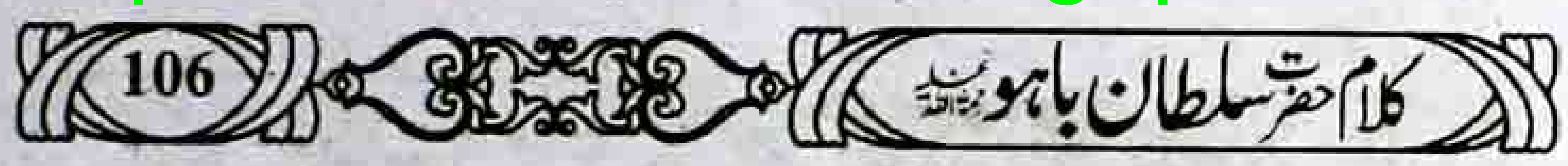
☆☆☆

دِل تے دفتر وحدت والا دائم کریں مطالعیا ھو
ساری عمراں پڑھدیاں گزری ، جھلاں دے وِچ جالیا ھو
اِکو اسم اللہ دا رکھیں ، ایہو سبق کما لیا ھو
دوئیں جہان غلام تِنہاں دے ، جِنّیں دِل ربّ سنبھالیا ھو

☆☆☆

درد اندر دا اندر ساڑے ، باہر کراں تاں گھائل ھو
حال اَساڈا کیویں جانن ، جو دنیا تے مائل ھو
بحر سمندر عشقے والا ، ہر دم رہندا حائل ھو
پہنچ حضور اَسان نہیں ، اَساں نام ترے دے سائل ھو

☆☆☆



دردمنداں دے دھوئیں ڈھکھدے ، ڈردا کوئی نہ سیکے ھو
انھہ دُھوئیاں دے تاتکھیرے ، محرم ہوئے تاں سیکے ھو
چھک شمشیر کھلا سِر اُتّھے ، ترس پَوس تاں تھیکے ھو
سَر پر سَوہرے ونجناں کڑیئے ، سدا نہ رہنا پیکے ھو

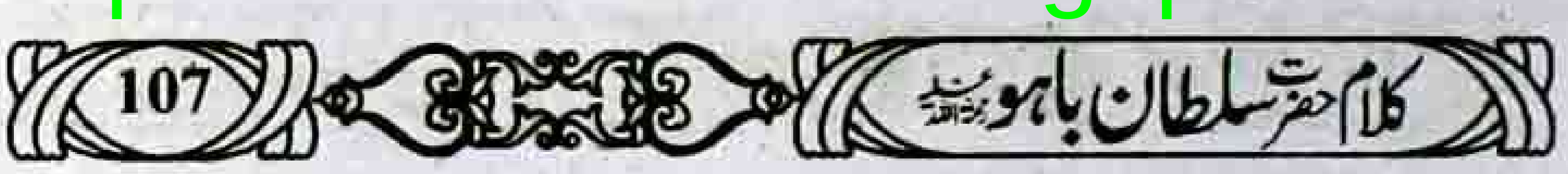
☆☆☆

دردمنداں دا خون جو پیندا ، برہوں باز مریلا ھو
چھاتی دے وِچ کیتُس ڈیرا ، شیر بیٹھا مَل بیلا ھو
ہاتھی مست سندھوری وانگوں ، کردا پیلا پیلا ھو
پیلے دا وسواس نہ کیجئے ، پیلے باجھ نہ میلا ھو

☆☆☆

دین تے دنیا سکیاں بھیناں ، عقل نہیں سمجھیندا ھو
دونویں وِچ نکاح ہکّی دے ، شرع نہیں فرمیندا ھو
جویں اَگ تے پانی تھاں ، اِک واسا نہیں کریندا ھو
دوئیں جہانیں مُٹھا جیہڑا ، دعویٰ کوڑ کریندا ھو

☆☆☆



دُنیا گھار منافق دے یا گھر کافر دے سوہندی ھو
نقش نگار کرے جیوں کردی عورت سوہنے منہ دی ھو
بجلی وانگ کرے لشکارے ، سرِ دے اُتوں جھوندی ھو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام دی سِل وانگوں ، وِیہندیاں راہ کوہیندی ھو

☆☆☆

دنیا ڈھونڈن والے کُتے ، در در پھرن حیرانی ھو
ہڈی اُتے ہوڑ تنہاں دی ، لڑدیاں عمر وِہانی ھو
عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن ، پیون لوڑن پانی ھو
باجھوں ذِکر ربّے دے باھو ، کُوڑی رام کہانی ھو

☆☆☆

دُودھ تے دہی ہر کوئی رڑکے ، عاشق بھارڑکیندے ھو
تن چٹورا من مدھانی ، آہیں۔ نال ہلیندے ھو
دکھاں دا نیترا ، کڈھے لِسکارے ، غماں دا پانی پیندے ھو
نام فقیر تنہاں دا باھو ، جیہڑے ہڈاں توں مکھن کڈھیندے ھو

☆☆☆



دردمنداں دِیاں آہیں کولوں ، پتھر پہاڑ دے جھڑدے ھو
دردمنداں دِیاں آہیں توں ، بھج مانگ زمیں وِچ وڑدے ھو
دردمنداں دِیاں آہیں توں اَسمانوں تارے جھڑدے ھو
دردمنداں دِیاں آہیں کولوں ، عاشق مُول نہ ڈردے ھو

☆☆☆

دال ، دلیلاں چھوڑ وجودوں ہو ہُشیار فقیرا ھو
نبھ توکل پنچھی اُڈدے ، پلّے خرچ نہ زیرا ھو
روزی روز اُڈ کھان ہمیشہ ، نہ کردے نال ذخیرا ھو
مولا رزق پہچاوے باھُو ، جو پتھر وِچ کیڑا ھو

☆☆☆

دِل بازار تے منہ دروازہ ، سینہ شہر ڈسیندا ھو
روح سوداگر ، نفس ہے رہزن ، حق دا راہ مریندا ھو
جاں توڑی ایہہ نفس نہ ماریں ، تاں ایہہ وقت کھڑیندا ھو
کردا ضائع ویلا باھُو ، جاں نوں تاک مریندا ھو

☆☆☆



ذاتے نال نہ ذاتی رلیا، سو کم ذات سِدیوے ھو
نفس کُتے نُوں تھم کراہاں، قیما قیم کچیوے ھو
ذات صفاتوں بِھنا آوے، ذاتی شوق نہ پیوے ھو
نام فقیر تِنہاں دا باھُو، قبر جِنہاں دی جیوے ھو

☆☆☆

ذِکر فِکر سب اُرے اُریرے جان فِدا نہ فانی ھو
فِدا فانی تِنہاں نُوں حاصل جو وسّن لامکانی ھو
فِدا فانی ہَمن اوہی جِنہاں چکھی عِشق دی کانی ھو
دوہیں جہانیں تِنہاں دے مُٹھے یار نہ مِلیا جانی ھو

☆☆☆

ذِکر کنُوں کر فکر ہمیشہ ایہہ تِکھا تلواروں ھو
کڈھن آہیں، جان جَلاون، فِکر کرن اِسراروں ھو
فِکر دا پھٹیا کوئی نہ جِیوے، چِٹے مُڈھ پہاڑوں ھو
حق دا کلمہ آکھیں باھُو، بچیں فخر دی ماروں ھو

☆☆☆

راہ فقر دا پرے پریرے ، اوڑک کوئی نہ دِسّے ھو
نہ اُتھ علم ، نہ پڑھن پڑھاون ، نہ اُتھ مسلے قصّے ھو
ایہہ دنیا ہے بت پرستی ، مت کوئی اِس تے وِسّے ھو
موت فقیری جِیں سِر آوے ، مَعلم تھیوے تِسّے ھو

☆☆☆

راتیں رتّی نیند نہ آوے ، دِینہاں رہے حیرانی ھو
عارف دی گل عارف جانے ، کیا جانے نفسانی ھو
کریں عبادت پچھوتاسیں ، ضائعا گئی جوانی ھو
حق اُنہاں نُوں حاصل ، مِلیا پیر جیلانی ھو

☆☆☆

راتیں نَین رت ہنجھو روون ، دینہاں غمزہ غم دا ھو
پڑھ توحید گیا تن اندر ، سُکھ آرام نہ سمدا ھو
سِر سُولی تے چا ٹنگیوِ نیں ، ایہا راز پرم دا ھو
سِدّھا ہو کوہیوے باھُو ، قطرہ رہے نہ غم دا ھو

☆☆☆

رات اندھیری کالی دے وِچ ، عشق چراغ جلاندا ھو
جَیندی سِک کنوں ، دِل نیوے توڑے نہیں سناندا ھو
اوجھڑ جھل تے مارُو بیلے ، دم دم خوف شِہنیاں دا ھو
تھل جل جنگل گئے جھگیندے ، کامل نینہ جِنہاں دا ھو

☆☆☆

رے ، رحمت اُس گھر وِچ وَسّے ، جتھے بلدے دِیوے ھو
عشق ہوائی چڑھ گئی فلکیں ، کِتھے جہاز گھتیوے ھو
عقل فکر دی بیڑی نُوں ، چا پہلے پُور بُڑیوے ھو
ہر جا جانی وَسّے باھو ، جِت وَل نظر کچیوے ھو

☆☆☆

روزے ، نفل ، نمازاں ، تقویٰ ، سبھو کم حیرانی ھو
انہیں گلّیں رب حاصل ناہیں ، خود خِوانی خود رانی ھو
قدیم ہمیش جلیندا ملیو ، سو یار نہ جانی ھو
وِرد وظیفے چھٹ رہسی جد ، باھو ہوسی فانی ھو

☆☆☆

زے زبانی ہر کوئی پڑھدا ، دِل دا کلمہ کوئی ھو
جتھے کلمہ دِل دا پڑھیے، مِلے زبان نہ ڈھوئی ھو
دِل دا کلمہ عارِف پڑھدے ، جانے کیا گلوئی ھو
کلمہ مینوں پیر پڑھایا ، سدا سہاگن ہوئی ھو

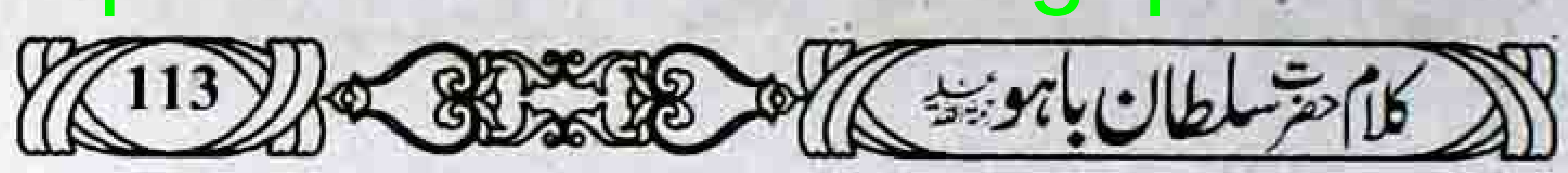
☆☆☆

زاہد زہد کماندے تھکّے ، روزے ، نفل ، نمازاں ھو
عاشق غرق ہوئے وِچ وحدت ، نال محبت رازاں ھو
مکھی شہد وِچ قید ہوئی ، کیہ اُڈسی نال شہبازاں ھو
جِہناں مجلس نال نبی ، اوہ صاحب راز نیازاں ھو

☆☆☆

سبق صفائی سوئی پڑھدے ، جو وَت ہے نیں ذاتی ھو
علموں علم اُنہاں نُوں ہویا ، اصلی تے ثباتی ھو
نال محبت نفس کٹھونیں ، کڈھ قضا دی کاتی ھو
بہرہ خاص اُنہاں نُوں ، جِہناں لدّھا آب حیاتی ھو

☆☆☆



سوز کنوں تن سڑیا سارا ، دُکھاں ڈیرے لائے ھو
کوئل وانگ کوکیندی وتاں ، مولا مینہ ورسائے ھو
بول پپیہا رُت ساون آئی ، ونجے نہ وِن اضائعے ھو
ثابت صدق تے قدم اگوہاں ، ایہ گل یار مِلائے ھو

☆☆☆

ئے روزے ، ئے نفل نمازاں ، ئے سجدے کر تھکے ھو
مکّے حج گئے ئے واری ، دِل دی دوڑ نہ مکے ھو
چلّے چلیئے جنگل بھونا ، اِس گل تھیں نہ پکے ھو
سب مطلب ہو جاندے حاصل ، پیر نظِر اِک تکّے ھو

☆☆☆

سن فریاد پیراں دیا پیرا ، عرض سنیں گن دھر کے ھو
بیڑا اڑیا وِچ کپراں ، جتھ مچھ نہ بہندے ڈر کے ھو
شاہ جیلاں محبوبِ سبحانی ، خبر لیو جھٹ کر کے ھو
پیر جہاں دا میراں اوہی ، کدھی لگدے تر کے ھو

☆☆☆

سُن فریاد پیراں دا پیرا ، آکھ سُناواں کہینُوں ھو
تَیں جیہا مَینوں ہور نہ کوئی ، میں جہیاں لکھّاں تَیتوں ھو
پھول نہ کاغذ بدیاں والے ، وَرتوں دَھک نہ مَینوں ھو
مَیں وِچ ایڈ گُنہ نہ ہُندے توں بخشاندا کیہنُوں ھو

☆☆☆

سَے ہزار تنہاں توں صدقے ، جو بولن نہ پھکّا ھو
لکّھ ہزار تنہاں توں صدقے گلّ کردے جو ہتّکا ھو
لکّھ کروڑ تِنہاں توں صدقے ، نفس رکھن جھکّا ھو
نیل پدم تِنہاں توں صدقے ، سون سداون سُکّا ھو

☆☆☆

سب تعریف کویشر کردے ، کارن در بحر دے ھو
شش فلک تے شش زیناں ، شش پانی اتے تر دے ھو
چھیاں حرفاندے سخن اٹھاراں ، دو دو معنیٰ دھر دے ھو
حق پچھانیوں ناہیں باھوؔ ، پہلے حرف سطر دے ھو

☆☆☆

سینے وِچ مقام ہے کہندا ، مرشِد گل سمجھائی ھو
ایہو ساہ جو آوے جاوے ، جاوے ہر نہیں شے کائی ھو
اِس نُوں اسم الاعظم آکھن ، ایہو سِرّ الٰہی ھو
ایہو موت حیاتی باھُو ، ایہو بھیت الٰہی ھو

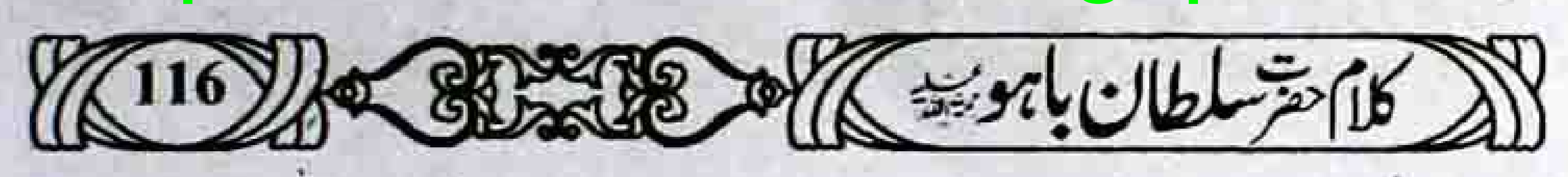
☆☆☆

شور شہر تے رحمت وَسّے ، جِتّھاں باھُو جالے ھو
باغبان دے بُوٹے وانگوں ، طالب نِت سنبھالے ھو
نال نظارے رحمت والے ، کھڑے حضوری ماپے ھو
نام فقیر تنہاں دا ، جو گھر بیٹھے یار وِکھالے ھو

☆☆☆

شرع دے دروازے اُچّے ، راہ فقر دی موری ھو
عالم فاضل دین نہ لنگھن ، جو لنگھے سو چوری ھو
پُٹ پُٹ اِٹاں وٹے ، مارن دردمنداں دی کھوری ھو
راز ماہی دا جانن عاشق ، کیہ جانے لوک اتھوری ھو

☆☆☆



صفت ثناہیں مُول نہ پڑھدے ، جو پُہتے وِچ ذاتی ھو
علم عمل اُنہاں وِچ ہووے ، اصلی تے ثباتی ھو
نال محبت نفس کُٹھونیں ، گھِن رضا دی کاتی ھو
چوداں طبق دِلے وِچ باھو پا اندر دی جھاتی ھو

☆☆☆

صورت نفس امارے دی ، کوئی کُتا گلّر کالا ھو
رُکھی سُکّی کھاندا ناہیں ، منگّے چرب نِوالا ھو
کھبّے پاسوں اندر بیٹھا ، دِل دے نال سنبھالا ھو
ایہ بد تخت ہے بھکّھا باھو ، اللہ کری ٹالا ھو

☆☆☆

ضاد ، ضروری نفس کُتّے نُوں ، قہا فہم کچیوے ھو
نال محبت ذِکر اللہ دا ، دم دم پیا پڑھیوے ھو
ذکر کنوں رب حاصل تھیندا ، ذاتو ذات دسیوے ھو
دوہیں جہان غلام تنہاں دے ، جنہاں ذات لبھیوے ھو

☆☆☆

طالب غوث الاعظم والے، کدے نہ ہوون ماندے ھو
جیں دے اندر عشق دی رتّی، رہن سدا کُرلاندے ھو
جینوں شوق مِلن دا ہووے، لَے خوشیاں نت آندے ھو
دوئیں جہان حبیب تنہاں، جو ذاتی اسم کماندے ھو

☆☆☆

طالب بن کے طالب ہوویں، اوسے نُوں پیا گل نویں ھو
لڑ سچے ہادی دا پھڑ کے، اوہو تُوں ہو جانویں ھو
کلمے دا تُوں ذکر کماویں، کلمے نال نہانویں ھو
اللہ تینُوں پاک کرے، جے ذاتی اسم کماویں ھو

☆☆☆

ظاہر دیکھاں جانی تائیں، نالے اندر سینے ھو
برہوں ماری پھِراں، میں تے ہسّن لوک نیّنے ھو
دِل دے وِچّوں مَیں شوہ پایا، لوکیں جان مدینے ھو
کہے فقیر میراں دا باھو، اندر دِلاں خزینے ھو

☆☆☆

علموں باجھ جو کرے فقیری کافر مرے دیوانہ ھو
سَے ورھیاں دی کرے عبادت ، اللہ کھنوں بیگانہ ھو
غفلت کنوں نہ کھلسن پردے ، دل جاہل بُتخانہ ھو
میں قربان تنہاں توں ، جِنہاں مِلیا یار یگانہ ھو

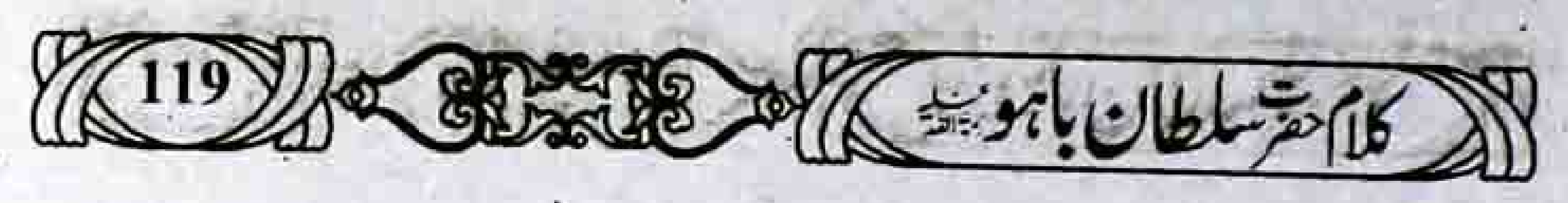
☆☆☆

عقل فکر دی جا نہ کوئی ، وحدت سِرّ سُبحانی ھو
نہ اُتھ مُلّاں پنڈت جوشی ، نہ اُتھ علم قرآنی ھو
جد احمد ﷺ احد وکھالی دِتا ، تاں کُل ہوئے فانی ھو
علم تمام کیتو نیں حاصل ، ٹھپ کتاب آسمانی ھو

☆☆☆

عشق مؤذن دِتیاں بانگاں ، کنّیں واز پیوسے ھو
خون جگر دا کڈھ کراہان ، وضو پاک سزیوسے ھو
سن تکبیر فنائے والی ، مرن محال تھیوسے ھو
پڑھ تکبیر تھیوسے واصل ، تاہیں شکر کیتوسے ھو

☆☆☆



عاشق پڑھن نماز پرم دی ، جَیں وِچ حرف نہ کوئی ھو
جیہا کیہا نیت نہ سکے ، درد مندے دِل ڈھوئی ھو
اکھاں نیرے تے خون جگر دا ، وضو پاک سزوئی ھو
جیبھ ہلّے ہونٹھ نہ پھڑکن ، خاص نمازی سوئی ھو

☆☆☆

عاشق ہوتے عشق کما ، دِل رکھیں وانگ پہاڑاں ھو
ئے ئے بدیاں ، لکھ اُلامبے ، جانیں باغ بہاراں ھو
چا سُولی منصور دِتا ، جو واقف کل اسراروں ھو
سجدیوں سر نہ چایئے ، توڑے کافر کہن ہزاراں ھو

☆☆☆

عاشق عشق ماہی دے کولوں ، کدی نہ تھیون واندے ھو
نیند حرام تنہاں تے جیہڑے ، ذاتی اسم کماندے ھو
ہک پل مُول آرام نہ آئے ، رات دِنے کُرلاندے ھو
جنہاں الف صحیح کر پڑھیا ، واہ نصیب تنہاں دے ھو

☆☆☆

عاشق عشق ماہی دے کولوں ، پھرن ہمیشہ کھیوے ھو
جس جیندے جان ماہی وِتّی ، دوئیں جہاں جیوے ھو
شمع چراغ جِتھاں دِل روشن ، اوہ کیوں بالن دِیوے ھو
عقل فکر دی پہنچ نہ اوتھے ، فانی فہم کچیوے ھو

☆☆☆

عاشق دا دِل موم برابر ، معشوقاں دِل کالے ھو
طمعہ دے کے ٹُر ٹُر تکّے ، جیوں بازاں دے چالے ھو
باز وِچارہ کیونکر اُڈّے ، پَیریں پئے دوالے ھو
جَیں دِل عشق خرید نہ کیتا ، گیا جہانوں خالی ھو

☆☆☆

عاشقاں ہِکو وضو جو کیتا ، روز قیامت تائیں ھو
وِچ نماز رکوع سجودے ، رَہندے سنجھ صباحیں ھو
اِتھے اوتھے دوئیں جہانیں ، سبھ فقر دِیاں جائیں ھو
عرشاں تو ںے منزل اَگے ، پیا کم تناہیں ھو

☆☆☆

عشق دی بازی ہر جا کھیڈی ، شاہ گدا سلطاناں ھو
عالم ، فاضل ، عاقل ، دانے کردا ، چا حیراناں ھو
تنبُو ٹھوک لتھا وِچ دل دے ، لائیس خلوت خانہ ھو
عشق امیر فقیر منیندے ، جانے لوک بیگانہ ھو

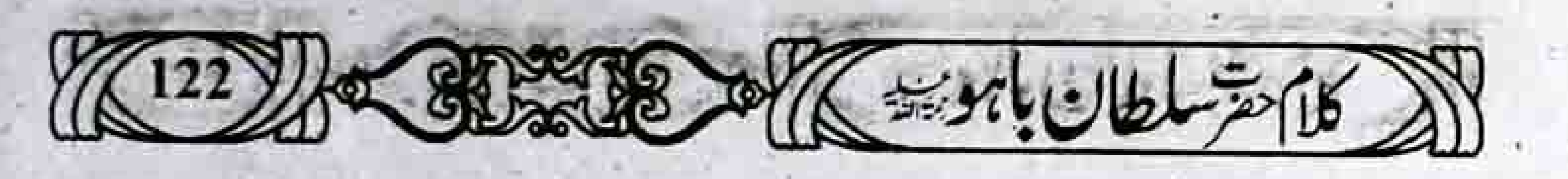
☆☆☆

عشق محبت دریا دے وِچ ، مردانہ تریے ھو
جتھے پَون غضب دِیاں لہراں ، قدم اُٹھائیں دھریئے ھو
اوجھڑ جھنگ بلائیں ، بیلے ویکھ ویکھ نہ ڈریئے ھو
فقیر تداہیں تھیندا ، جد وِچ طلب دے مریئے ھو

☆☆☆

عشق اَساں نوں لِسیاں ھو ، جاتا لتھا مل مُہاڑی ھو
نہ سَووِیں نہ سوون دیوے ، جیویں بال رِہاڑی ھو
پوہ ماگھیں خربوزے منگے ، مَیں کِت لیساں واڑی ھو
عقل فکر دِیاں بھل گھیاں ، جد عشق وجائی تاڑی ھو

☆☆☆



عشق جنہاں دے ہڈیں رچیا، رہن اوہ چپ چپاتے ھو
لوں لوں وچ لکھ زباناں کرن، اوہ گنگی باتے ھو
کردے وضو اسم دا جیہڑے، دریا وحدت نہاتے ھو
تدوں قبول نمازاں ہوئی، جد یاراں یار پچھاتے ھو

☆☆☆

عاشق سوئی حقیقی جیہڑا، قتل معشوق دے منے ھو
عشق نہ چھوڑے، مکھ نہ موڑے، سے تلواروں کھنے ھو
جت ول ویکھے راز ماہی دا، لگے اوسے بنے ھو
سچا عشق حسین رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ، سر دیوے راز نہ بھنے ھو

☆☆☆

عشق سمندر چڑھیا فلکیں، کت ول جہاز گھتیوے ھو
عقل فکر دی ڈونڈی نوں، چا پہلے پور بوڑیوے ھو
کڑکن کپر، پون لہراں، جد وحدت وچ وڑیوے ھو
جس مرنے تھیں خلقت وڑدی، عاشق مرے تاں جیوے ھو

☆☆☆

عشق دی بھاہ ، ہڈاں دا بالن ، عاشق بہ سکیندے ھو
گھت کے جان جگر وِچ آرہ ، ویکھ کباب تلیندے ھو
سرگردان پھرن ہر ویلے ، خُون جگر دا پیندے ھو
ہوئے ہزاراں عاشق باھو ، پر عشق نصیب کہیں دے ھو

☆☆☆

عشق ماہی دے لایاں اگیں ، ایہ لگیاں کون بجھاوے ھو
میں کیہ جاناں ذات عشق ، جیہڑا در ور چا جھکاوے ھو
نہ سوویں نہ سوون دیوے ، سُتیاں آن جگاوے ھو
میں قربان تنہاں دے جیہڑا ، وِچھڑے یار ملاوے ھو

☆☆☆

عشق دی گل اَوتی ، جیہڑا شرع تھیں دور ہٹاوے ھو
قاضی چھوڑ قضائیں جاوَن ، عشق طمانچہ لاوے ھو
لوک اِیانے متیں دیون ، عاشق مَت نہ بھاوے ھو
مُڑن محال تنہاں نُوں ، جِنہاں صاحب آپ بلاوے ھو

☆☆☆

عاشق شوہدے دِل کھڑایا ، آپ وی نالے کھڑیا ھو
کھڑیا کھڑیا ولیا ناہیں ، سنگ میویاں رلیا ھو
عقل فکر دِیاں سب بھل گئیاں ، عشقے نال جاں مِلیا ھو
میں قربان تنہاں تھیں ، جنیں وِچ عشق جوانی پڑھیا ھو

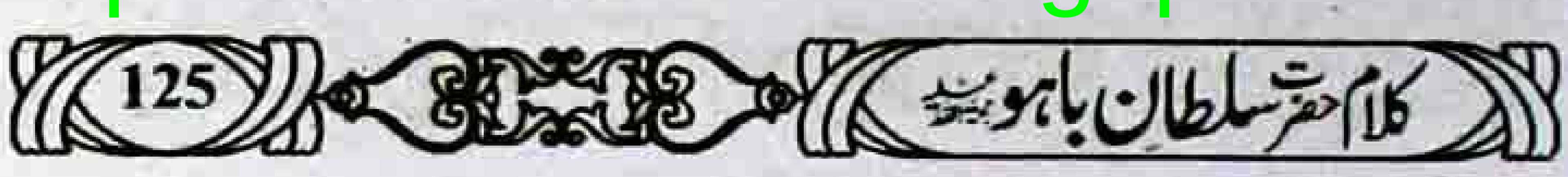
☆☆☆

عشق اَسانوں لِسیاں جاتا ، کر کر آوے دھائی ھو
جِت وَل ویکھاں عشق دسیوے ، خالی جگہ نہ کائی ھو
مرشِد کامل اوہ مِلیا ، جِس دِل دی تاکی لاہی ھو
میں قربان اُس مرشِد توں ، جِس دسیا بھیت الٰہی ھو

☆☆☆

عشق اَسانوں لِسیاں جاتا ، بیٹھا مار پتھلا ھو
وِچ جگر دے سنھ چا لائیس ، کِتیس کم اولاّ ھو
جاں اندر وڑ جھاتی پائیس ، ڈِٹھا یار اِکلا ھو
باجھوں مرشِد کامل باھوؒ ، ہوندی نہیں تسلاّ ھو

☆☆☆



عاشق نیک صلاحیں لگدے تاں، کیوں اُجاڑن گھر نوں ھو
بال مواتا برہوں والا ، لاندے جاں جگر نوں ھو
جان جہاں سب بھل گیونیں ، لوٹی ہوش صبر نوں ھو
میں قربان تنہاں توں باھو ، خون بخشیا دلبر نوں ھو

☆☆☆

غوث قطب ہن اُرے اُریرے، عاشق جان اگیرے ھو
جیہڑی منزل عاشق پہنچن ، غوث نہ پاون پھیرے ھو
عاشق وِچ وصال دے رہندے ، لامکانی ڈیرے ھو
میں قربان تنہاں توں ، جِنہاں ذاتو ذات بسیرے ھو

☆☆☆

فجریں ویلے ، اُٹھ سویلے ، آن کرن مزدوری ھو
کانواں اِلاّں ، ہکسی گلاں ، ترپچی رلی چنڈوری ھو
مارن پنجیاں ، کرن مشقت ، پُٹ پُٹ کڈھ انگوری ھو
ساری عمر پٹیندیاں گزری ، کدی نہ پئی آ پُوری ھو

☆☆☆

قلب نہ ہلیا تاں کیہ ہویا ، ہویا ذِکر زبانی ھو
قلبی ، روحی ، مخفی ، سِرّی ، سبھے راہ حیرانی ھو
شاہ رگ تھیں نزدیک جو رہندا ، یار نہ مِلیا جانی ھو
نام فقیر تنہاں دا ، جیہڑے وَسن لامکانی ھو

☆☆☆

کلمے دی گل تداں پیوسے ، جد گل کھولی ھو
چوداں طبق نیں کلمے دے ، کیہ جانے خلقت بھولی ھو
کلمہ عاشق پڑھدے جتھے ، نور نبی دی ہولی ھو
کلمہ سانوں پیر پڑھایا ، جد اُسے توں گھولی ھو

☆☆☆

کلمے دی تداں پئی جد ، کلمے نُوں پھڑیا ھو
بے درداں نُوں خبر نہ کائی ، دردمنداں گل مڑھیا ھو
کفر اسلام دا پتا لگا جد ، بھن جگر وِچ وڑیا ھو
میں قربان تنہاں توں ، جنہاں کلمہ صحی کر پڑھیا ھو

☆☆☆



کلمے دی کل تداں پوی پیاسے ، جد مرشد کلمہ دسیا ھو
ساری عمر کفر وچ جالی ، بن مرشد دے وسیا ھو
شاہ علی رضی اللہ عنہ شیر اللہ ، وانگ کفر نوں سٹیا ھو
دل صافی تاں ہووے جے ، کر کلمہ لوں لوں رسیا ھو

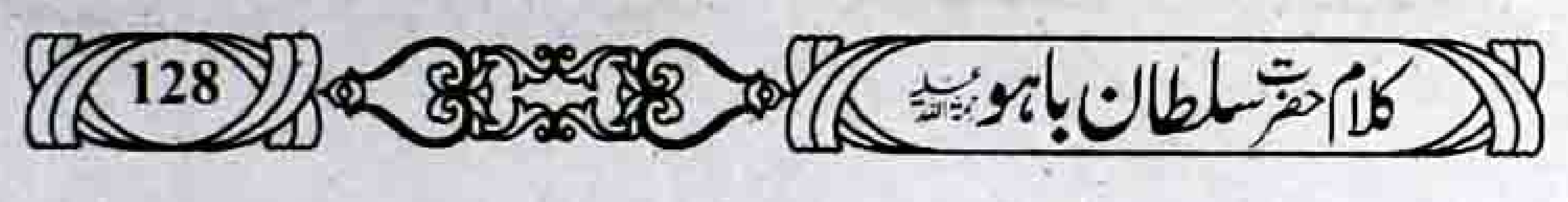
☆☆☆

کلمے لکھ کروڑاں تارے ، ولی کیتے سے راہیں ھو
کلمے نال بجھانے دوزخ ، اگ بلے از گاہیں ھو
کلمے نال بہشتیں جانا ، نعمت سنجھ صباحیں ھو
کلمے جیہی نہ نعمت کوئی ، اندر دوئیں سرائیں ھو

☆☆☆

کلمے نال میں نہاتی دھوتی ، کلمے نال ویاہی ھو
کلمہ میرا پڑھے جنازہ ، کلمے گور سہائی ھو
کلمے نال بہشتیں جانا ، کلمہ کرے صفائی ھو
مڑن محال تنہاں نوں ، جنہاں صاحب آپ بلائی ھو

☆☆☆



''کُن'' خدا نے جد فرمایا، اَساں دی کولے ہاسے ھو
ہِکّے ذات صفات ربے دی، ہِکّے جگ ڈھنڈیاسے ھو
ہِکّے لامکاں اسدا، ہِک بُت اندر پھاسے ھو
نفس شیطان پلیتی کیتی، اصل پلیت تاں ناسے ھو

☆☆☆

کیا ہویا بُت دور گیا، دِل ہرگز دور نہ تھیوے ھو
سَے کوہاں تے وسدا، مرشِد وِچ حضور دسیوے ھو
جنیں دے اندر عشق رتی، اوہ بِنا شرابوں کھیوے ھو
نام فقیر تنہاں دا باھو، قبر جنہاں دی جیوے ھو

☆☆☆

کوک دِلا متاں رب سُنے، چادر دردمنداں دیاں آہیں ھو
سینہ میرا دردیں بھریا، اندر بھڑکن بھاہیں ھو
تیلاں باجھ نہ بلن مشالاں، درداں باجھ نہ آہیں ھو
آتش نال یرانے لا کے، بھمبٹ سڑن کہ ناہیں ھو

☆☆☆

کامل مرشد ایسا ہو جو ، دھوبی وانگوں چھٹے ھو
نال نِگاہ پاک کر لے ، سجّی صابون نہ گھتے ھو
میلیاں نُوں کر دیوے چِٹّا ، ذرّہ میل نہ رکھے ھو
ایسا مرشِد ہووے جیہڑا ، لُوں لُوں دے وِچ وسّے ھو

☆☆☆

کامل مرشِد ایسا ہووے ، عمرا چار دِہاڑے ھو
تھی سوداگر کر لے سودا ، جاں تک ہٹ نہ تاڑے ھو
جے جانیں دِل ذوق منیسی ، موت مریندی دھاڑے ھو
چوراں سادھاں پُور چا بھریا ، رب سلامت چاہڑے ھو

☆☆☆

گند ظلمات انھیر غباراں ، رہ دہن خوف خطر دے ھو
آب حیات منور مکھڑا ، سائے زلف عنبر دے ھو
مثل سکندر ڈھونڈن عاشق ، پلک آرام نہ کردے ھو
خضر نصیب جنہاں دے باھو ، گھٹ اوتھے جا بھردے ھو

☆☆☆

گُجھے سائے صاحب والے ، نہیں کُجھ خبر اصل دی ھو
گندم دانہ بُہتا چکھیا ، گل پئی ڈور اَزل دی ھو
پھاہی دے وِچ میں پئی تڑفاں ، بلبل باغ مِثل دی ھو
غیر دے تھیں سُٹ کے باھُو ، رکھیے آس فضل دی ھو

☆☆☆

گوڈریاں وِچ جال جِنہاں دی ، اوہ راتیں جاگن اودھیاں ھو
سِک ماہی دی ٹکن نہ دیندی ، لوکیں دیندے بدیاں ھو
اندر میرا حق تپایا ، کھلیاں راتیں کڈھیاں ھو
تن تھیں ماس علیحدہ ہویا ، سوکھ جھلارے ہڈیاں ھو

☆☆☆

گیا ایمان عشقے دے پاروں ، ہو کے کافر رہیے ھو
گھت زنار کفر دا گل وِچ ، بُتخانے وِچ بہیے ھو
جس جا جانی نظر نہ آوے ، سجدہ مُول نہ دیے ھو
جاں کر جانی نظر نہ آوے ، کلمہ مُول نہ پڑھیے ھو

☆☆☆

"لا یحتاج" تنہاں نوں ہویا، فقر جنہاں نوں سارا ھو
نظر جنہاں دی کیمیا ہووے، اوہ کیوں مارن پارا ھو
دوست جنہاں دا حاضر ہووے، دشمن لَین نہ وارا ھو
نام فقیر تنہاں دا، جنہاں ملیا نبی سوہارا ھو

☆☆☆

لکھن سکھیوں لکھ نہ جاتا، کاغذ کیتا ضائعا ھو
قط قلم نوں مار نہ جانیں، کاتب نام دھرایا ھو
سب اصلاح تری کھوٹی، جاں کاتب ہتھ آیا ھو
صحیح اصلاح تنہاں دی، جنہاں الف تے میم پکایا ھو

☆☆☆

لام، لہ، ہو، تیری دھندے، ہک پل مُول نہ رہندے ھو
عشق نے پٹے رُکھ جڑاں تھیں، ہک دم ہول نہ سہندے ھو
جیہڑے پتھر وانگ پہاڑاں، لُون وانگوں گل وہندے ھو
عشق بے سوکھا ہُندا اسّھے، عاشق ہی بن بہندے ھو

☆☆☆

لوک قبر دا کر سن چارہ ، لحد بناون ڈیرہ ھو
چٹکی بھر مٹی دی پاسن ، کرسن ڈھیر اُچیرا ھو
دے درود گھراں نوں ونجن ، کوکن "شیرا شیرا" ھو
وِچ درگاہ نہ عملاں باجھوں ، باھُو ہوگ نبیڑا ھو

☆☆☆

لوہا ہوویں ، پیا کٹیویں ، تاں تلوار سڈیوں ھو
کنگھی وانگوں پیا چِرلویں ، زلف محبوب بھرلویں ھو
مہندی وانگوں پیا گھٹیویں ، تلی محبوب رنگیویں ھو
عاشق صادق ہوویں تائیں ، رس پریم دا پیویں ھو

☆☆☆

موتو والی موت نہ مِلسی ، جَیں وِچ موت حیاتی ھو
موت وِصال تھیوسے ہتّا ، جد اسم پڑھوے ذاتی ھو
عین دے اندر عین تھیوسے ، دور ہووے قربانی ھو
ھو دا ذکر ہمیش سڑیندا ، دینہاں سکھ نہ راتی ھو

☆☆☆

مرشد وانگ سُنیارے ہووے ، گھت کُٹھالی گالے ھو
پا کُٹھالی باہر کڈھے ، بُندے گھڑے یا والے ھو
کنیں خُوباں تدوں سُہاون ، جد کھتے پا اُجالے ھو
نام فقیر تنہاں دا ، جنہاں دم دم دوست سمھالے ھو

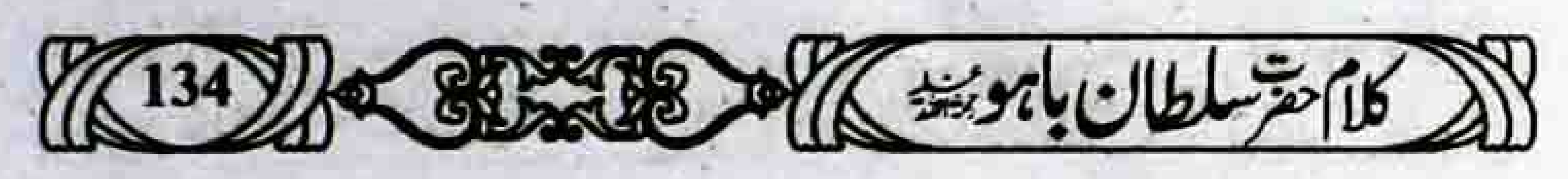
☆☆☆

مرشد مینوں حج مکے دا ، رحمت دا دروازہ ھو
کراں طواف دوالے کعبے ، حج ہووے نت تازہ ھو
"کُن فیکون" جدوکا سُنیا ، ڈِٹھا اوہ دروازہ ھو
مرشد سدا حیاتی والا ، اوہو خضر خوازہ ھو

☆☆☆

مرشد اوہ سہیڑے جیہڑا ، دو جگ خوشی دِکھاوے ھو
اوّل غم ٹکرے دا میٹے ، رب دا راہ بجھاوے ھو
کلّر والی کندھی نوں ، چا چاندی خاص بناوے ھو
جس مرشد اِتھ کُجھ نہ کیتا ، اُس نوں ندی رُڑھاوے ھو

☆☆☆



مرشد مکہ ، طالب حاجی ، قبلہ عشق بنایا ھو
وچ حضور سدا ہر ویلے ، کریے حج سوایا ھو
ہک دم میتھوں جدا نہ ہووے ، دل ملنے تے آیا ھو
مرشد عین حیاتی ، میرے لوں لوں وچ سمایا ھو

☆☆☆

مرشد وسّے سے کوہاں ، تے مینوں دسّے نیڑے ھو
کیہ ہویا بُت اوہلے ہویا ، وسّے اوہ وچ میرے ھو
الف دی ذات صحی ، جس کیتی رکھے قدم اگیرے ھو
نحن اقرب لبھ لیوے ، جھگڑے کل نبیڑے ھو

☆☆☆

مرشد ہادی سبق پڑھایا ، پڑھیوں بنا پڑھوے ھو
انگلیاں وچ کناں دتیاں ، سُنیوں بنا سُنیوے ھو
عین عیناں وَل ٹُر ٹُر تکدے ، ڈِٹھیوں بنا ڈِسیوے ھو
ہر خانے وچ جانی وسدا ، کن سِر اوہ رکھیوے ھو

☆☆☆

مرشد باجھوں فقر کماوے ، وِچ کفر دے بڈّے ھو
شیخ مشیخ ہو بیٹھے حُجرے ، غوث قطب بن اُڈّے ھو
تسبیاں نپ کے بہن مسیتی ، جُوں مُوش بہے وڑ کھُڈّے ھو
رات اندھاری مشکل پینداسَے ، سَے آون ٹھُڈّے ھو

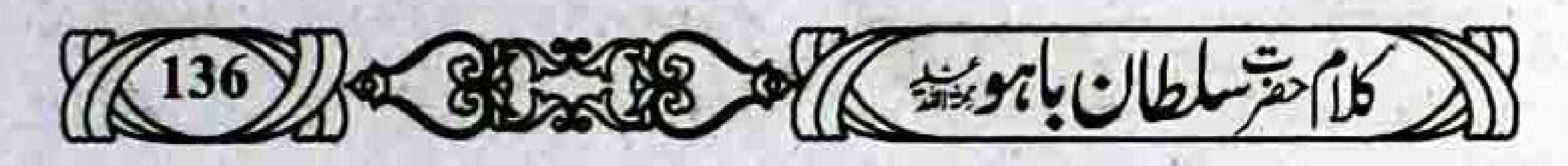
☆☆☆

مال جان سب خرچ کچیوے ، کرے خرید فقیری ھو
فقر تُنوں رب حاصل ہووے ، کیوں کیجے دِلگیری ھو
دُنیا کارن دین ونجاون ، کوڑی شیخی پیری ھو
ترک دنیا دی کیتی باھُو ، شاہ میراں دی میری ھو

☆☆☆

میں کوجھی ، مرا دلبر سوہنا ، کیونکر اُس نوں بھاواں ھو
ویہڑے ساڈے وڑدا ناہیں ، لکھ وسیلے پاواں ھو
نہ سوہنی ، نہ دولت پلّے ، کیونکر یار مناواں ھو
دُکھ ہمیش ایہ رہسی ، روندی ہی مر جاواں ھو

☆☆☆



مذہباں دے دروازے اُچّے ، راہ ربانہ موری ھو
پنڈت تے مُلوانے کولوں ، چھپ چھپ لنگھیے چوری ھو
اڈیاں مارن ، کرن بکھیڑے ، دردمنداں دے کھوری ھو
باھو چل اُتھا وسیے جتھ ، دعویٰ ہ کِسے ہوری ھو

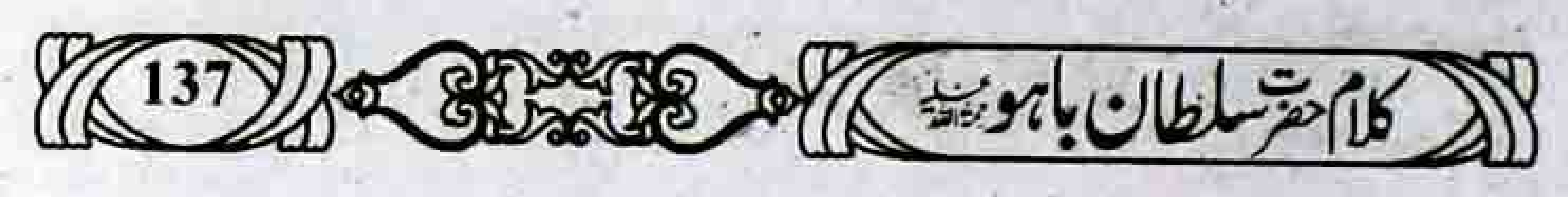
☆☆☆

میں شہباز کراں پروازاں ، وِچ افلاک کرم دے ھو
زباں تاں میری "کن" برابر ، موڑاں کم قلم دے ھو
افلاطون ، ارسطو ورگے ، میں اَگے کِس گم دے ھو
حاتم ورگے لکھ کروڑاں ، در باھو تے منگدے ھو

☆☆☆

نال کسنگی سنگ نہ کریے ، کُل نُوں لاج نہ لایئے ھو
تُمّے مُول تربوز نہ ہوون ، توڑ مکے لے جایئے ھو
کاں دے بچے ہنس نہ تھیندے ، بے موتی چوگ چگایئے ھو
گوڑے کھوہ نہ مِٹھے ہُندے ، بھے مناں کھنڈ پایئے ھو.

☆☆☆



نہیں فقیری جُلیاں مارن ، سُتے لوک جگاوَن ھو
نہیں فقیری وَہندی ندیاں ، سُکیاں پار لنگھاوَن ھو
نہیں فقیری وِچ ہوا ، سجادہ پا ٹھہراوَن ھو
نام فقیر تِنہاں دا جیہڑے ، دِل وِچ دوست ٹکاوَن ھو

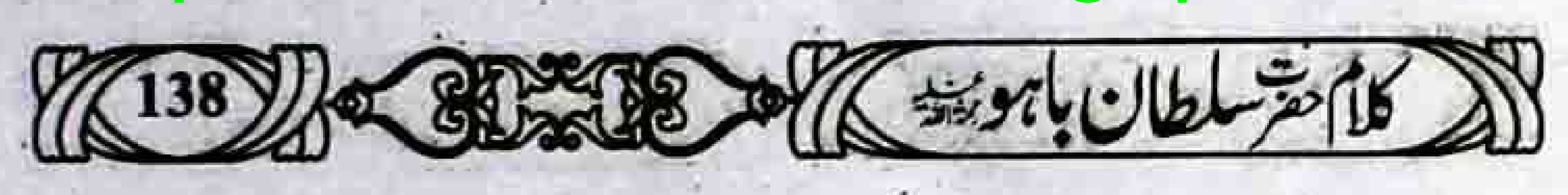
☆☆☆

نہ رب عرش معلّےٰ اُتّے ، نہ رب خانے کعبے ھو
نہ رب علم کتابیں لبھا ، نہ رب وِچ محرابے ھو
گنگا تیرتھ مُول نہ مِلیا ، پَینڈے بے حسابے ھو
جد دا مرشِد پھڑیا باھُو ، چھٹے سب عذابے ھو

☆☆☆

نہ میں عالم ، نہ میں فاضل ، نہ مفتی نہ قاضی ھو
نہ دِل میرا دوزخ تے ، نہ شوق بہشتیں راضی ھو
نہ میں تریہے روزے رکھے ، نہ میں پاک نمازی ھو
باجھ وِصال اللہ دے باھُو ، دنیا کُوڑی بازی ھو

☆☆☆



نہ میں سُنّی ، نہ شیعہ ، میرا دوہاں توں دِل سڑیا ھو
مُک گئے سب خشکی دے پینڈے ، دریا رحمت وڑیا ھو
کئی من تارے تَر تَر ہارے ، کوئی کنارے چڑھیا ھو
صحیح سلامت پار گئے ، وِتھ مرشد دا لڑ پھڑیا ھو

☆☆☆

نہ اوہ ہندو ، نہ مومن ، نہ سجدہ دین مسیتی ھو
دم دم دے وِچ ویکھن مَولا ، جِنہاں قضا نہ کیتی ھو
آہے دانے ، بنے دیوانے ، ذات صحی ونج کیتی ھو
میں قربان تنہاں توں باھُو ، عشق بازی جن لیتی ھو

☆☆☆

نہ میں جوگی ، نہ میں جنگم ، نہ میں چِلّہ کمایا ھو
نہ میں بھج مسیتی وڑیا ، نہ تسبا کھڑکا ھو
"جو دم غافل سو دم کافر" مرشد ایہہ فرمایا ھو
مرشد سوہنی کیتی باھُو ، پَل وِچ چا بخشایا ھو

☆☆☆

نفل نمازاں کم زنانہ ، روزے صرفہ روٹی ھو
مکے دے وَل سوئی جاندے ، گھروں جِنہاں تروٹی ھو
اُچیاں بانگاں سوئی دیون ، نیت جِنہاں دی کھوٹی ھو
کیہ پرواہ تنہاں نُوں ، جِنہاں گھر وِچ لدھی بوہٹی ھو

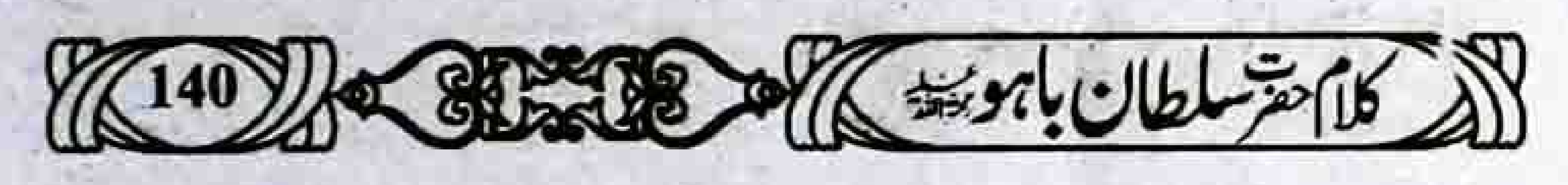
☆☆☆

نہ کوئی طالب ، نہ کوئی مرشِد ، سب دلاسے مُٹھے ھو
راہ فقر دا پرے پریرے ، حرص دنیا دی کُٹھے ھو
شوق الٰہی غالب ہویا ، جِند جیون توں رُٹھے ھو
جَیں تن بھڑ کے بھاہ برہوں ، دی مرن تہائے گُٹھے ھو

☆☆☆

بت اَساڈے کھلے کھاندی ، ایہا دُنیا زِشتی ھو
جَیں دے کارن بہ بہ رووَن ، شیخ مشائخ چشتی ھو
جِنہاں اندر حُبّ دنیا دی ، غرق اُنہاں دی کشتی ھو
ترک دنیا دی کر تُوں باھو ، خاصہ راہ بہشتی ھو

☆☆☆



ناں میں سیر، ناں پا چھٹا کی، ناں پوری سرساہی ھو
ناں میں تولہ، ناں میں ماسا، گل رتیاں تے آئی ھو
رتی ہونواں وِنج تُلاں تے، اوہ بھی پوری ناہی ھو
تول پورا تاں ہوسی باھُو، جد ہوسی فضل الٰہی ھو

☆☆☆

نیڑے وَسّن، دُور دِسیون، ویہڑے ناہیں وڑدے ھو
اندر ڈھونڈن وَل نہ آیا، باہر ڈھونڈن چڑھدے ھو
ڈور گیاں کُجھ حاصل ناہیں، شوہ لبھے وِچ گھردے ھو
دِل کر صیقل شیشے وانگوں، دُور تھیون گُل پردے ھو

☆☆☆

وحدت دے دریا اُچھلے، جل تھل جنگل رینے ھو
عشق دی ذات منیندے ناہیں، سانگاں جھل تپینے ھو
اَنگ بھبُوت ملیندے ڈِٹھے، ئے جوان لکھینے ھو
میں قربان تنہاں توں جیہڑے، ہوندی ہمت ہینے ھو

☆☆☆

وحدت دے دریا اُچھلے ، ہک دِل صحی نہ کیتی ھو
ہک بت خانے واصل تھئے، ہک پڑھ پڑھ رہے مسیتی ھو
فاضل چھڈ فضیلت بیٹھے ، عشق بازی لیتی ھو
ہر گز رب نہ مِلدا ، جِنہاں ترٹی چوڑ نہ کیتی ھو

☆☆☆

وحدت دے دریا ، الٰہی ، عاشق لیندے تاری ھو
مارن ٹُبھیاں ، کڈھن موتی ، آپو اپنی واری ھو
دُرِ یتیم چ لے لشکارے ، جیوں چن لاٹاں ماری ھو
سو کیوں ناہیں حاصل بھردے ، جو نوکر سرکاری ھو

☆☆☆

ونجن بر تے فرض ہویا، مَیں قول آیاں اُتھ کر کے ھو
لوک کہے متفکر ہوئی آں ، رات اندھاری وڑ کے ھو
شوہ دیاں ماراں،شوہ ونج لساں، عشق ٹلہ بر دھر کے ھو
جیوندیاں شوہ کِسے نہ پایا ، جَیں لدھا سو مر کے ھو

☆☆☆

وِیہہ وِیہہ ندیاں تارُو ہوئیاں ، بمبل چھوڑے کاہاں ھو
یار اساڈا مجلّیں ، کنڈھے کُھلے سکاہاں ھو
نہ کوئی آوے نہ کوئی جاوے ، کیں ہتھ لِکھ منجاہاں ھو
جے کر خبر جانی دی آئے ، کلیوں پُھل تھواہاں ھو

☆☆☆

ھو دا جامہ پہن کراہاں ، اسم کماون ذاتی ھو
کفر اسلام مقام نہ منزل ، اوتھے موت حیاتی ھو
شاہ رگ تھیں نزدیک لدھو سے ، پا اندر دل جھاتی ھو
اوہ اَساں وِچ اَسیں اُنہاں وِچ ، دور رہی قربانی ھو

☆☆☆

ہِک جاگن تے جاگ نہ جانن ، جاگدیاں اوہ سُتے ھو
ہِک سُتیاں جا واصل ہوئے ، جاگدیاں ہِک مُٹھے ھو
کیہ ہویا جے گھگو جانے ، جو لیندا ساہ پُٹھے ھو
میں قربان تِنہاں توں وَنجاں ، کُھوہ پریم دے جُتے ھو

☆☆☆



ہِک دم سجن لکھ دم وَیری ، ہِکدم دے مارے مر دے ھو
ہِک دم پچھے جنم گوالیا ، چور بنے گھر گھر دے ھو
لائیاں دی وہ قدر کی جانن ، جیہڑے محرم ناہیں سِرّ دے ھو
سو کیوں دھکے کھاون باھُو ، طالب سچے دَر دے ھو

☆☆☆

ہر دم شرم دی تند تروڑے ، جاں ایہ چھوڈک ہِلّے ھو
بِکھرک بالاں عقل دا ، دیوا پرھوں انھیری جُھلّے ھو
اُجڑ گیاں دے بھیت نیارے ، لال جواہر رُلّے ھو
دھوتیاں داغ نہ لہندے ، جِتّھے رنگ مجیٹھی ڈُلّھے ھو

☆☆☆

ہُسن دے کے رون لیوتیں دِتّا ، کِس دلاسا ھو
عمر بندے دی انویں گئی ، جویں پانی وِچ پتاسا ھو
سَوڑی سامی سُٹ گھتیسن ، پلٹ نہ سکسیں پاسا ھو
تیتھوں صاحب لیکھا منگسی ، رتّی گھٹ نہ ماسا ھو

☆☆☆

ہور دوا نہ دِل دی کاری ، کلمہ دِل دی کاری ھو
کلمہ دُور زنگار کریندا ، کلمے میل اُتاری ھو
کلمہ ہیرے لال جواہر ، کلمہ ہٹ پساری ھو
ایتھے اوتھے دوئیں جہانیں ، کلمہ دولت ساری ھو

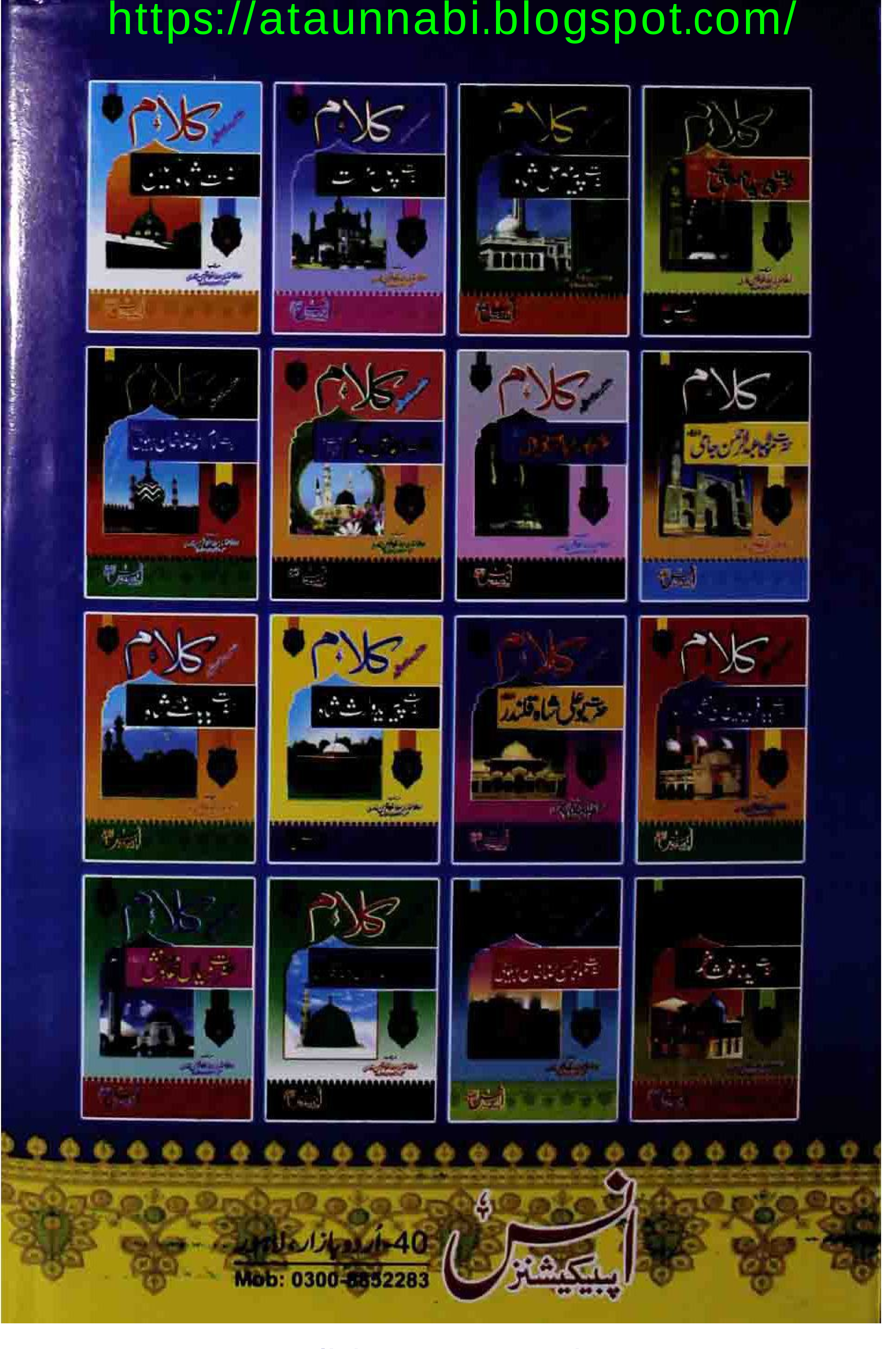
☆☆☆

ہکی ہکی پیڑ کولوں کل عالم کوکے ، عاشقاں لکھ لکھ پیڑ سہیڑی ھو
جتھے ڈھن رڑھن دا خطرہ ، ہووے کون چڑھے اس بیری ھو
پیڑ کولوں کُل عالم کُو کے ، عاشق ہیر سہیلڑی ھو
جتھے ڈھن رڑھن دا خطرہ ، کون چڑھے آس بیڑی ھو

☆☆☆

یار یگانہ مِلسی تاں جے ، سر دی بازی لائیں ھو
عشق اللہ وِچ ہو مستانہ ، ھو ھو سدا الائیں ھو
نال تصور اسم اللہ دے ، دم نُوں قید لگائیں ھو
ذاتے نال جے ذات رلے ، تد باھُو نام سدائیں ھو

O---O---O



کلام
حضرت علی شاہ قلندر
انس پبلیکیشنز
40-اُردو بازار، لاہور
Mob: 0300-8852283